ک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء

ہدیہ حبیبیہ

مع

سالہ سلیمانیہ

لیمان بن عبدالوہاب نجدی کے مشہور رسالہ کا
جمہ مع اصل جسمیں پوری طرح فرقہ وہابیہ
ضالہ کے عقائد باطلہ کی تردید کی گئی ہے

از

لانا عظیم الدین اشرف صاحب رئیس بیسبار

بفرمائش

مولانا شہید انصاری فرنگی محلی

در نیر پرس پاٹانالہ لکھنو طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا! تو ہی ہادی ہے اور تیری کرم سے راہ راست مل سکتے ہیں، اور اے محترم رسول آپ پر لاکھوں درود اور بے شمار دن سلام ہوں کہ آپ ہی کے بدولت ہم جہالت و بے دینی کے غار عمیق سے نکلے اور آپ سراج منیر بن کر ہمارے لیے دین و دنیا کے اسوۂ حسنہ و راہنما ہو گئے اور ہزاروں رحمتیں ہوں آپ کے اصحاب و آل پر جنہوں نے عقائد حقہ اور مسلک صحیح بتا اور دکھا دیے۔

اما بعد جسطرح خارستان میں کہیں کہیں شامہ نواز پھول بھی کھل جاتے ہیں اور خاندان فرعون میں کوئی رجل مومن اگر ہو چکا ہے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے کہ اس ناپاک درخت خبیثہ خطہ یعنی نجد سے جو رحمۃ للعالمین کی رحمت سے محروم اور فتن و زلازل کا گھر ہو وہاں سے ایک شخص ظاہر ہوا جو صحیح یہ ہے کہ اس آذرکدہ کا ابراہیم اور اس خارستان کا سدا بہار پھول تھا ہماری مراد اس زیر نظر رسالہ کے مصنف سلیمان بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ ہیں اس سلسلہ میں سب سے زیادہ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ جناب سلیمان اور محمد بن عبدالوہاب جسکو صحیح معنوں میں قرن شیطان کہا جا سکتا ہے دونوں بھائی تھے لیکن یہ کوئی عجیب بات نہیں اگر دنیا ہابیل و قابیل دو سگے بھائیوں کے فرق عظیم کو بھول گئی ہے تو حضرت عباس اور ابوجہل کا فرق مسالک نظروں سے پوشیدہ نہیں۔

رحمت ایزدی کی مسلسل بارش ہو سلیمان بن عبدالوہاب کی قبر پر کہ انھوں نے یہ محسوس کر کے کہ انکا بھائی کتاب، سنت، اجماع امت اور سلف صالحین کی اقتدا سے کوسوں دور ہوا جا رہا ہے ایک شفقت نامہ یا ہدایت نامہ اپنے بھائی کے نام تحریر کیا جو اس وقت رسالہ **سلیمانیہ** کے نام سے ہمارے ہاتھوں میں ہے۔

جیسا کہ ناظرین خود مطالعہ سے اندازہ کر لیں گے یہ رسالہ مختلف حیثیات سے

خاص امتیاز رکھتا ہے سب سے بڑی خصوصیت اس کی یہ ہے کہ چونکہ بھائیوں کی ہمدردانہ اور مشفقانہ مراسلت ہے اسلیے سب و شتم تفسیق و تکفیر جو اندنوں مناظرہ کی تحریروں اور تقریروں میں پیدا ہو جاتی ہے اسمیں کہیں نہیں معلوم ہوتا ہے کہ استاد شفیق اپنے نالائق شاگرد کی نالائقیوں پر ملاطفت و آشتی سے فہمائش کر رہا ہے اور جہاں زور کلام میں کہیں تیزی بھی ہے تو وہ بھی "جادلهم بالتی هی احسن" کے حدود سے نکلنے نہیں پائی ہے۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ چونکہ مقابل باوجود ادعاے حنفیت کے تقلید اور اجتہادات مجتہدین کا منکر ہے اسلیے پہلے دو اصول دین یعنی کتاب و سنت سے ہی استدلال کیا گیا ہے اور علے العموم مستند مفسروں کی تفاسیر اور صحیحین کی حدیث سے اپنے گمراہ بھائی کے لیے حوالے پیش کیے گیے ہیں اکثر تو اسی کے مستند اور امام یعنی ابن تیمیہ اور ابن قیم کے اقوال سے اسکی تردید و تضلیل کی ہے۔

اور سب سے بڑی برکت جو اس رسالہ کی ہے وہ یہ ہے کہ آشوب نجد بانی مسلک وہابیہ کے خاص خاص اصول کی بڑی قابلیت کی ساتھ تردید کی گئی ہے مثلاً ہمارے سوا چھ سو برس سے تمام مسلمان مشرک ہیں، جو غیر خدا کی نذر کرے مشرک ہے، غائب اور مردہ کو پکارنا شرک ہے قبروں سے استمداد کرنا شرک ہے وغیر ذالک من الخرافات کی پوری قوت مگر حد سے زیادہ نرمی اور دلنشین انداز سے تردید کی ہے اور اس سلسلہ میں آیات و احادیث سے مسلک، صحیح اور عقائد حقہ کی پوری وضاحت کردی گئی ہے۔

اسی کے ساتھ تمرتا ان عقائد کی بھی تفصیل ہو گئی ہے جو محمد بن عبدالوہاب کے ہیں اور جنسے بعض مسلم اور حامیان اصلاح حضرات آج اس کو سب سے

بڑا حامی سنت اور قامع بدعت ثابت کرنے کے لیے انکار کر رہے ہین اہل البیت ادری بما فیہ کے اصول پر محمد بن عبد الوہاب کے اصلی عقائد و خیالات سے مصنف رسالہ سلیمانیہ سے زائد کون باخبر ہو سکتا ہے۔ اور آج جبکہ بدقسمتی سے فتنہ وہابیہ پھر رونما ہوا ہے ضرورت ہے کہ سمردین اور سواء علیہم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون کے مصادیق نہین بلکہ اپنے جویائے حق بھائیون کو یہ تو بتا دیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون ارض نجد کو سرزمین فتن و زلازل فرمایا اور کیون تمام فرق مسلمین وہابیون اور مسلک وہابیہ سے نفرت کرتے اور انکو ضال و گمراہ اعتقاد کرتے ہین۔

بہرحال اصل رسالہ کی اہمیت واضح ہے مین نے اسکو مطالعہ کیا تو بے اختیار خواہش ہوئی کہ یہ قلمی رسالہ کسی طرح شایع ہو جائے اور جب اس خیال کو مین نے اپنے استاد معظم و مخدوم امام الوقت ملک العلماء بحر العلوم حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب قبلہ سے عرض کیا تو انھون نے بھی اسکو پسند فرمایا لیکن فرمایا کہ اسی کے ساتھ اسکا ترجمہ بھی ہو جانا چاہیے۔

مجھے اپنی ناقابلیت اور عدیم الفرصتی کا پورا احساس تھا لیکن **حضرت اقدس** کی تعمیل ارشاد کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مین نے اس کا ترجمہ کر ڈالا جو آج آپکے ہاتھون مین ہدیۂ حبیبیہ کے نام سے موجود ہے یہ نام مین نے اپنے مرحوم عزیز دوست مولوی حبیب اللہ ظہور الحسن عرف مدنی نواب مرحوم کی یاد زندہ رکھنے اور انکے لیے ایصال ثواب کے غرض سے کیا ہے

مجھے امید ہے کہ جو بھائی اس رسالہ سے نفع اٹھائین وہ عزیز مرحوم کیلیے دعائے مغفرت ضرور کرین گے۔

ناظرین جیساکہ اندازہ فرمالین گے ترجمہ بالکل لفظی ہے اور اصل کتاب کے الفاظ کے پورے پورے تتبع کی کوشش کی گئی ہے اسلیے اگر لطف زبان حاصل نہ ہو یا بعض مقامات پر عبارت مین پیچیدگی پیدا ہوگئی ہو تو ناظرین ترجمہ کی دقتون کا خیال فرماکر معاف کرین یہ میری پہلی کوشش ہے اسلیے غلطیون کا احتمال اغلب ہے لیکن چونکہ میرا مقصد اپنے ہم مشرب بھائیون کی راہ نمائی اور فتنۂ وہابیت سے بچانا ہے اسلیے مجھے دنیاوی صلہ وستائش سے استغنا ہے

خدا ہم سب پر رحم فرمائے اور اس دور انحطاط دینی مین راہ مستقیم پر رکھے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب آمین۔

نیازمند

چودھری عظیم الدین اشرف

۱۰ دسمبر ۱۹۲۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف ثابت ہی اس خدا کے لیے جو تمام عالمون کا پروردگار ہی اور مین گواہی دیتا ہون
کہ سواے اللہ کے کوئی معبود نہین اسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلعم
اُسکے بندہ اور اسکے رسول ہین جنکو خدا نے ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام
مذہب پر غالب کرے اگرچہ مشرک ناپسند کرین خدا کی رحمت ہو اُن پر اور اُنکی آل پر قیامت تک
یہ تحریر سلیمان ابن عبدالوہاب کی جانب سے حسن بن ہدایت کیطرف السلام علیٰ من اتبع
الھدےٰ اما بعد اللہ فرماتا ہی کہ تم مین ایک جماعت ہونی چاہیے جو خیر کی دعوت دے
معروف کا حکم دے اور بُری باتون سے روکے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ
کہ دین نصیحت ہی تم سے ایک مرتبہ تمہارے لڑکے کی خواہش دی جو میرے پاس ہو بیٹھے جو مین نے
تمھارے بھتیجے کے ذریعہ تمکو نصیحت کی تھی مثل انکے جو مجھکو اہل علم کے کلام سے معلوم ہوا
ذکر کرتا ہون اگر قبول کروگے تو مقصد حاصل ہوگا والحمد للہ اور اگر انکار کروگے تو بھی خدا
کا شکر ہی کیونکہ اللہ کا گناہ مجبوری سے نہین ہوتا اور اسکے ہر حرکت و سکون مین کوئی نہ کوئی حکمت ہو پس دوم
مین کہتا ہون کہ اللہ جل شانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث
فرمایا تاکہ آپکے اس دین کو تمام ادیان پر غالب کردے اور آپ پر اللہ نے کتاب نازل فرمائی
جسمین ہر شے کی وضاحت ہو اور جو وعدہ اللہ جل شانہ نے کیا تھا اُسکو پورا فرمایا اور
دین کو تمام ادیان کے مقابلے مین غالب کیا قیامت تک اسکو قائم فرمایا جبکہ تمام نبیون کا

خاتمہ ہوجائے اور آپکی امت کو خیر الامم قرار دیا جیساکہ اپنے قول سے اسکی خبر دی ہے کہ تم بہترین امت تھے جو لوگون کے لیے نکالے گئے اور آپ کی امت کو لوگون کا گواہ بنایا جیساکہ فرمایا ہے اسیطرح تمکو امت وسط ٹھہرایا تاکہ تم لوگون کے گواہ ہو۔ اور آپ کی امت کو چن لیا سب مین جیساکہ فرمایا ہے۔

اُس نے تم چن لیا، اور تم پر دین کے بارہ مین کوئی بار نہین ڈالا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم ستر امتون مین بہتر اور بزرگ تر ہو اللہ کے نزدیک۔ ہمارے قول کے دلائل بہت ہین اور فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کا حکم ہمیشہ قائم ومضبوط رہیگا یہانتک کہ قیامت آجاے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اللہ نے ہر شخص پر اس بات کی پیروی واجب کردی ہے جیساکہ فرمایا ہے۔ جو شخص مسلمانون کے راستہ کے علاوہ راستہ پر چلتا ہے اسکو ہم وہ دیتے ہین جو وہ چاہتا ہے اور جہنم مین جلاتے ہین اس امت کے اجماع کو حجت قاطعہ قرار دیا ہے کہ کسی شخص کیلیے جائز نہین کہ وہ اس کے خلاف کرے یہ جو کچھ ہمنے یہان ذکر کیا اسکے دلائل ہر اُس شخص کو معلوم ہین جسکو ذرا سا بھی تعلق علم سے ہے جاننا چاہیے کہ ان احکام مین سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لاے ہین یہ بھی ہے کہ جاہل کو اپنی راے پر اعتماد نہ کرنا چاہیے بلکہ اسکو اہل علم سے پوچھے جیسا اللہ فرماتا ہے۔ اگر تم نہین جانتے ہو تو اہل علم سے پوچھو پیر حضور نے فرمایا ہے کہ کیون نہین پوچھا انھون نے جبکہ وہ نہین جانتے تھے کیونکہ عاجز ہی کی دوا سوال ہے اور یہ اجماع ہے۔ غایۃ السول مین امام ابوبکر سہروردی لکھتے ہین کہ تمام علماء اسپر متفق ہین کہ کوئی شخص دین اور مذہب کا پیشوا بننے کا حقدار نہین جب تک وہ ان خصائل کا جامع نہو یعنی:۔ لغات عرب اور انکے اختلافات ومعانی اشعار رواۃ یا مام اور اختلاف علماء وفقہا کا حافظ او رعالم اور فقیہ نحو اعراب وانواع اعراب وادوات کا حافظ نحو صرف کا عالم اور حافظ نحو اختلافات قرأت وتصرفات قرأت کا عالم ہو اسکے تفسیر محکم و متشابہ

وناسخ ومنسوخ اور قصص سے آگاہ ہو اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صحیح وضعیف ومنقطع ومراسیل ومسانید ومشاہیر میں تمیز کر سکے اور احادیث صحابہ میں موقوف ومسند میں فرق جانتا ہو دین میں پرہیزگار ہو محتاط ہو ثقہ ہو راست گفتار ہو اپنے دین کی کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنیاد قائم کر سکتا ہو۔

جب یہ کل باتیں جمع ہوں تو اسوقت جائز ہے کہ وہ پیشوا ہو اور پھر اسکی تقلید جائز ہے اور پھر وہ فتوی میں اجتہاد کر سکتا ہے اور اگر یہ صفات اس میں نہیں ہیں یا ایک بھی کم ہے تو ناقص ہوگا اور ناجائز ہے کہ پیشوا ہو اور لوگ اسکی تقلید کریں۔

مصنف کہتے ہیں جب ثابت ہوگیا کہ صحت اجتہاد وامامت کے یہ شرائط ہیں تو ضروری ہے کہ جو شخص ایسا نہیں ہے وہ ایسے شخص کی پیروی کرے جسمیں صفات مذکورہ پائی جاتی ہوں کہا جاتا ہے کہ دین میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک مقلد دوسرے مجتہد مجتہد علم کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور علم دین کتاب اللہ وسنت رسول اللہ اور زبان عربی سے متعلق ہے جس میں حدیث وقرآن وارد ہوئے ہیں تو جو شخص کتاب وسنت کا عالم ہو اور دونوں کے الفاظ کے احکام سے واقف ہو اور ان احکام سے جو بات ثابت ہوتی ہو اسکا اور وہ احکام جو بوجہ نسخ کے بدل گئے ہیں یا اسکے علاوہ بدل گئے ہوں اور مقدم ومؤخر کا علم رکھتا ہو اس کا اجتہاد صحیح ہوگا اور ہر وہ شخص جو اس مرتبہ تک نہیں پہونچا ہے اس کو ایسے شخص کی تقلید کرنی چاہیے اور جو شخص مجتہد نہیں ہے اس کا فرض ہے کہ سوال کرے اور تقلید کرے اسمیں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ غور کرو جسمیں کسی کا اختلاف نہیں"

اعلام الموقعین میں ابن قیم نے لکھا ہے کہ جس شخص میں تمام علوم کے لحاظ سے شروط اجتہاد مجتمع نہ ہوں اسکے لئے ناجائز ہے کہ وہ کتاب اور سنت سے احکام اخذ کرے محمد بن منادی نے لکھا ہے کہ کسی نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص ایک لاکھ حدیثیں یاد کرے تو کیا وہ فقیہ ہو جائیگا احمد بن حنبل نے جواب دیا کہ

"نہین" پوچھا کہ دو للکھ حدیثین کہا کہ نہین پوچھا کہ تین لاکھ حدیثین کہا نہین پوچھا چار لاکھ حدیثین یاد کرے فرمایا "ہان"۔

ابوالحسین نے کہا تو مین نے اپنے دادا سے پوچھا کہ احمد بن حنبل کو کتنی حدیثین یاد تہین کہا کہ چھ لاکھ حدیثین - ابو اسحاق کہتے ہین کہ مین نے جامع منصور مین اس مسئلہ کا تذکرہ کیا تو مجھسے ایک شخص نے کہا کہ کیا تمکو اتنی احادیث یاد ہین جو تم فتویٰ دیتے ہو؟ مین نے کہا نہین مین اُس کے قول پر فتویٰ دیتا ہون جسکو اسقدر احادیث یاد ہین" اگر اسی طرح ہر اُس شخص کا جس نے اجماع کی حکایت کی ہی تذکرہ کرتے چلے جائین تو بہت طول ہو جائیگا۔ حقیقتاً جس قدر ذکر کیا گیا وہ راہ حق کے متلاشی کیلیے کافی ہے۔

مین نے اس مقدمہ کا ذکر اسلیے کیا تا کہ جو کچھ مین ذکر کرنیوالا ہون اسکی بنیاد قرار پائے اس زمانہ مین لوگ ایسے اشخاص کے مقابل ہین جو کتاب و سنت کیجانب انتساب اور انکے علوم سے استنباط احکام کرتے ہین لیکن اپنے موافق کے مقابلے مین مخالف کی پروا نہین کرتے اور جب انسے کہا جاتا ہے کہ اپنا کلام اہل علم کے سامنے پیش کرین تو ایسا نہین کرتے بلکہ لوگونکو اپنے قول و مطلب کی پیروی پر مجبور کرتے ہین اور جو اسکی مخالفت کرے وہ انکے نزدیک کافر ہے۔ یہ وہ لوگ ہین کہ جنمین اہل اجتہاد کے خصائل مین سے ایک بھی نہین پائی جاتی اور قسم بخدا ایک خصلت کا دسوان حصہ بھی نہین پایا جاتا لیکن باوجود اسکے بہت سے جاہل لوگو نمین انکا کلام رائج ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون تمام امت ایک شخص کے قول کی بنا پر یک زبان ہو کر چلاتی ہے اور باوجود اسکے نہین ہے کسی نے اُسکے ایک بات کی بھی تردید نہین کی بلکہ کُل کے کُل کفار اور جہال ہین -

اے اللہ تو اس گمراہ کو ہدایت فرما اور اسکو حق پر واپس لا - مین کہتا ہون کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور جو شخص اسلام کے سوا کسی مذہب کی پیروی کریگا تو وہ اس سے قبول نہین کیا جائیگا - پھر اگر وہ توبہ کرین، نماز پڑھین

اور زکوٰۃ دین تو انکو آزاد کردو دوسری آیت مین آیا ہے وہ تمھارے دینی بھائی ہین"
حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے مین کہ اس آیت نے اہل قبلہ کے خون کو حرام کردیا یہ بھی فرماتے ہین
خوارج کیطرح تم بھی نہ ہوجاؤ کہ انھون نے اہل قبلہ کی بابتہ آیات قرآنی مین تاویلین کین
حالانکہ وہ صرف اہل کتاب کے بارے مین نازل ہوئی تھین اس سے غافل ہوکر
مسلمانونکا مال واسباب لوٹ لیا اور اہل سنت کو گمراہ قرار دیا اسلیے جو کچھ قرآن شریف
مین نازل ہوا ہے اس کا علم تمھارے لیے نہایت ضروری ہے حضرت ابن عمرؓ خوارج کو
اشرار خلق سمجھتے تھے اور فرماتے کہ ان لوگون نے اُن آیتون کو جو کفار کے متعلق نازل
ہوئی تھین مسلمانونپر ڈھال دیا اسکو آپ سے بخاری نے روایت کیا ہے تو جیسا کہ
اللہ جل شانہٗ نے فرمایا ہے یعنے اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی اصل دین ہے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے بزبان جبرئیل فرمایا جو صحیحین مین مذکور ہے کہ اسلام یہ ہے کہ تو لاالہ الااللہ
و محمد رسول اللہ کی گواہی دے۔
اور ابن عمر کی حدیث مین جو صحیحین مین مذکور ہے آیا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتون پر
ہے جسمین اول لاالہ الا اللہ و محمد عبدہ و رسولہ کی شہادت ہے اور وفد عبدالقیس کی
حدیث مین آیا ہے کہ تم کو خدا کی یکتائی پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے کیا سمجھتے ہو کہ خدا
کی یکتائی پر ایمان کیا ہے؟ اسبات کی گواہی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین اور محمد (صلعم)
اللہ کے رسول ہین یہ حدیث صحیحین ہین اور دیگر کتب احادیث مین مذکور ہین جسمین اسلام
شہادتین اور اسکے ساتھ ارکان کا نام رکھا گیا ہے اور اسپر امت نے اجماع کیا ہے نیز اس
بات پر بھی اجماع ہوگیا ہے کہ جو شخص زبان سے شہادتین کہے اور ارکان ادا کرے اسپر
احکام اسلام جاری ہوجائینگے اسکی دلیل مین امرت ان اقاتل الناس کی مشہور حدیث کافی ہے
اور حدیث جاریہ جسمین آپنے اس سے دریافت کیا کہ خدا کہان ہے اسنے کہا کہ آسمانپر پھیر
دریافت کیا کہ مین کون ہون اسنے عرض کیا اللہ کے رسول" آپنے فرمایا کہ اسکو آزاد کردو

اسلیے کہ یہ مونہہ ہی یہ سب صحیح حدیثین ہین اور اسیطرح حدیث مرک جاؤ لا الہ الا اللہ و الہن
سے کلمہ گو کی جان ومال کی حفاظت کی گئی ہی ابن قیم کہتے ہین کہ مسلمانون نے اجماع کیا ہی
کہ اگر کافر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو اسلام مین داخل ہو جائیگا۔ اسیطرح مرتد
کی توبہ شہادتین سے ہوگی جب اسکا ارتداد شرک کیوجہ سے ہوا ہو اور قتال اگر وہان کوئی
امام ہو جو قتال کرے لوگون سے یہانتک کہ وہ نماز پڑہین زکوۃ دین اور یہ سب اہل علم
کی کتب مین صاف طور پر لکھا ہوا ہی جو شخص چاہے اسکو یہ باتین مل جائینگی۔

فصل - جب تمنے اسکو سمجھ لیا جو اوپر بیان کیا گیا ہے تو مین اُس شخص
سے جو تمہارا پیشوا اور جس سے تمنے یہ مذہب حاصل کیا ہے یہ دریافت
کرتا ہون کہ تم اُس کو جو تمام شعائر اسلام کا التزام کرتے ہوے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی گواہی دے نماز پڑھے زکوۃ دے رمضان کے روزے رکھے حج کرے اللہ وملائکہ
اور کتب سماوی اور رسل کو مانے اسکی کیون تکفیر کرتے ہو اور انکے شہرونکو بلاد حرب کیون
قرار دیتے ہو اگر تم کہوگے کہ ہمنے انکی تکفیر اسلیے کی کہ وہ مشرک ہین اور انمین سے جن لوگون
نے شرک نہین کیا وہ مشرکون کی تکفیر نہین کرتے اسلیے کہ اللہ فرماتا ہی خدا اسکو نہین معاف
کریگا کہ اسکے ساتھ شرک کیا جاے اور اسی کے ہم معنے آیتین ہین اہل علم نے شرک باللہ کو
مکفرات مین شمار کیا ہی تو ہم کہین گے یہ سب آیات صحیح ہین اور اہل علم کا کلام صحیح ہی لیکن اہل علم
نے اشراک باللہ کی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ دعوے کرے اللہ کا شریک ہی جیسے مشرکین کہتے
ہین ھؤلاء شفعاؤنا انکو بلاؤ جنکی بابت تمکو گمان ہی کہ وہ تم مین شریک ہین
جب انسے لا الہ الا اللہ کہا گیا تو وہ تکبر کرنے لگے" اور علاوہ اسکے جنکو اللہ نے قرآن مین
اور اسکے رسول اور اہل علم نے بیان کیا ہی لیکن یہ تفاصیل جو تم اپنے دل سے بیان
کرتے ہو کہ جو ایسا کرے وہ مشرک ہی اور جو ویسا کرے وہ مشرک ہے اور اسکو تم اسلام
سے خارج کر دیتے ہو یہ تمام تفاصیل جو تم اپنے ذہنون مین سمجھے ہوے ہو کہان سے نکالین

جبکہ اوپر اجماع امت تمسے بیان کیا گیا کہ تم ایسے لوگون کے لیے قرآن وحدیث سے استنباط جائز نہین ہی کیا اسکے ثبوت مین تمہارے پاس کوئی دلیل اجماعی موجود ہے یا ایسے شخص کی تقلید کرتے ہو باوجود اسکے کہ مقلد کیلیے ناجائز ہی کہ وہ کسی کی تکفیر کرے اگر اسکے قول پسندیدہ پر امت نے اجماع نہ کیا ہو - ہمکو بتلاؤ کہ تمنے اپنا مذہب کہان سے نکالا اور تمھارے لیے ہم پر اللہ کا عہد و وعدہ ہی کہ اگر تم ہمارے سامنے حق بیانی کرو تو ہم پر اسکی جانب رجوع واجب ہو جائیگا تاکہ حق کی اتباع کرین تو اگر یہ تمھارے ذہنون کی بات ہی تو یہ اوپر ظاہر ہو چکا کہ نہ ہمارے نہ تمھارے اور نہ کسی مومن کیلیے جو اللہ و یوم آخرت پر ایمان لایا ہی یہ جائز ہی کہ اس سے استنباط کرے ان مفاہیم کی بنا پر جنسے اخذ جائز نہین ہی ہم تو ایسے شخص کی تکفیر نہین کرتے ہین جسکے ساتھ ایسا اسلام ہو جسپر امت نے اجماع یہ کر لیا ہی کہ جو شخص ایسا اسلام پیش کریگا وہ مسلم ہی رہا شرک تو ہمین اکبر و اصغر اور کبیرہ و صغیرہ ہین جو اسلام سے خارج کرنیوالے ہین اور جو اسلام سے خارج نہین کرتے اور یہ سب بر بنائے اجماع ہی اور اسلام سے خارج اور نہ خارج کرنیوالی چیزونکی تفصیل ان ائمہ اہل اسلام کے بیان کی محتاج ہی جنمین شروط اجتہاد مجتمع ہون پھر اگر کسی کے اوپر اجماع ہو گیا تو کسی کو اس سے نکلنے کی گنجائش نہین ہان اگر اختلاف ہی تو اسمین بہت گنجائش ہی اگر تمھارے پاس اہل علم کا کوئی بیان واضح موجود ہے تو ہمکو بتاؤ ہم ماننے کیلیے تیار ہین ورنہ ہمپر اور تمپر واجب ہی کہ مجمع علیہ اصل کی جانب متوجہ ہون اور سبیل مومنین کی اتباع کرین اسلیے تمپر بھی اتباع واجب ہی کیونکہ اللہ فرماتا ہی اگر تو شرک کریگا تو تیرے اعمال ضائع ہو جائینگے اسیطرح انبیاء علیہم السلام کے بارہ مین اللہ فرماتا ہی اگر وہ شرک کرین تو جو کچھ انھون نے عمل خیر کیے ہین ضائع ہو جائینگے اسیطرح اللہ جل شانہ کا قول اور اللہ تمکو حکم نہین دیتا کہ ملائکہ و انبیاء کو اپنا رب بناؤ الآیہ ہم کہتے ہین کہ یہ کل حق ہی اور اسپر ایمان لانا واجب ہی لیکن تمنے یہ کہان سے نکالا کہ وہ مسلم جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ... کی گواہی دیتا ہی ... وہ کو ... سے ... ہے

نذر مانے یا غیر اللہ کیلیے ذبح کرے یا قبر چھوے یا اسکی مٹی لے تو وہ ایسا شرک اکبر کریگا جس سے
اعمال ضائع اور مال وجان حلال ہوجاتے ہین اور یہ کہ اللہ تعالی نے ان آیات ودیگر آیات سے
ایسا ہی شخص مراد لیا ہی اگر تم کہو کہ ہم کتاب وسنت سے یہ سمجھے ہین تو ہم کہین گے کہ تمہارا
سمجھنا معتبر نہین اور نہ تمکو نہ کسی مسلمان کو جائز ہی کہ تمھارا مفہوم اختیار کرے اسلیے کہ اجماع
امت اسکے خلاف موجود ہی جیسا کہ اوپر گذرا کہ استنباط مجتہد مطلق کا مرتبہ ہی اور نیز اگر کسی
کسی شخص مین شرائط اجتہاد جمع ہون کہ تو خوامخواہ ہم پر فرض نہین ہی کہ اسکی اتباع کرین اور
دوسرے کی نہ کرے شیخ تقی الدین نے لکھا ہی کہ جو شخص کسی خاص امام کی تقلید کو اپنے اوپر واجب
کرلے اور باوجود حق پر ہونیکے دوسرے امام کی تقلید کرنے سے انکار کرے تو اس سے توبہ کرائی
جائیگی اگر توبہ کرے تو خیر ورنہ قتل کیا جاویگا۔ اگر یہ کہو کہ یہ ہمنے بعض اہل علم کے کلام سے
اخذ کیا ہی جیسے ابن تیمیا اور ابن قیم کو کہ انھون نے ان اعمال کو شرک کہا ہی۔ تو ہم کہین گے
کہ یہ صحیح ہی اور ہم ان دونون بزرگونکی تقلید پر تمہاری موافقت کرتے ہین کہ یہ شرک ہی
لیکن انھون نے تمھاری طرح یہ نہین کہا کہ یہ شرک اکبر ہے کہ جو اسلام سے خارج کردیتا ہے
اور ہر اس شہر مین جہان یہ باتین ہوتی ہون اہل ردۃ کے احکام جاری ہوجائینگے لیکن
تمھارا مسلک تو یہ ہی کہ جو شخص انکی تکفیر نکرے وہ کافر ہے اور اسپر احکام ردۃ جاری ہونگے
بیشک ان دونون نے کہا ہی کہ یہ شرک ہی اور اسمین شدۃ کی اور اس سے روکا ہی لیکن
تمہاری طرح نہین اور نہ اس جانب اشارہ کیا لیکن یہ سب تمھین نے انکے کلام سے
اخذ کیا نہ کسی اور نے اصل یہ ہی کہ انکے کلام اسپر دلالت کرتے ہین کہ یہ حرکات
شرک اصغر ہین لیکن یہ کہ بعض لوگونکے لیے یہ شرک اکبر ہی اسکی تعیین کرنے والے کی
حالت اور نیت کے اعتبار سے ہوگی دونون نے اپنے محل پر اسکا تذکرہ کیا ہی کہ ایسے
شخص کی تکفیر نہین کیجائیگی یہان تک کہ ایسی حجت اسپر قائم ہوجائے کہ جسکا منکر
کافر ہوجائیگا اور اس حجت کو بیان کیا ہی جس کا منکر کافر ہوجاتا ہی جیسا کہ انکے کلام کی

تفصیل مین مذکور ہوگا - ان بزرگون کے اقوال کے اعادہ کا منشا یہ ہی کہ تم اہل علم
کے کلام کی جانب رجوع کرو اور ان حدود پر رُک جاؤ جنکو اہل علم نے مقرر کیا ہی
اہل علم نے کل ائمہ کے مذاہب مین سے ہرایک مین ایسے افعال و اقوال ذکر کیے ہین جنسے
مسلمان مرتد ہو جاتا ہی لیکن انمین یہ نہین ہی کہ جو غیر اللہ کیلیے نذر کرے وہ مرتد ہے
جو غیر اللہ سے طلب کرے وہ مرتد ہی جو غیر اللہ کیلیے ذبیحہ کرے وہ مرتد ہی جس نے قبر کو
چھوا اور اسکی مٹی تبرکاً لی وہ مرتد ہی جیسا کہ تمنے کہا ہی اگر تمھارے پاس بزرگون کے
اقوال سے کوئی چیز ایسی ہو تو اسکو پیش کرو اسلیے کہ علم کا پوشیدہ رکھنا ناجائز ہی
مگر تمنے تو اپنے دل سے یہ باتین گڑھ لین اور اجماع امت کو توڑا اور کل امت محمدی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکفیر کی کیونکہ تمنے کہا ہی کہ جو شخص یہ حرکات کرے وہ کافر ہے
اور جو انکی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہی حالانکہ ہر شخص جانتا ہی کہ بلاد مسلمین مین یہ امور
بکثرت جاری ہین اور اہل علم کے نزدیک یہ ہی کہ یہ امور بلاد مسلمین مین سات سو برس
سے زائد عرصہ سے جاری ہین اور یہ کہ جو لوگ یہ افعال نہ کرتے تھے انھون نے ایسے لوگون پر
جو یہ افعال کرتے احکام مرتد جاری نہین کیے نہ انکی تکفیر کی بلکہ انپر احکام مسلمین
جاری کیے بخلاف تمھارے کہ تمنے امصار مسلمین پر اور انکے علاوہ دوسرے بلاد
مسلمین پر احکام کفر ور دہ جاری کیے اور انکے شہرونکو بلاد حرب قرار دیا حتیٰ کہ
حرمین الشریفین کو بھی کہ جنکے بابت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ صریحہ
مین خبر دی ہی کہ یہ ہمیشہ بلاد اسلام رہین گے اور ان مین بتون کی پرستش نہ ہوگی
یہان تک کہ دجال تمام بلاد مین جائیگا مگر حرمین الشریفین مین نہ آسکے گا جیسا کہ
آگے اس رسالے مین تم پر روشن ہوگا لیکن یہ کل بلاد تمھارے نزدیک بلاد حرب
اور انکے رہنے والے کافر ہین کیونکہ وہ بقول تمھارے بتون کو پوجتے ہین اور کل کے
کل ایسے مشرک ہین جس کے کرنے کی وجہ سے وہ خارج از ملت ہوجاتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون

خدا کی قسم یہ اللہ اللہ کے رسول اور تمام علماے مسلمین سے کھلی ہوئی دشمنی ہے اور جن امور مین سب سے زائد شدت کیجاتی ہے اور جسکی وجہ سے امت کی تکفیر کرتے ہو وہ نذور اور متعلقات نذور ہین باوجود اسکے کہ ابن تیمیہ و ابن قیم نے واضح طور پر تصریح کردی ہے کہ یہ ایسا شرک نہین جسکی بنا پر امت سے ایسا شخص خارج کردیا جاوے بلکہ انھون نے لکھا ہے کہ جو شرک اکبر ہے وہ اس سے کہین زائد ہے اور یہ کہ اس امت مین جو ایسا کرے اور اسپر شدۃ کرے اُسکے باوجود بھی ان دونون نے ایسے شخص کی تکفیر نہین کی ہے جیسا کہ انکے اقوال سے آگے ظاہر ہوگا -

رہی نذر تو اسکی بابتہ مین شیخ تقی الدین اور ابن قیم کا کلام بھی نقل کیے دیتا ہون اور یہی دو شخص ایسے ہین جنھون نے اسمین بہت شدۃ کی ہے اور اس کو شرک کہا ہے مین کہتا ہون شیخ تقی الدین نے کہا ہے کہ قبرون و اہل قبور کی نذر ایسی ہے جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ یا فلان شیخ کی نذر یہ معصیت ہے اس کا پورا کرنا جائز نہین ہے اور اگر نذر پوری کر رہا ہے تو اسکو مستحقین فقرا و صالحین پر تصدق کردینا اللہ کے نزدیک زیادہ نفع بخش ہوگا اگر انکے نزدیک نذر کرنیوالا کافر ہوجاتا تو وہ صدقہ کا حکم نہ دیتے کہ کافر سے صدقہ قبول نہین کیا جاتا بلکہ اسکو تجدید اسلام کا حکم دیتے اور اس سے کہا جاتا غیر اللہ کے لیے نذر کرنے سے تم کافر ہوگئے اسیطرح شیخ نے کہا ہے کہ جو کنوین یا مقبرہ یا پہاڑ یا درخت پر روشنی کرنے کی یا درخت کیلیے اسکے رہنے والون کی نذر کرے تو وہ ناجائز ہوگی اور اس کا پورا کرنا بھی ناجائز ہے - اور ایسی نذر کو اچھے کامون مین صرف کردینا چاہیے جب تک صاحب نذر کو نہ جانے "

تو اگر نذر کرنیوالا انکے نزدیک کافر ہوتا تو اسکی نذر اسکو واپس کرنے کا حکم نہ دیتے بلکہ اسکو قتل کرنے کا حکم دیتے اسیطرح شیخ نے لکھا ہے کہ جس شخص نے روشنی کی نذر مدینہ سے کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو وہ روپیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

صرف کیا جائیگا"

ان کے کلام پر غور کرو کہ کیا انھون نے اسکے فاعل کی تکفیر یا جو شخص اسکی تکفیر نہ کرے اسکی تکفیر کی یا اسکو مکفرات مین شمار کیا ہے انھون نے یا انکے علاوہ اہل علم مین سے کسی نے تمھاری طرح یہ کہا اور اجماع کو توڑا ہے۔ ابن مفلح نے فروع مین اپنے شیخ کا قول ذکر کیا ہے یعنے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کا انھون نے لکھا ہے کہ غیر اللہ کی نذر ایسی ہے جیسے کہ خاص شیخ کی نذر کسی چیز کی طلب مین یا حاجت کے پورا ہونے کے لیے کیجاے جیسے غیر اللہ کی قسم کی حالت ہے۔ اونکے علاوہ لوگون نے کہا ہے کہ یہ نذر معصیت ہے" اس قول کو دیکھو کہ کیا شیخ نے یا کسی اور نے علما مین سے ایسے شخص کی تکفیر کی ہے جو شرط مذکورہ کے ساتھ نذر مانے یعنے کسی شیخ کی نذر کسی مقصد کی طلب مین کرے بلکہ شیخ نے اس نذر کو غیر اللہ کے حلف کے مثل قرار دیا ہے۔

ان کے علاوہ اہل علم نے نذر معصیت کہا ہے۔ کیا کہین انھون نے تمھاری طرح یہ کہا ہے کہ جو شخص ایسی نذر کرے وہ کافر ہے اور جو شخص مذکور کی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے جھوٹی بات سے خدا کی پناہ۔ اسیطرح ابن قیم نے غیر اللہ کی نذر کو بلحاظ مدارج شرک اصغر کی فصل مین ذکر کیا ہے اور ایسی حدیث سے استدلال کیا ہے جسکو اہل سنن نے روایت کیا ہے "دا اللذی رحلفة" اسکے علاوہ اُن کل چیزونکو جنکو تم شرک اکبر کہتے ہو اور جنکی بنا پر لوگونکی تکفیر کرتے ہو شرک اصغر کی فصل مین ذکر کیا ہے لیکن غیر اللہ کے ذبیحہ کو سب نے محرمات مین ذکر کیا ہے مکفرات مین ذکر نہین کیا ہے مگر یہ کہ بتون کیلیے ذبیحہ کیا جاوے یا ایسی چیز کیلیے ہو جسکو وہ اللہ کے علاوہ پوجتے ہون جیسے آفتاب اور ستارے تو اسکو شیخ تقی الدین نے ایسے محرمات مین شمار کیا ہے جنکے کرنے والے پر لعنت بھیجی جاتی ہے ایسے شخص کے مثل جس نے مسلمانون کو ضرر پہونچایا جیسا کہ انکا کلام آگے آتا ہے اسیطرح دوسرے اہل علم نے اسکو آخر کتاب الزکوة۔ باب

الجنائز" مین ذکر کیا ہے اور اسکو اُن چیزون مین شمار کیا ہے جو غیر اللہ کیلیے حلال کیگئی ہون اور اسکے کھانیسے منع کیا ہے لیکن اسکے کرنیوالے کی تکفیر نہین کی ہے شیخ تقی الدین نے کہا ہے کہ جسطرح مکہ معظمہ و دیگر بلاد اسلام مین جہال کیا کرتے تھے یعنے جن کے لیے ذبح کرتے تھے اور اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نےجن کے ذبیحون سے منع فرمایا ہے انتہیٰ شیخ نے یہ نہین کہا کہ جو یہ کرے وہ کافر ہے اور جو ایسے شخص کی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے جیسا تم کہتے ہو رہا غیر اللہ سے کسی چیز کا سوال کرنا اسکی تفصیل شیخ تقی الدین نے کی اور کہا ہے کہ غیر اللہ سے سوال اگر سائل مسئول سے گناہون سے مغفرت یا دخول جنت اور دوزخ سے نجات اور بارش اور درختون مین پھل پیدا ہونے یا اسکے مثل چیزون کا سوال کرے جو کہ خصائص ربوبیتہ سے ہین تو یہ شرک و گمراہی ہے ایسا کرنیوالے سے توبہ کرائی جائیگی اگر توبہ کرے تو خیر ورنہ قتل کیا جائیگا لیکن شخص معین جس نے ایسا کیا اسکی تکفیر نہین کی یہان تک کہ حجت قائم ہوجالے جسکی بنا پر اسکے ترک کرنے والے کی تکفیر کیجائے جیسا کہ اسکی بابتہ شیخ کا کلام آگے آتا ہے اگر تم یہ اعتراض کرو کہ اقناع مین شیخ سے نقل کیا گیا ہے کہ انھون نے کہا جس نے اپنے اور اللہ کے درمیان وسائط بنائے جنسے وہ دعا اور سوال کرتا اور انپر توکل کرتا ہے اسنے اجماعاً کفر کیا تو مین کہونگا کہ یہ صحیح ہے لیکن یہ اہل علم کے کلام کے نہ سمجھنے کی وجہ ہے اگر تمنے عبارت پر کافی غور کیا ہوتا تو تمکو معلوم ہوجاتا کہ تمنے عبارت کی تاویل غلط کی ہے لیکن تعجب یہ ہے کہ تم اس خاص مسئلہ کے متعلق کلام واضح کو ترک اور مجمل عبارت کو اختیار کرتے ہو اور اس سے اہل علم کے کلام کے خلاف استنباط کرتے ہو اور تم یہ خیال کرتے ہو کہ تمھارا کلام اجماع ہے کیا انمین سے کسی نے تمھارے مفہوم کی جانب قدم بڑھایا ہے یا سبحان اللہ کیا تم اللہ سے نہین ڈرتے عبارت کے الفاظ پر غور کرو کہ وہ کہتے ہین دعا کرتے ہین انسے اور انپر توکل کرتے اور انسے طلب

کرتے ہین" انکو واو عطف کے ساتھ ذکر کیا ہے اور دعا توکل و سوال مین فرق کر دیا ہے اسلیے کہ دعا لغت عرب مین عبادۃ مطلقہ ہے اور توکل عمل قلب ہے اور سوال وہ طلب ہے جسکو تم اب لفظ دعا سے تعبیر کرتے ہو اور اسکو اس مذکورہ عبارت مین "دعا وسألهم" کے لفظ سے ذکر نہین کیا بلکہ دعا توکل اور سوال تینون کو جمع کیا ہے اور اسیوقت تم صرف سوال پر لوگون کی تکفیر کرتے ہو تو کہان تم اور تمھارا مفہوم اور کہان عبارت مذکورہ باوجود اسکے شیخ نے اس عبارت کو اور اسکی متعلقہ باتون کو اسکے بحث مین اپنی جگہ پر ذکر کیا ہے اسیطرح ابن قیم نے اسکی متعلقہ باتون کو بیان کیا ہے شیخ نے کہا ہے "وہ شخص اسلام ظاہر کرتا ہے اور ستارون کی تعظیم کرتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ وہ اپنے ضروریات کیلیے انسے خطاب اور انکا سجدہ کرتا انکے لئے قربانی اور انسے دعا کرتا ہے بعض اُن لوگون نے جو مشرکین صابئین براہمہ مین سے ہین اور اپنے کو اسلام کیطرف منسوب کرتے ہین عبادت کواکب کے متعلق کتابین تصنیف کی ہین یہ ان سحرون مین سے ایک سحر ہے جسپر کنعانی لوگ عمل پیرا تھے جنکے بادشاہ نمارود ہوا کرتے تھے جنکی جانب اللہ نے حضرت خلیل کو حنفیتہ اور ملت ابراہیمیہ کی جانب مبعوث فرمایا ابن قیم نے لکھا ہے کہ یہ لوگ اس کا اقرار کرتے ہین کہ عالم کا ایک بنانے والا ہے جو افضل حکمت والا ہے پاک ہے تمام عیوب ونقائص سے لیکن اسکے ساتھ ہی وہ کہتے ہین کہ اُس تک بغیر کسی توسط کے ہماری رسائی ناممکن ہے اسلیے ہمکو ضروری ہے کہ ہم توسطات روحانیہ سے اُس کا قرب حاصل کرین جو اس سے قریب ہین پس ہم ان چیزون کا قرب حاصل کرتے اور انکے ذریعہ سے اُس صانع کا قرب حاصل کرتے ہین پس یہ سب ہمارے رب اور الہ ہین اور رب والہ الا اللہ کے نزدیک ہمارے شفیع ہین ہم انکی عبادت نہین کرتے مگر صرف اسلیے کہ وہ ہم کو اللہ سے قریب کردین پس ایسی حالت مین ہم اپنی حاجتونکا انسے سوال کرتے ہین اور اپنے احوال انسے کہتے ہین اور اپنی تمام باتون مین

انکی جانب رجوع کرتے اور وہ ہماری شفاعت ہمارے اور اپنے خدا کے سامنے کرتے ہین اور
یہ بات اُس وقت تک حاصل نہین ہوسکتی جب تک ہم روحانیات سے مدد نہ
حاصل کرین اور یہ تفرع و ابتہال کے ساتھ نماز و زکوٰۃ مین وذبح قربانی اورخوشبو دینے
ہوتا ہی اور ان سب نے اُن دو اصلون سے انکار کیا جنکو ہر رسول نے ظاہر فرمایا ہی
ایک یہ کہ خداے واحد کی عبادت کرجس کا کوئی شریک نہین اور ایسی چیزونسے
انکار جن کی خداے واحد کے علاوہ عبادت کیجاتی ہی اور دوسرے اللہ کے رسولون
اور ان چیزون پر جو وہ اللہ کے حکم سے لاے تصدیق واقرار اور فرمانبرداری کے ساتھ
ایمان لانا" انتہی کلام ابن القیم۔ ان وسائط پر غور کرو جو عبارت مین ذکر کیے گئے
ہین تم ان کو کس طرح غیر محل پر محمول کرتے ہو لیکن تم سے یہ کچھ تعجب بھی نہین ہو کیونکہ
اجماع کو توڑ کے تم اللہ رسول اور ائمہ اسلام کے کلام کو محل صحیح پر محمول نہین کرتے
اور اس سے بھی عجیب تر امر یہ ہی کہ تم اس عبارت سے اُس کے مقابلہ مین استدلال
پیش کرتے ہو جسنے اسکو نقل کیا ہی اور ظاہر طور پر بیان کیا ہی اور انکے کلام صحیح کو
اصل مسئلہ سے دور کر دیتے ہو لیکن تمہارا یہ عمل ایسا ہی کہ تم محکم کو ترک کر کے متشابہ کو
اختیار کرتے ہو اللہ ہمکو اور تمکو ہواے نفس کی اتباع سے بچاے رہا برکت حاصل کرنا
اور قبر کو چھونا اور اُسکی مٹی لینا اور اسکے گرد پھرنا تو اسکو بھی اہل علم نے
واضح کردیا ہی بعض اہل علم نے اسکو مکروہات مین اور بعض نے محرمات مین شمار کیا ہی لیکن
انھین سے ایک نے بھی یہ نہین کہا ہی کہ ان افعال کا مرتکب مرتد ہی جیسا کہ تمنے کہا ہی
بلکہ تم تو اُس شخص کی بھی تکفیر کرتے ہو جو ان افعال کے کرنیوالے کی تکفیر نہ کرے
یہ مسئلہ کتاب الجنائز کی فصل دفن وزیارت میت مین مذکور ہی اگر تم اس سے
آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہو جو مین نے ذکر کیا ہی تو فروع اور اقناع کا اور انکے
علاوہ کتب فقہ کا مطالعہ کرو۔ اگر تم ان کتب کے مصنفین مین قدح کرو تو تم سے کچھ

بعد نہین لیکن تمکو یہ معلوم ہوگا کہ ان لوگون نے اپنا مذہب نہین بلکہ احمد بن حنبل اور انکے مثل دیگر ائمہ کے مذاہب کو ذکر کیا ہے جنکی ہدایت و درایت پر امت نے اجماع کر لیا ہے۔ اگر تم مراتب عالیہ کا ادعا اور اُن دلائل سے استنباط کروگے جو ائمہ ہدیٰ کے علاوہ لوگون نے بیان کیے ہین تو پہلے ہم یہ بیان کر چکے ہین کہ یہ اجماع کو توڑنا ہے۔

فصل - چونکہ تمھارا خیال ہے کہ ان امور یعنی نذر و دیگر مذکورہ بالا امور کا کرنا کفر ہے اسلیے یہان ایک اصل ان اصول سے جنپر اہل سنت نے اجماع کیا ہے ذکر کی جاتی ہے جیسا شیخ تقی الدین اور ابن قیم نے ذکر کیا ہے وہ یہ کہ اس امت کا جاہل اور مخطی اللہ اور ان تمام چیزون پر جو رسول لائے ہین ایمان رکھتا ہو تو اگرچہ عمل کفر و شرک کرے وہ مشرک یا کافر نہ ہوگا کہ جہل و خطا اس کا عذر ہوگا یہان تک کہ اسکے سامنے ان چیزون کو واضح طور پر بیان کر دیا جائے جنکا ترک کرنیوالا کافر ہو جائیگا۔ یا ایسی چیز کا انکار کرے جسکو دین اسلام نے بالکل ظاہر کر دیا ہے اور جسپر اجماع قطعی ہو گیا ہے جسکو ہر مسلمان بغیر غور و فکر کے جانتا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے اور سوائے اہل بدعت کے کسی نے اسکی مخالفت نہین کی ہے اگر کہو کہ یہ آیت (جس نے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کیا آخر آیت تک) ان مسلمانونمین نازل ہوئی جو کفر اکراہ کے ساتھ کرنے مین تو مین کہونگا کہ یہ صحیح ہے اور یہ آیت تمھارے اوپر حجت ہے نہ کہ تمھارے موافق کیونکہ اسمین انکا ذکر ہے جو لوگ معاذ اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتے اور انکے دین کو برا کہتے تھے اور اسپر اجماع ہو گیا ہے کہ یہ قطعاً کفر ہے اور اسکو ہر مسلمان جانتا ہے اور باوجود اسکے اللہ نے اس شخص کو جو اس کفر کا جبر و اکراہ کیوجہ سے مرتکب ہوا معذور رکھا اور اس سے مواخذہ نہین کیا لیکن اللہ نے ایسے شخص کی تکفیر کی ہے جسنے ایسے کفر کو صاف لفظون مین کہا جو اس سے راضی ہوا یا جسنے ایمان کے مقابلہ مین اسکو جانکر اختیار کیا ہے یہی وہ کفر ہے جو آیت مین مذکور ہے اور جسپر مسلمانون نے اجماع کر لیا اور اسکو اہل علم

نے اپنی کتابون مین ظاہر کیا ہی - اور اس کے علاوہ تمام مکفرات کا ذکر موجود ہی
لیکن یہ امور جنکی بنا پر تم مسلمانونکی تکفیر کرتے ہو کسی صاحب علم نے انکے مرتکب کی تکفیر
نہین کی ہی اور نہ انکو مکفرات مین شمار کیا ہی بلکہ اگر کسی نے ان امور کا تذکرہ کیا ہی تو
اقسام شرک مین ذکر کیا ہی اور بعض نے محرمات مین ذکر کیا ہی اور یہ کسی نے نہین کہا کہ
جنھنے یہ امور کیے وہ کافر اور مرتد ہی اور نہ اس آیت سے اس امر پر کسی نے استدلال کیا
جیسا کہ تمنے اس آیت کو اپنے قول پر حجت ٹھہرایا ہی لیکن تمھاری یہ بات اس سے
زیادہ عجیب تر نہین ہی جیسا کہ تم ان آیات سے جو ایسے لوگون کے بارے مین
نازل ہوئی ہین جنکی حالت اللہ یون بیان فرماتا ہی "جب انسے کہا جاتا ہی کہ اللہ
ایک ہی اسکے سوا کوئی معبود نہین تو وہ سرکشی کرتے ہین اور جو لوگ کہتے ہین
کیا ہم اپنے معبودون کو ایک دیوانہ شاعر کے لیے چھوڑ دین اور وہ اشخاص ہین جن سے کہا گیا "
کیا تم گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود بھی مین اور جو کہتے ہین کہ کیا
محمد نے معبودون کو ایک معبود کر دیا با وجود اسکے تم ان آیات کا نزول اور استدلال
ایسے لوگونکے لئے کرتے ہو جو گواہی دیتے ہین کہ سواے خداے واحد کے کوئی معبود
نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہین اور جو لوگ کہتے ہین کہ اللہ کا کوئی
شریک نہین کوئی ایسا نہین ہے جو اللہ کے ساتھ عبادت کیے جانے کا مستحق ہو
پس جو ان آیات سے ایسے لوگونپر استدلال کرتا ہی جنکے اسلام کی شہادت
رسول اللہ علیہ والہ وسلم نے خود دی ہی اور جن کے اسلام پر مسلمانون نے اجماع
کر لیا ہی تو یہ کچھ عجیب بات نہین اگر کوئی شخص اپنے مذہب کے موافق آیت سے
استدلال کرے اگر تم سچے ہو تو ہمکو بتاؤ کہ کسی نے آیت سے اُس شخص کے کفر پر
استدلال کیا ہی جسکی تکفیر مخصوص افعال واقوال کی بنا پر تم کرتے ہو اور کہتے ہو
کہ یہ افعال واقوال کفر ہین اور رضا کی قسم تمھارے سامنے سواے عبدالملک بن

مردان کی مثال کے کوئی مثال نہین جبدن اسنے اپنے لڑکے سے کہا کہ لوگونکو اپنی اطاعت کیجانب بلاؤ پس جو شخص تمسے منحرف ہو ایسا تو تم تلوار سے اسکے سر پہ کہو نسیا یعنے اسکی گردن مار دو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فصل - یہانپر ایک دوسری اصل بھی ہو وہ یہ کہ بعضے مسلمان ہین دو مادّے مجتمع ہوتے ہین اسلام وکفر کفر ونفاق اور شرک وایمان اور یہ کہ اسمین دو مادّے جمع ہوتے ہین اور اس سے کفر ایسا سرزد نہین ہوتا جس سے وہ اللہ سے پھر جاے جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہو چنانچہ اسکی تفصیل اور بیان آگے آتا ہو اور اسمین سواے اہل بدعت کے کسی نے مخالفت نہین کی ہو۔

فصل اول - وہ فرقہ جسنے سب سے پہلے جماعت سے علحدگی اختیار کی وہ فرقہ خوارج ہو جس نے حضرت علی بن ابیطالب کے زمانے مین خروج کیا انکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا اور انکے قتل وقتال کا حکم فرمایا تھا اور فرمایا کہ وہ اسلام سے اسطرح نکل گئے ہین جیسے کمان سے تیر نکل کر دور چلا جاتا ہو جہان کہین انکو پاؤ قتل کرو اور فرمایا ہو کہ یہ اہل دوزخ کے کتے ہین اور فرمایا ہو کہ یہ لوگ اہل اسلام کو قتل کرتے ہین اور فرمایا ہو کہ وہ قرآن پڑھتے اور اسکو اپنے موافق خیال کرتے ہین حالانکہ وہ انکے لیے وعید ہو اسیطرح اور اقوال جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی بابتہ ارشاد کیے ہین یہ لوگ حضرت علی ابن ابی طالب کے زمانے مین پیدا ہوئے اور علی وعثمان ومعاویہ رضوان اللہ علیہم جو انکے ساتھ تھے سبکی تکفیر کی اور مسلمانون کی کی جان ومال کو اپنے لیے حلال کر لیا اور بلاد مسلمین کو بلاد حرب ٹھرایا اور اپنے اعتقاد مین اپنے بلاد کو بلاد ایمان خیال کرتے اور اپنے کو اہل قرآن سمجھتے اور احادیث مین صرف انکو قبول کرتے جو انکے مذہب کے موافق ہین اور جو شخص انکی مخالفت کرتا اور انکی راے پر عمل نہ کرے اسکو کافر سمجھتے اور کہتے کہ حضرت علی اور دیگر صحابہ نے اللہ

کے ساتھ شرک کیا اور قرآن کے مطابق عمل نہین کیا بلکہ اپنے گمان کے مطابق انھون نے قرآن پر عمل کیا" یہ اپنے مذہب کیلیے قرآن کی متشابہ آیات سے استدلال کرتے ہین اور جو آیات مشرکین مکذبین کیلیئے نازل ہوئین انکو مسلمانون اور اکابر صحابہ پر چسپان کرتے اور انکو اپنے نزدیک حق کی جانب بلاتے اور مناظرہ کا مطالبہ کرتے تھے حضرت ابن عباسؓ نے انسے مناظرہ کیا اور انمین سے چار ہزار آدمی جانب حق متوجہ ہوے باوجود ان تمام امور کے اور کفر صریح کے جو واضح تھا اور مسلمانون سے مقابلہ کرنیکے انسے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم تمسے قتال نہین کرتے اور تمکو مساجد مین عبادت کیلیے جانے سے نہین روکتے اور تم سے مال غنیمت نہین روکتے جب تک تمھارے ہاتھ ہمارے ساتھ ہون پھر خوارج نے وعدہ خلافی کی اور مسلمان اور امام اور انکے ہمراہیون پر انھون نے حملہ کر دیا تو حضرت علیؓ مع اپنے ہمراہیونکے نکلے اور انسے قتال کیا تو خوارج کے چار ہزار آدمی قتل ہوے اور مسلمانون پر وہ امور جاری ہوے جنکا بیان کرنا طوالت سے خالی نہین - باوجود ان سب باتون کے ان حضرات نے ان لوگونکی تکفیر نہین کی اور وہ حضرات صحابہ تھے تابعین یا ائمۂ اسلام نہ تھے اور نہ حضرت علی و صحابۂ کرام نے یہ کہا کہ تم پر حجت قائم ہوگئی اور ہمنے حق کو تمھارے سامنے پیش کر دیا شیخ تقی الدین نے لکھا ہے کہ نہ حضرت علیؓ نے نہ صحابہ کرام نے اور نہ ائمہ اسلام مین کسی نے انکی تکفیر کی تھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر غور کرو جو انھون نے مدعی اسلام کی تکفیر کرنیسے باز رہنے مین اختیار کیا ان صحابہ مین سے جنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہین انمین سے امام احمد نے کہا ہے کہ صحیح ہوے انکے بارے مین ارشادات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دس وجہو نسے اہل علم نے لکھا ہے کہ ان سب کو مسلم نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے پس اصحاب رسول اللہ و ائمۂ مسلمین کی ہدایت پر غور کرو شاید اللہ تمکو راہ مسلمین دکھاے اور اس آفت سے

متنبہ کرے کہ اسوقت تم اسکو حدیث سمجھ رہے ہو اور بجز اسکے یہ قوم کا راستہ ہی نہ کہ حضرت علی یا انکے ہمراہیون کا اللہ نے ہمکو انکے آثار کی اتباع عطا فرمائی ہی اگر تم کہو کہ خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حد سے گذرنیوالونکو قتل کیا ہی بلکہ انکو آگ مین جلوا دیا درحالیکہ وہ مجتہد لوگ تھے اور صحابہ نے اہل ردہ سے قتال کیا تو مین کہونگا کہ یہ صحیح ہی لیکن حد سے گذرنے والے لوگ وہ مشرک و زندیق تھے کہ مکر سے اسلام ظاہر کرتے یہان تک کہ انکا کفر پورے طور پر ظاہر ہوگیا اور کسی پر پوشیدہ نہ رہا اور یہ اسلیے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ باب کندہ سے انکے سامنے آئے تو انھون نے حضرت علی کو سجدہ کیا تو حضرت علی نے دریافت کیا کہ یہ کیا ہی تو انھون نے جواب دیا کہ آپ خدا ہین حضرت نے انسے فرمایا کہ مین اللہ کے بندون مین سے ایک بندہ ہون تو انھون نے کہا کہ بلکہ آپ ہی اللہ ہین تو انسے توبہ کرنے کو کہا اور دھمکی دی اور انھون نے توبہ کرنے سے انکار کیا تو زمین مین گڈھے کھودنے کا حکم فرمایا اور انمین آگ بھروادی اور انکے سامنے اسکو پیش کیا اور کہا کہ اگر تم توبہ نہ کروگے تو تمکو اسمین ڈلوادونگا انھون نے توبہ سے انکار کیا بلکہ کہا کہ تو خدا ہی تو انکو آگ مین ڈلوادیا جب انکو آگ محسوس ہوئی کہ وہ اسمین جل رہے ہین تو انھون نے کہا کہ اب ہمکو محقق ہوگیا کہ آپ خدا ہین کیونکہ سوائے خدا کے آگ سے کوئی عذاب نہین کرتا یہ ان زنادقہ کا واقعہ ہی جنکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جلوادیا اسکو علماء نے اپنی کتابون مین ذکر کیا ہی اگر تم دیکھو کہ کوئی اللہ کی مخلوق کو خدا کہتا ہی تو اسکو جلادو ورنہ اللہ کی عبادت کرو اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور اپنی نا سدرایون اور لغو خیالات کی بنا پر کافرون کا قیاس مسلمانون پر نہ کرو۔

فصل ۔ لیکن حضرت صدیق و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قتال کرنا اہل ردہ سے اسکی صورت یہ تھی کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا

اور اسلام کا اثر سوائے اہل مدینہ و اہل مکہ و اہل طائف اور اہل جواث کے (جو بحرین کا ایک قریہ ہے) کہیں قائم نہیں رہا گو اخبار ردة طویل ہیں جنسے طول کا اندیشہ ہے بہ تبعیت بعض انمین سے اہل علم کی کتابون سے بیان کرتا ہون تاکہ تمکو معلوم ہوجاے کہ تم اس سے کسقدر دور ہو اور یہ کہ تمھارا قصہ ردة سے استدلال کرنا ویسا ہی ہے جیساکہ استدلال اول - امام ابو سلیمان خطابی نے لکھا ہے کہ ضروری ہے کہ یہ جان لیا جاے کہ اہل ردة کی کئی جماعتین تھیں ایک وہ جس نے اسلام سے ارتداد کیا اور مسیلمہ کی پیروی اختیار کی یہ لوگ بنو حنیفہ اور انکے ماسوا قبائل تھے جنھون نے مسیلمہ کی تصدیق کی اور اسکے دعوی نبوت کی موافقت کی اور دوسری جماعت وہ تھی جس نے طلیحہ اسدی کے دعوی نبوت کی تصدیق کی اور یہ لوگ غطفان اور فزارہ اور وہ لوگ تھے جنھون نے انکے ساتھ موالات کی اور چوتھی جماعت وہ تھی جس نے سجاح کی تصدیق کی اور یہ سب کے سب مرتد تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر تھے زکوٰۃ و نماز اور تمام شعائر اسلام کے تارک تھے اور تمام دنیا مین اللہ کا سجدہ کرنیوالا سواے مسجد مدینہ و مکہ و جواث قریہ بحرین کے علاوہ باقی نہ رہا تھا - ایک پانچوین جماعت تھی جس نے نماز و زکوٰۃ مین تفریق کی نماز کا اقرار کیا اور فریضہ زکوٰۃ اور امام کے پاس اسکے ادا کرنے کے وجوب کا انکار کیا فی الحقیقۃ یہ لوگ اہل بغی تھے لیکن یہ لوگ اس زمانے مین اس نام سے نہین پکارے گئے خاصکر ان کا شمار اہل ردة کے ساتھ ہوا پس اسم کی اضافت ردة کیطرف کیگئی کیونکہ وہ اعظم الامرین تھا اور اہم تر تھا دوسرے سے - اور تاریخ مین اہل بغی کا قتال زمانہ علی کرم اللہ وجہہ مین بیان کیا گیا ہے کیونکہ وہ انکے زمانے مین ہر فرقے سے علیحدہ تھے اور اہل شرک مین خلط نہین ہوے تھے - ان لوگون کے بارے مین اختلاف ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شبہ لاحق ہوا اور انھون نے حضرت صدیق کی جانب رجوع کیا اور ان سے مناظرہ کیا

اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے حجت اختیار کی " مین مامور کیا گیا ہون کہ لوگون سے قتال کرون یہان تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین پس جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اسکی جان ومال محفوظ ہوگیا" یہان تک کہ ابوسلیمان نے کہا اور یہ ہم نے اوپر بیان کردیا ہے کہ اہل ردۃ کی مختلف جماعتین تھین بعض وہ تھے جنھون نے ملت سے ارتداد کیا اور نبوت مسیلمہ اور دوسرون کی نبوت کا اقرار کیا اور بعض وہ تھے جنھون نے کل شرائع کا انکار کیا یہی وہ لوگ ہین جنکو صحابہ نے کفار کہا ہے اور ان ہی کے بال بچون کو غلام بنا لینا حضرت ابوبکر نے مناسب سمجھا اور اکثر صحابہ نے اسمین آپکا ساتھ دیا ہے قبل اسکے کہ زمانہ صحابہ کا ختم ہوا انھون نے اجماع کیا کہ مرتد کو قید کرلیا جاے لیکن جو انمین مانع زکوۃ تھے اور اصل دین پر قائم تھے وہ اہل بغی ہین اور صحابہ نے انکو علیحدہ طور پر کفار نہین کہا اگرچہ ردۃ کی اضافت انکی جانب ہوسکتی تھی اسلیے کہ وہ مرتدین کے ان بعض چیزون مین شریک تھے جنکا انھون نے حقوق دین مین سے انکار کیا تھا۔ اور یہ اسلیے کہ ردۃ اسم لغوی ہے اور ہر وہ شخص جو کسی امر سے روگردانی کرے جس کا اسنے اقبال کیا تھا تو یقینا اسنے اس امر سے ارتداد کیا اور یقینا ان سب لوگون نے طاعت سے روگردانی کی اور حق روک لیا اسلیے نسے اسم ثنا ومدح منقطع ہوگیا اور اسم قبیح انپر صادق آیا اسلیے کہ وہ ان لوگونکے شریک ہوگئے جنھون نے حق سے ارتداد کیا یہان تک کہ ابوسلیمان نے لکھا ہے کہ اگر کہا جاوے کہ اگر کوئی گروہ ہمارے زمانے مین فریضۂ زکوۃ سے انکار کرے اور لوگونکو اسکی ادائگی سے روکے تو اسکا حکم اہل بغی کے حکم کے مثل ہوگا ہم کہین گے کہ نہین اسلیے کہ جس شخص نے اس زمانے مین فریضۂ زکوۃ سے انکار کیا وہ مسلمانون کے اجماع کی بنا پر کافر ہوجائیگا کیونکہ دین اسلام دنیا مین پھیل گیا اور مسلمانون نے وجوب زکوۃ پر یقین کرلیا ہے اور ہر خاص وعام اسکو جانتا ہے اور اسمین عالم

وجاہل برابر ہین تو اسکے منکر کا عذر نہ قبول کیا جائیگا اور امور دین مین ہر اس
چیز کا جسپر امت نے اجماع کر لیا ہو یہی حکم ہے جبکہ اس کا علم مثل پنج وقتہ نماز رمضان
کے روزے غسل جنابت تحریم ربا تحریم خمر نکاح ذوات المحارم اور اسکے مثل احکام کے
شایع ہوگیا مگر نو مسلم جو حدود اسلام سے واقف نہین ہے وہ اگر اپنی لاعلمی کے سبب سے
کسی شے کا انمین سے انکار کرے تو اُسکی تکفیر نہ کیجائیگی اور اسکا ایسا شخص مثل اس قوم کی راہ
کے بقا را آمین ہوگا لیکن وہ چیزین جنکی بابتہ اجماع کا علم بغیر خاص طور پر علم حاصل کرنیکے نہو سکے
مثلاً کسی عورت سے باوجود اسکے خالہ یا پھوپی کے عقد مین ہونے کے نکاح کا حرام ہونا اور عمداً قتل
کرنیوالا وارث نہین ہوگا اور یہ کہ دادی کا حصہ سدس ہے اور اسکے مثل احکام پس اگر انمین
سے کسی کا انکار کرے تو تکفیر نہ کیجائیگی بلکہ وہ معذور رکھا جائیگا کیونکہ یہ عام طور پر شائع نہین
انتہی کلام الخطابی -

اور مصنف رسالہ فہم تحریر فرماتے ہین کہ " جب وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سارا
عرب مرتد ہوگیا مگر تین مسجدین محفوظ رہین مسجد مدینہ ۔ مسجد مکہ ۔ مسجد جوانا مگر یہ تو
اہل ردۃ کے ان حالات کا ایک حقیر حصہ ہے جنکو اہل علم نے ذکر کیا ہے ۔ ردۃ اور
اسکی تفصیلون مین پڑنا باعث طوالت ہوگا ۔ بہر حال یہ ملحوظ رہے جیسا کہ
ہم اوپر بیان کر چکے کہ یہ حق نہ تمکو ہے اور نہ تمہارے بڑون کو ہے کہ استنباط یا قیاس کرو اور
نہ کسی کو ایسے لوگون کی تقلید جائز ہے بلکہ ہر اوس شخص پر جو مرتبہ اجتہاد کو نہین پہونچا ہے واجب
ہے کہ مجتہدون کی تقلید کرے لیکن یہ تمکو معلوم ہو جانا چاہیے کہ جو لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے
زمانے مین آپکے ہمراہ جہاد کے لیے نکلے تو اونکا خروج اجماع قطعی کی بنا پر تھا اسلیے کہ حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ اور آپکے ہمراہی حضرات اہل علم سے تھے اور یہی لوگ اہل اسلام تھے اور یہ
لوگ مہاجرین وانصار تھے جنکی قرآن شریف مین اللہ نے ثنا کی ہے اور حضرت صدیق کی امامت
امامت حقہ تھی اسلیے کہ انمین کل شروط امامت مجتمع تھے تو اگر آج تم لوگون مین کوئی

حضرت صدیقؓ اور مہاجرین اور انصار کے مثل موجود ہوا ور امت نے اسکی امامت پر اجماع کرلیا ہو تو اس حالت مین بیشک تم اپنا قیاس اپنے گرد و رنہ تمکو لازم ہے کہ اللہ اور اسکی مخلوق کے سامنے شرمندہ ہوا ور اپنے مرتبہ کا لحاظ رکھو اسلیے کہ جو شخص اپنے مرتبہ کو سمجھتا ہے اور اسکو اپنی جگہ پر رکھتا ہے اور اس سے تجاوز نہین کرتا ہو اور اسکے شر سے مسلمان محفوظ رہتے ہین اور راہ مؤمنین کی پیروی کرتا ہے اللہ اسپر اپنا رحم فرماتا ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے اور جو شخص راہ مومنین کے علاوہ کوئی راہ اختیار کرتا ہے تو ہم اسکو وہ دیتے ہین جس کو وہ دوست رکھتا ہے

فصل - جب تم کو خارج کا حال اور انکے بابتہ صحابہ و اہل سنت کا مذہب معلوم ہو چکا کہ باوجود اسکے کہ انمین بہت سی خرابیان موجود تھین اور کفریات ظاہرہ پائے جاتے تھے اور حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ "وہ دوزخی لوگون کے کتے ہین" اور اسلام سے باہر ہو جائینگے،، موجود تھا مگر صحابہ نے انکی وہ تکفیر نہین کی جسکی بنا پر وہ مذہب اسلام سے خارج ہو جاتے یہ اسلیے کہ وہ اپنے کو مسلمان کہتے تھے گو وہ بہت سے اسلامی احکام مین تاویلین کر کے خلل انداز بھی ہوتے تھے لیکن تم آج ایسے لوگون کی تکفیر کرتے ہو جنمین ان مذکورہ اوصاف مین سے ایک بھی موجود نہین بلکہ جن لوگونکی تم تکفیر کرتے ہو اور انکے جان و مال کو حلال سمجھتے ہو انکے عقائد وہی ہین جو عقائد اہل سنت والجماعت کے جو فرقہ ناجیہ کہے گئے ہین پھر خوارج کے بعد آخر زمانہ صحابہ مین بدعت قدریہ کا ظہور ہوا وہ یہ کہ قدریہ لوگونکی دو جماعتین تھین ایک وہ تھی جس نے "وہ قدر" کا سرے سے انکار کر دیا اور کہا کہ نہ تو اللہ گنہگار سے گناہون پر قدرت رکھتا ہے اور نہ خود گنہگار قدرت رکھتا ہے اسی طرح پر نہ خدا گمراہ کی ہدایت پر قدرت رکھتا ہے اور نہ خود گمراہ اپنی ہدایت پر قدرت رکھتا ہے بلکہ انکے نزدیک مسلمان وہ شخص ہے جو خود مسلمان ہو گیا اور خود نماز ی ہو گیا - اسی طرح دوسرے طاعات اور معاصی ہین کہ انکا در اصل خالق خود بندہ ہے اس بنا پر ان لوگون نے اللہ کے ساتھ بندہ کو بھی خالق قرار دیا - اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انکے نزدیک کسی کو ہدایت یا گمراہ کرنے پر

قادر نہین ہے۔ اسیطرح دیگر اقوال کفریہ ہین جو وہ اللہ تعالی کی شان مین مجوس کے مانند کہتے ہین حالانکہ اللہ اس سے کہین برتر ہے۔

دوسرا فرقہ اہل قدر مین وہ ہے جو پہلے فرقہ کے بالکل خلاف امور کا قائل ہے۔ ان لوگون کے نزدیک اللہ نے مخلوق کو اسکے اعمال پر مجبور کر دیا ہے۔ اور کفر و معاصی کی حالت سیاہی و سفیدی کے مثل ہے کہ اسمین انسان کی قدرت کو بالکل دخل نہین ہے بلکہ تمام معاصی اللہ کی جانب مضاف ہونگے۔ اس فرقہ کا امام ابلیس ہے جس نے خدا سے کہا بسبب اسکے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا۔ ایسی ہی مشرکین کا قول تھا جس کو اللہ تعالی نے ان الفاظ مین ذکر کیا ہے ان لوگون نے کہا کہ اگر خدا چاہتا تو نہ ہم گمراہ ہوتے اور نہ ہمارے آبا و اجداد اور بھی قبائح و اقوال کفریہ تھے جنکو اہل علم نے اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے جیسے شیخ تقی الدین اور ابن قیم لیکن باوجود اسکے کہ ان لوگون کا خروج اولی آخر زمانہ صحابہ مین ہوا جبکہ حضرت ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اجلۂ تابعین موجود تھے جنہون نے ان لوگون کے مواجہہ مین انکی گمراہی کو کتاب اور سنت سے استدلال کرکے ثابت کیا اور انکے کفریات سے حضرات صحابہ اور تابعین نے اپنی برائت ظاہر کی اور ان قدریہ فرقون کی مخالفت پر ہر طرف سے آواز بلند ہوئی اور باوجود اس کفر عظیم کے صحابہ نے انکی تکفیر نہین کی نہ انکے بعد ائمہ اسلام نے تکفیر کی نہ انکے قتل کو واجب قرار دیا نہ انپر اہل ردہ کے احکام جاری کیے اور نہ یہ کہا کہ تم نے کفر کیا اسلیے کہ تم ہماری مخالفت کرتے ہو جو سراسر اقوال حق ہے اور ہمارے بیان سے تمہارے ان اقوال مذکورہ کی بنا پر تمپر حجت قائم ہو چکی ہے۔ جیسا کہ تم اپنے مخالفین سے کہتے ہو حالانکہ انپر حق ظاہر کرنیوالے صحابہ اور تابعین تھے جو سوا حق کے اور کچھ کہتے ہی نہ تھے اور ان حضرات نے انکے بعض سرگروہون کو قتل کیا تو ناگواری خاطر کے ساتھ۔ اور اہل علم نے بیان کر دیا ہے کہ ان کا قتل ضرر کیلیے تھا۔ جیسے حملہ کرنیوالے کا مقابلہ کرتے ہین تاکہ اسکی ضرر رسانی سے محفوظ رہین۔ مگر قتل کرنے کے بعد انکو غسل دیا انکی نماز جنازہ پڑھی

اور مسلمانون کے مقبرہ مین انکو دفن کیا جیسا کہ شیخ تقی الدین کے کلام مین اس کا ذکر آئیگا۔

فصل - اہل بدعت مین تیسرا فرقہ معتزلہ کا ہے جو تابعین کے زمانہ مین پیدا ہوا اور وہ افعال واقوال کفریہ ظاہر کیے جو مشہور ہین منجملہ انکے یہ ہین کہ وہ خلق قرآن کے قائل ہین گنہگارون کے حق مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے منکر ہین اور انکے نزدیک گنہگار لوگ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے۔ اور اسکے علاوہ انکے اقوال واہیہ ہین جنکو اہل علم نے انسے نقل کیا ہے۔ باوجود اسکے کہ ان کفریات کے ساتھ انکا ظہور زمانہ تابعین مین ہوا اور انھون نے اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کی اور انکے مقابلہ مین علماء تابعین نے اور انکے بعد کے لوگون نے معتزلہ کی تردید کی او کتاب وسنت واجماع امت سے انکے دعاوی باطلہ کو ظاہر کیا اور خوب مناظرے کیے مگر باوجود ان سب باتون کے وہ اپنے باطل مذہب پر اصرار کرتے رہے۔ اور لوگونکو دعوت دیتے رہے اور ایک نیا مذہب ظاہر کرکے جماعت مسلمین مین تفرقہ ڈالا جسکی بناپر علماء نے انکو مبتدع کہا اور انکی گمراہی کو ظاہر کیا مگر انکی تکفیر نہین کی اور نہ انپر مرتدین کے احکام جاری کیے۔ بلکہ انپر اور انکے پیشیرو اہل بدعت پر احکام اسلام مثل وراثت ونکاح ونماز جنازہ اور مقابر مسلمین مین تجہیز وتکفین کے جاری کیے اور اہل سنت کے علماء نے انسے یہ نہین کہا کہ تمپر حجت قائم ہوگئی کیونکہ ہمنے تمہارے سامنے احکام بیان کردیے۔ اسلیے کہ ہم سواے حق کے اور کچھ نہین کہتے ہین۔ اور چونکہ تمنے اسکے خلاف کیا لہذا تم کافر ہوگئے اور تمہاری جان ومال ہمارے لیے حلال ہوگیا اور تمہارے بلاد بلاد حرب ہوگئے جیسا کہ اب تم کہتے ہو کیا تمہارے لیے ان ائمہ کے حالات کافی نہین ہین کہ تم باطل کو چھوڑکر حق کی پیروی اختیار کرو۔

فصل - انکے بعد مرجیہ کا ظہور ہوا جو یہ کہتے کہ ایمان قول بلا عمل ہے اور جو شخص شہادتین کا اقرار کرے وہ مومن کامل ہے چاہے تمام عمر اس نے ایک رکعت بھی نماز نہ پڑھی ہو اور رمضان شریف کا ایک روزہ بھی نہ رکھا ہو نہ زکوۃ دی ہو اور نہ کوئی عمل خیر کیا ہو

صرف اقرار شہادتین سے انسان مومن کامل ہوجاتا ہے اور اسکا ایمان جبرئیل میکائیل اور حضرات انبیا کی ایمان کا ایسا ہے۔ اسی طرح اور اقوال قبیحہ تھے لیکن باوجودیکہ ائمہ اہل اسلام نے اچھی طرح انکی تردید کی اور انکو مبتدع او گمراہ ٹھرایا اور کتاب، سنۃ او اجماع صحابہ سے استدلال کر کے حق انکے سامنے پیش کیا مگر انھون نے انکار ہی کیا اور اپنی گمراہی او مسلمانون کی دشمنی پر جمے رہے۔ یہ اور انکے اگلے سب قرآن و سنت کے متشابہات سے استدلال کرتے تھے لیکن پھر بھی اہل سنت نے انکی تکفیر نہین کی اور نہ تمھارا مسلک اختیار کیا نہ انکے کفر کی گواہی دی اور نہ انکے بلاد کو بلاد حرب قرار دیا بلکہ انکے اور انکے جیشیر و متبدعین کے لیے آخرت ایمانیہ ثابت رکھی اور یہ بھی نہ کہا کہ تمنے خدا و رسول سے کفر کیا اسلیے کہ ہمنے حق تم سے بیان کر دیا تم پر لازم ہوا کہ ہماری اتباع کر کیونکہ ہم بمنزلہ رسول کے ہین جو ہماری مخالفت کرے وہ اللہ و رسول کا دشمن ہے، جیسا کہ آج تم کہتے ہو فانا اللہ و انا الیہ راجعون۔

فصل - ان لوگون کے بعد جہمیہ فرعونیہ کا ظہور ہوا جو کہتے تھے کہ نہ تو کوئی الہ معبود عرش پر ہے اور نہ زمین پر خدا کا کوئی کلام ہے اور نہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ نیز اللہ کے اُن صفات سے انکار کرتے تھے جو خود اللہ نے اپنے کلام مین اپنے لیے ثابت فرمائے اور جنکا اثبات رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور صحابہ نے بھی اور بعد کے لوگون نے بھی اسپر اجماع کیا۔ نیز آخرۃ مین دیدار الٰہی کے بھی منکر تھے۔ اور انکے نزدیک ایسا شخص جو اللہ کو ان صفات سے متصف کرے جنکا اللہ نے خود اپنے لیے اثبات کیا ہے اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن صفات سے متصف کیا ہو وہ کافر ہے اسیطرح اور اقوال و افعال جو انتہائی کفر تک پہونچے تھے یہانتک کہ اہل علم نے اُسکا نام فرعونیہ رکھا انکی نسبت فرعون سے دی اسلیے کہ فرعون بھی وجود باری کا منکر تھا۔ باوجود ان باتون کے کہ ائمہ نے انکی تردید کی اور انکی بدعات و گمراہی ظاہر کی اور انکو مبتدع و فاسق کہا اور انکے قبل کے مبتدعین سے زائد انکو کفر کی طرف مائل اور شنیعات کے لحاظ سے کم سمجھتے تھے۔ اور اہل علم انکے بابت کہتے تھے کہ یہ اپنی عقلون کو شنیعات

مقدم کرتے ہین۔ اور علمانے ان کے بعض مبلغین کے قتل کا بھی حکم دیا جیسے جعد بن درہم وجہم بن صفوان۔ لیکن ان کو قتل کر کے انکو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھی اور مسلمانون کے قبرستانون مین انکو دفن کیا جیسا کہ اسکو شیخ تقی الدین نے لکھا ہی انپر احکام مرتد جاری نہین کیے جیسا کہ تم اُن لوگون پر احکام مرتدین جاری کرتے ہو جو ان جہمیہ فرعونیہ کے اقوال وافعال کا عشر عشیر بھی نہین کہتے یا کرتے۔ بلکہ تم تو اپنے خواہش کے خلاف ہونے کی وجہ سے ان لوگون کی بھی تکفیر کرتے ہو جو حق بات کہتے ہین۔

ہمنے روافض کا ذکر نہین کیا اسلیے کہ انکو ہر خاص وعام جانتا ہی اور انکے ہفوات مشہور ہین۔ جن فرقون کا تذکرہ ہمنے اوپر کیا ہی ان سے اور فرق پیدا ہوے یہانتک کہ فرق ضالہ کی تعداد ۷۲ تک پہونچ گئی جیسا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میری امت تہتر فرقون مین منقسم ہو جائیگی۔ اور بہتر فرقون کے علاوہ تہترواں فرقہ نجات پانے والا ہی اور یہ فرقہ صحابہ رسول اللہ علیہ وسلم اور قیامت تک انکے متبعین کا ہے جو اہل سنۃ والجماعۃ کے نام سے موسوم ہے یہی وہ فرقہ ہی جو قیامت تک حق پر قائم رہیگا۔ رزقنا اللہ اتباعھم بحولہ وقوتہ۔ اور تمام وہ اخبار جو مین نے مذکورہ فرق نے بابت لکھی ہین وہ مین نے اہل علم کے کتابون سے اخذ کی ہین اور انمین سے اکثر ابن تیمیہ اور ابن قیم کی کتابون سے نقل کیے ہین۔

فصل ۔ اب ہم تمکو بعض اہل علم کے اقوال ان لوگون کی عدم تکفیر کے بارے مین بتاتے ہین کہ ان مذکورہ فرق کے بارہ مین سلف کا مسلک یہ تھا کہ انکی تکفیر نہین کرتے تھے شیخ تقی الدین کتاب الایمان مین لکھتے ہین "امام احمد نے نہ خوارج کی تکفیر کی نہ مرجیہ کی تکفیر کی نہ قدریہ کی تکفیر کی البتہ اُنسے اور انکے مثل اہل علم سے جہمیہ کی تکفیر منقول ہوئی ہو مگر اسطور پر کہ شخصی تکفیر نہ تھی اور نہ یہ تھا کہ جو شخص اپنے کو فرقہ جہمیہ سے کہے اسکی تکفیر کرین بلکہ امام احمد نے تو ان جہمیہ کے پیچھے نماز پڑھی جو لوگون کو اپنے قول کی جانب

بلاتے تھے اور انکی آزمائش کرتے اور جو شخص انکی موافقت نہ کرتا اسکو طرح طرح کی تکالیف
پہنچاتے نہ امام احمد نے انکی تکفیر کی اور نہ انکے مثل دوسرے آئمہ نے بلکہ امام احمد تو انکے
ایمان اور امامۃ کا اعتقاد رکھتے تھے انکے لیے دعا کرتے تھے اور نماز مین انکی امامۃ اور انکے
ساتھ حج اور جہاد کو جائز خیال کرتے تھے اور ان پر خروج کو منع کرتے تھے گو دوسرے ائمہ نے
انکے مثل لوگون پر خروج کو جائز قرار دیا ہے البتہ انکے اقوال کفریہ کا جو وہ ظاہر کرتے تھے
انکار کرتے تھے جو یقیناً اقوال کفریہ تھے اگرچہ انلوگون کو یہ علم نہ ہو کہ یہ کفر ہے - امام احمد
ان اقوال کا انکار کرتے تھے اور حسب طاقت ان لوگون کا مقابلہ کرتے تھے امام احمد اگر
ایک طرف اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت مین سنت اور دین کی اظہار اور ملحدین
جہمیہ کی بدعت کے انکار مین منہمک تھے تو دوسری طرف حقوق مومنین کا امرا اور ائمہ
کے بارے مین لحاظ رکھتے اگرچہ وہ جاہل مبتدع اور بڑے فاسق ہی کیون نہ ہون انتہی کلام الشیخ"
تمکو چاہیے کہ غیر جانبدار طریقہ پر ٹھنڈے دل سے کلام شیخ پر غور کرو -

شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ جس شخص کے دل مین رسول اور رسول کی
لائی ہوئی چیز کا ایمان ہو اور وہ تاویلات مین غلطی کرے ایسا شخص یقیناً کافر نہ
ہوگا چاہے وہ اپنے مسلک کی جانب لوگون کو دعوت بھی دے خوارج سے بڑھکر
بلحاظ بدعت قتال امت و تکفیر امت کے کوئی دوسرا فرقہ نہ تھا مگر صحابہ مین سے کسی نے بھی
انکی تکفیر نہین کی نہ حضرت علی نے اور نہ دوسرون نے بلکہ انپر ظالم و مبتدع مسلمانون
کے احکام جاری کیے جیسا کہ اوپر ہم انکا طریقہ ان فرق کے باب مین بیان کر چکے ہین
اسی طرح بہتر فرقون مین سے ہر ایک کا حال ہے - انمین جو منافق ہو وہ باطن مین کافر ہے
اور جو باطن مین اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہو وہ باطن مین کافر نہوگا چاہے تاویلات
مین اسنے کیسی ہی غلطی اور خطا کیون نہ کی ہو گو انمین سے بعض لوگون مین شعبہ نفاق
موجود تھا مگر ایسا نفاق نہ تھا جسکی پاداش (درک الاسفل من النار) ہو جو شخص

یہ کہتا ہی کہ بہتر فرقون مین سے ہر ایک نے ایسا کفر کیا ہی جسکی بنا پر وہ ملت سے خارج ہو گیا
اسنے کتاب وسنت اور اجماع صحابہ بلکہ اجماع ائمہ اربعہ اور انکے علاوہ ائمہ کے اجماع کی بھی
خلاف کیا ہی۔ کوئی امام ایسا نہین ہی جس نے بہتر فرقون مین سے ہر ایک کی تکفیر کی ہو
انتہی تمکو چاہیئے کہ شیخ کے قول پر غور کرو اور ساتھ ہی صحابہ اور انکے بعد کے اہل سنت کے
اجماع پر ان مذاہب کے کفر یا [illegible] خطیہ کے ساتھ ہو اور یہ مذکور ہوے ہین غور کرو شاید
تم اور تمہارے ساتھی اپنی خواہشات سے جنمین تم گھرے ہوے ہو باز آجاؤ ابن قیم نے
طرق مین لکھا ہی کہ سب اہل قبلہ اصل اسلام مین متفق ہین البتہ بعض دیگر اصول مین انمین
اختلاف ہو گیا ہی جیسے خوارج۔ معتزلہ۔ قدریہ۔ رافضی۔ جہمیہ اور غلاۃ مرجیہ ہین کہ انمین
مختلف اقسام کے لوگ ہین بعض ان مین وہ لوگ ہین جو جاہل ہین دوسرے کی تقلید کرتے
ہین خود انکو کوئی ایسا علمی [illegible] ہو ایسے لوگون کی نہ تکفیر کیجائیگی نہ تفسیق کی جائیگی
اور نہ وہ مردود الشہادۃ ہونگے اگر وہ ہدایت حاصل کرنے پر قادر نہین ہین ان کا حکم
وہی ہوگا جو مردون، عورتون اور بچون مین سے مستضعفین کا ہی دوسرے قسم کے
وہ لوگ ہین جو سوال اور طلب ہدایت اور معرفت حق پر قادر ہین لیکن امور دنیا۔ ریاست
وحکومت۔ لذائذ اور اپنی معاش آسائش مین منہمک ہین اور طلب وسوال کی جانب التفات
نہین کرتے ایسے لوگ مفرط اور مستحق وعید ہین اور گنہگار ہین کہ حسب استطاعت تقوی
الہی جو ان پر واجب ہی اسکو ترک کرتے ہین۔ تو اگر ان لوگون کے بدعات کی تعداد غیر بدعات
سے زیادہ ہی تو انکی شہادت قبول نہ کیجائے گی تیسرے قسم کے وہ لوگ ہین جنہون نے
سوال کیا اور طلب ہدایت کی اور انپر حق بات ظاہر ہوگئی پھر بھی تعصب کے وجہ سے
یا اپنی ساتھیون کے لحاظ سے انہون نے اسکو ترک کر دیا تو اقل مرتبہ یہ ہی کہ ایسے
لوگ فاسق ہین۔ اور انکی تکفیر محل اجتہاد ہی انتہی کلامہ تمکو چاہیئے کہ بنظر تعمق دیکھو اور
غور کرو یہ تفصیل علماء نے اپنی اکثر کتابون مین لکھی ہی اور لکھا ہی کہ ائمہ اور اہل سنت

انکی تکفیر نہین کرتے ہین باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ انکی توصیف شرک اکبر و کفر اکبر سے کی ہے
علامہ نے اپنی اکثر کتابون مین ان کے لغویات کی تذکرہ بھی کیا ہے اسکا تھوڑا سا
حصہ ہم یہان لکھتے ہین تاکہ جو کچھ ہمنے لکھا ہے تمکو اسکی تصدیق ہو جائے۔ علامہ مدارج
مین لکھتے ہین کہ صانع عالم کے ماننے والے دو قسم کے لوگ ہین ایک تو وہ لوگ
ہین جو اسکے ساتھ صفت ربوبیۃ و الوہیۃ مین دوسرے کو شریک کرتے ہین جیسے
مجوس اور انکے مثل قدریہ مجوس صانع کے ساتھ دوسرے اللہ کو مانتے ہین اور مجوسیہ
قدریہ اللہ کے ساتھ دوسرا خالق افعال مانتے ہین کہتے ہین کہ اللہ نہ تو بندون کے افعال
کا خالق ہے اور نہ انپر قادر ہے بلکہ وہ بغیر اللہ کی مشیۃ اور قدرۃ کے صادر ہوتے ہین
اور اللہ کو انپر بالکل قدرۃ نہین ہے بلکہ خود بندے اپنے افعال کے خالق ہین اور انہی
کی مشیت سے صدور فعل ہوتا ہے۔ تو حقیقتہً انکا قول یہ ہے کہ اللہ افعال حیوانات کا
رب نہین ہے انتہی کلامہ شیخ مذکور نے اس شرک کے ساتھ ان فرق کا تذکرہ
تقریبا اپنی بقیہ کل کتابون مین کیا ہے اور انکو ان مجوس سے تشبیہ دی ہے جو کہتے ہین کہ
خالق عالم دو ہین لیکن اسپر غور کرو کہ ابن قیم اور انکے شیخ نے ان لوگون کی تکفیر کے
بارے مین کیا لکھا ہے اور کسطرح جمیع اہل سنت سے انکی عدم تکفیر نقل کی ہے اور یہ لکھا ہے
کہ اگر یہ لوگ حق کے علم کے باوجود محض معاندۃ کے وجہ سے اسکے خلاف کرین تو ان
کی تکفیر محل اجتہاد ہے جیسا کہ ہم ابھی اوپر بیان کر آئے ہین اسیطور پر جہمیہ کا تذکرہ بھی
علامہ نے بدترین اوصاف کے ساتھ کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کا شرک بعینہ فرعون
کے شرک کے مثل ہے اور یہ کہ انمین ایمان کی نشانی بظاہر نہین پائی جاتی۔ اور
یہ کہ مشرکین کا شرک بھی انکے شرک سے کم درجے پر ہے اور نونیہ و صواعق اور
اپنی دوسری کتابون مین انکے لیے مثل بیان کی ہے۔ اسیطرح معتزلہ کا حال ہے کہ انکو
اکبر قبائح سے موصوف کیا ہے اور قسم کھا کر کہا ہے کہ انکے اقوال وحدہ کا تعطل عبث

کے مثل ہین جنکے وجہ سے ایک جبہ بھر بھی ایمان باقی نہین رہتا لیکن اپنی کتاب تو نیہ
مین جس جگہ ان کی تکفیر کا تذکرہ کیا ہے وہان ان کی تکفیر نہین کی ہے بلکہ اسمین
ایک جگہ پر تو "طرق" کی تفصیل کے طرح پر تفصیل کی ہے جسکا ذکر اوپر گذرا
دوسری جگہ ان مبتدع لوگون کو اہل سنة کی جانب سے مخاطب کرکے جنکے بارے مین
علامہ موصوف نے قسم کھا کر لکھا ہے کہ انکے اقوال ایک جبہ بھر بھی ایمان باقی نہین رکھتے
لکھتے ہین - کہ تم گواہ رہو کہ باوجود تمہاری کفریات کے ہم تمہاری تکفیر نہین کرتے اسلیے
کہ ہمارے نزدیک تم جاہل ہو نہ تو تم اہل کفر مین ہو اور نہ اہل ایمان مین - اسکے بعد انشاء اللہ
آگے ابن تیمیہ کا کلام اور علماء سلف کا اجماع نقل کیا جائیگا - اور اسکی بھی وضاحت
کی جائیگی کہ تکفیر کرنا خوارج معتزلہ اور روافض کا مسلک ہے -
اور جس جگہ ابن تیمیہ نے قرآن کے بابت اپنا مسلک ظاہر کیا ہے اسکو ظاہر کرتے ہوئے
لکھتے ہین کہ معتزلہ اور انکے مثل بعض صابیہ و مشرکین اہل کلام و جدل جو اپنے کو اہل علم
کی جانب منسوب کرتے ہین اور جنہون نے اللہ کا وہ راستہ جسکے جانب ہدایت کرنے کیلیے
اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اختیار نہین کیا اپنا ماخذ بھی انہی چیزون
کو بنانا چاہتے ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماخذ تھے جیسا کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم
سے حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے - یقینا تم اپنے اگلون کے ماخذ کو اپنا ماخذ بھی بناؤگے -
(حدیث صحیح) آگے کہتے ہین کہ یہ متکلمین زیادہ ترحق پر اور متبع اولہ ہین کیونکہ انکے قلوب
نور ایمان و قرآن سے روشن ہین اگرچہ ارشادات رسول مین بہت کچھ گمراہ ہوے تو
اس امر پر وہ متفق ہوے کہ خدا نہ کبھی بولا ہے نہ بولیگا اور اس بات مین بھی اگلونکی
موافقت کی کہ خدا کو علم و قدرت بلکہ صفتون مین سے کوئی صفت حاصل نہین
یہانتک کہ لکھا ہے کہ جب ان لوگون نے دیکھا کہ تمام رسل اس بات پر متفق ہین
کہ اللہ متکلم ہے اور قرآن خدا کے اثبات کلام سے پر ہے تو کبھی تو کہتے کہ اللہ حقیقةً متکلم

نہین ہے بلکہ مجازاً ہے یہ انکا پہلا قول ہے جبکہ وہ بدعت و گمراہی مین تھے اور ضد اور ہٹ دہرمی نہین پیدا ہوئی تھی آگے چلکر لکھا ہے کہ یہ اس شخص کا قول ہے جو کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے اسکے بعد لکھتے ہین کہ ان لوگون نے اس سے انکار کیا ہے کہ اللہ اسیطرح متکلم و قائل ہے جسطرح کتب الٰہی بیان کرتی ہین اور رسولون نے اپنی قومون کو سمجھایا ہے اور جسپر فطرت سلیمہ رکھنے والے متفق ہین یہانتک کہ یہ بھی لکھا ہے کہ جب بعض اُن لوگون مین جو فرقہ صابئہ کی ایک شاخ اور مومنون مین ہین اور مسلمانون مین رسول کی پیروی مین اختلاف پیدا ہوا تو ان لوگون نے بعض اہم چیزون کا انکار کیا جو رسول اللہ کی طرف سے لائے اور قرآن مین بھی اختلاف پیدا کیا کہ بعض آیات پر تو ایمان لائے اور بعض سے انکار کیا۔ اور مومنین نے اسکی اتباع کی جو اللہ کی طرف سے انکی جانب بھیجا گیا تھا اور یہ سمجھ لیا کہ ان لوگون کا قول یہود و نصاریٰ کے اقوال سے بھی زیادہ بدتر ہے یہانتک کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرمایا کرتے تھے کہ مین یہود و نصاریٰ کے اقوال کا تذکرہ تو کرتا ہون لیکن جہمیہ کی اقوال کو بیان ہی نہین کرتا دوسری صدی ہجری مین مامون الرشید کی خلافت کے زمانے مین ان فروع مشرکین اور صابئہ کے وہ لوگ جو ان کی پیروی کرتے تھے کی کثرت ہو گئی اور علوم صابئین مثل نجوم وغیرہ شائع ہو گئے۔ اور اسیطرح خلق قرآن کا مسئلہ اہل سیف و امارت جنمین خلفاء، امراء، وزراء، فقہاء، و قضاۃ وغیرہ ہین پھیل گیا جسکے وجہ سے مومنین و مسلمان مرد اور مومن و مسلمان عورتین بڑی آزمائش مین مبتلا ہو گئے۔ انتہی کلام الشیخ تم کو چاہیے کہ اس کلام کو دیکھو اور اسپر غور کرو کہ کس طرح شیخ نے ان لوگون کو اعظم کفر و شرک اور بعض کو ایمان نہ لانے سے متصف کیا ہے اور یہ کہ یہ لوگ فرع مشرکین اور صابئہ ہین نیز یہ کہ انھون نے اہل کفر کے مانند کو اپنا ماخذ بنا لیا ہے اور یہ کہ عقل نقل و فطرۃ کے مخالف ہین۔ اور یہ بھی کہ اپنے اس قول سے ان لوگون نے تمام رسل خدا کی مخالفت کی ہے نیز یہ بھی کہ حق کے دشمن ہین اور یہ کہ اہل علم کہتے ہین کہ ان کا یہ قول یہود و نصاریٰ کے قول سے بھی

زائد بدتر ہی اور یہ کہ محض اسلیے کہ مومن مردون اور مومن عورتون نے حق کو اختیار کیا۔
ان لوگون نے انکو طرح طرح کی تکالیف دین" شیخ نے اپنے اس کلام سے جن لوگون کو مراد لیا ہی
وہ معتزلہ۔ قدریہ۔ جہمیہ اور اشاعرہ مین سے وہ لوگ ہین جو انکی پیروی کرتے تھے اور خلفا جو ان
کی مدد کرتے تھے یعنی مامون۔ معتصم اور واثق اور انکے وزرا و قضاۃ و فقہا ہین اور یہی وہ لوگ
ہین جنہون نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے کوڑے لگوائے اور انکو قید کر دیا اور احمد بن
نصر خزاعی اور دوسرون کو قتل کیا اور مومن مرد و مومنہ عورتون پر ظلم کیا اور انکو اپنے
مسلک کی جانب دعوت دیتے پھر بھی ان لوگون کی تکفیر نہ تو امام احمد نے اور نہ سلف مین
کسی نے حد یہ ہے کہ امام احمد نے تو انکے پیچھے نماز پڑھی اور انکے لیے دعائے مغفرۃ کی انکی اقتدا
جائز اور ان پر خروج کو حرام سمجھتے تھے البتہ امام احمد ان کے اقوال کفریہ عظیمہ کی تردید کرتے تھے
جنکا ذکر اوپر گزرا انکو دیکھو۔ تم پر واجب ہی کہ تم غور کرو کہ کجا امام احمد کے اقوال اور کجا تمھارا
قول کہ جو شخص تمھاری مخالفت کرے وہ کافر اور جو شخص اسکی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر تو
تم پر لازم ہی کہ لغو بیہودہ اور جھوٹے اقوال کو ترک کرو اور سلف صالحین کی اتباع کرو اور
اہل بدعت کے طریقہ سے پرہیز کرو اور ایسے نہ ہو جاؤ کہ جسکے سامنے شیطان اسکے برے اعمال کو اچھا
کر دیتا ہی اور وہ اسکو اچھا سمجھتا ہی علامہ تقی الدین لکھتے ہین بدعت منکرہ مین یہ بھی ہی کہ مسلمانون کا ایک
فرقہ دوسرے فرقہ کے لوگونکی تکفیر کرے اور انکے جان و مال کو حلال سمجھے یہ دو وجہون کی بنا پر
بڑی سخت بات ہی کبھی یہ ہوتا ہی کہ دوسرے فرقہ کے لوگون مین تکفیر کرنے والے فرقہ سے بڑی بدعت
نہین پائی جاتی بلکہ کبھی تو یہ ہوتا ہی کہ تکفیر کرنے والے فرقہ کے لوگون مین فرقہ مکفرہ سے بڑی بدعت
پائی جاتی ہی اور کبھی دونون مین برابر پائی جاتی ہین اور کبھی اس سے کم یہ عام اہل بدعت اور
پابند خواہشات نفسانی کا حال ہی جو (بلا سوچے سمجھے) ایک دوسرے کی تکفیر کر دیتے ہین
اور یہی وہ لوگ ہین جنکے بارے مین خدا فرماتا ہی۔ ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست
منھم فی شیٔ۔ جو لوگ اپنے دین کے بارے مین مختلف ہو گئے درحالیکہ پہلے وہ متحد تھے۔

تو تمہارا انسے کوئی تعلق نہین اور دوسرے یہ کہ اگر یہ فرض بھی کر لیا جاوے کہ دونون
مین سے ایک پابند بدعت ہے اور دوسرا متبع سنت ہے تو متبع سنت کا یہ طریقہ نہین ہے کہ ہر
اُس شخص کی تکفیر کر دے جس سے اس کے کسی قول مین خطا ہو گئی ہو اسلیے کہ خدا فرماتا ہے
ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا۔ اے پروردگار اگر ہم بھول جائین
یا خطا کرین تو تو ہمسے مواخذہ نہ کر اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث صحیح مین
مروی ہے کہ اللہ فرماتا ہے "قد فعلت" مین نے ایسا کر دیا یعنی مواخذہ نہ کرونگا اور بھی
اللہ فرماتا ہے لا جناح علیکم فیما اخطاتم بہ۔ جس چیز مین تم خطا کرو اسمین تم پر وبال
نہین ہے۔ اور نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ فرماتے ہین کہ اللہ نے میری
امت کے لیے خطا اور بھول اور اس فعل کو جس کے لیے انپر جبر کیا جاے معاف کر دیا ہے۔
یہ حدیث حسن ہے جسکو ابن ماجہ اور دوسرے محدثین نے روایت کیا ہے نیز صحابہ و تابعین
اور علماء مسلمین کا اسپر اجماع ہو گیا ہے کہ ہر وہ شخص جس سے اسکے کسی قول مین خطا
ہو گئی ہو تکفیر نہ کی جائیگی اگرچہ اسکا قول مخالف سنت ہی کیون نہ ہو۔ باوجود اسکے لوگ
مسائل تکفیر مین جھگڑا کرتے ہین جسکو مین نے دوسری جگہہ پر بیان کیا ہے شیخ موصوف یہ بھی
تحریر فرماتے ہین کہ خوارج کی خصوصیتین ہین جو عام طور پر مشہور ہین اور جنکی بنا پر وہ جماعت
مسلمین اور ائمہ سے علحدہ ہو گئے ہین۔ ایک تو یہ کہ وہ سنت کے مخالف ہین اور اچھی بات کو بری
اور بری بات کو اچھی قرار دیتے ہین۔ دوسرے بات جو انہین ہے وہ یہ کہ ذنوب و سیات
کی بنا پر وہ لوگون کی تکفیر کرتے ہین اور بربنا تکفیر مسلمانون کے جان و مال کو اپنے لیے حلال
سمجھتے ہین اور دار اسلام کو دار حرب خیال کرتے ہین اور اپنے امصار کو بلاد ایمان قرار دیتے
ہین خوارج کے دوسرے قول مین جمہور روافض، جمہور معتزلہ، جہمیہ اور غلاۃ کا ایک گروہ
جو اپنے کو حدیث وفقہ کی جانب منسوب کرتا ہے بھی مشترک ہین۔
پس مسلمانون کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ان دونون خبیث اصلون اور ان باتون سے

جو ان اصلوں سے پیدا ہوتے ہین یعنی مسلمانوں سے بغض انکی مذمت انپر لعنت اور انکے جان ومال کو حلال سمجھ لینا وغیرہ سے اپنے دامن کو پاک رکھین۔ اسلیے کہ انھین دو اصلونسے عام طور پر بدعتین پیدا ہوتی ہین۔ انمین سے پہلی اصل کے اختیار کرنیکا سبب غلط تاویل ہوتی ہے جو یا تو ایسی حدیث کے وجہ سے ہوتی ہے جو تاویل کرنے والے تک تو پہونچتی ہے مگر حدیث صحیح نہین ہوتی۔ یا وہ حدیث موضوع ہوتی ہے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلاوہ کوئی شخص اسکو گڑھ لیتا ہے اور وہ تاویل کرنے والے تک پہونچتی ہے جسکا قائل ہو کر وہ تاویل کرتا ہے مگر صواب تک نہین پہونچتا۔ یا اس کا سبب وہ تاویل ہوتی ہے جو کوئی شخص قرآن کی کسی آیت کے وجہ سے کرتا ہے مگر وہ صحیح تاویل تک پہونچ نہین سکتا۔ یا اسکا سبب قیاس فاسد ہوتا ہے جسکو تاویل کرنے مین وہ اختیار کرتا ہے یا خود اسکی رائے ہوتی ہے جسکی بنا پر وہ تاویل کرتا ہے۔ اور اسکی راے غلط ہوتی ہے۔ آگے لکھتے ہین کہ امام احمد فرماتے ہین کہ زیادہ تر لوگ غلط تاویل یا قیاس فاسد کی بنا پر غلطی کرجاتے ہین شیخ تقی الدین آگے پھر لکھتے ہین کہ اہل بدعت دین اسلام کی بنا ایسے مقدمات پر رکھتے ہین جنکو وہ دلالت الفاظ یا معنی معقولہ کے وجہ سے صحیح سمجھتے ہین اور اسکے مقابلے مین اللہ اور اسکے رسول کے بیان کا بالکل لحاظ نہین کرتے حالانکہ جو مقدمات اللہ اور اسکے رسول کے بیان کے خلاف ہون وہ ضلالت وگمراہی مین داخل ہین۔ امام احمد نے ایسے شخص کے بارے مین کلام کیا ہے جو ظاہر قرآن کو دیکھکر تمسک کر لیتا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ و تابعین کے بیانات کا استدلال مین لحاظ نہین کرتا۔ اور تمام ائمۂ مسلمین کا یہ طریقہ ہے کہ جب انکو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان ملجاتا ہے تو وہ اس سے تجاوز نہین کرتے۔ شیخ تقی الدین یہ بھی لکھتے ہین کہ میرے پاس کے بیٹھنے والے جانتے ہین کہ مین ہمیشہ ہر شخص سے زائد اس کو منع کرتا ہون کہ کسی معین شخص کی تکفیر تفسیق یا معصیت کی جانب نسبت کی جاوے۔ البتہ اسوقت جب یہ معلوم ہو جائے کہ اسپر حجۃ رسالیہ قائم ہوگئی ہے

کہ جو اسکی مخالفت کرے وہ کافر فاسق۔ یا گنگار ہوگا۔ میرا عقیدہ وہ ہی کہ اللہ نے اس امت کی خطاؤن کو معاف فرمادیا ہی اور خطا عام ہی چاہے مسائل خبریہ مین ہو یا مسائل عملیہ مین ہو۔ سلف ہمیشہ بہت سے ایسے مسائل مین جھگڑتے تھے مگر اسکی وجہ سے انمین سے کسی نے دوسرے کے متعلق کفر، فسق یا معصیۃ کی شہادت نہین دی اسکی مثال شریح کا بل عجبت و بیسخر ون کی قرآت کا انکار ہی وہ کہتے تھے کہ اللہ تعجب سے بری ہی۔ شیخ آگے کہتے ہین کہ سلف کی نزاع تو قتال تک پہونچ گئی مگر تمام اہل سنۃ اس پر متفق ہین کہ دونون گروہ مومن تھے اور یہ کہ قتال انکی عدالت ثابتہ مین حارج نہین ہی اسلیے کہ قتال کی ابتدا کرنے والا اگرچہ باغی تھا مگر وہ تاویل کرتا تھا اور تاویل فسق کی طرف منسوب کرنے سے روکتی ہی۔

اور مین لوگون سے بیان کردیتا تھا کہ سلف وائمہ کے جو اقوال منقول ہین کہ جو شخص ایسا کہے وہ کافر ہے یہ بھی صحیح ہے البتہ اطلاق وتعیین مین فرق لازم ہی۔ اور بڑے اصولی مسائل مین پہلا مسئلہ ہی جسمین امت مین نزاع واقع ہوئی یعنی مسئلہ وعید اسلیے کہ کل نصوص قرآنیہ دربارہ وعید مطلق اور عام ہین مثلا اللہ فرماتا ہی جو لوگ یتیمونکا مال ظلم سے کھا لیتے ہین اسیطرح باقی نصوص جو وارد ہین کہ جو ایسا کرے وہ ایسا ہی تو ایسے تمام نصوص مطلق اور عام ہین اسیطرح سلف کے اقوال ہین کہ وہ بھی کہا کرتے تھے جو یہ کہے وہ ایسا ہی۔ شیخ لکھتے ہین کہ کفر تو وعید کے وجہ سے لازم آتا ہے اگرچہ کسی خاص قول سے رسول کی تکذیب ہوتی ہو مگر کبھی یہ صورت ہوتی ہی کہ وہ شخص دائرہ اسلام مین نیا نیا داخل ہوتا ہی یا اسکا نشوونما کورو یہ مقامات مین ہوتا ہی یا کبھی یہ ہوتا ہی کہ وہ ان نصوص سے واقف نہین ہوتا۔ یا واقف تو ہوتا ہی مگر اسکو ثابت نہین ہوتی اور یا تو ہی کوئی دوسری نص اسکے مخالف اسکے پاس موجود ہوتی ہی جسکے وجہ سے وہ (اپنے نزدیک) مجبور ہوتا ہی کہ تاویل کرے اور تاویل مین اس سے

خطا ہوجاتی ہے - اور میں ہمیشہ ایسے موقعہ پر صحیحین کی وہ حدیث بیان کرتا ہون
جسمین ہے کہ ایک شخص نے اپنے گھر کے لوگون کو یہ وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن
تو مجھکو جلادینا - آخر حدیث تک - تو اس شخص کو اللہ کی قدرۃ مین شک تھا کہ
کہ جب مین جلکر راکھ ہوجاؤنگا اور ہوا اس راکھ کو منتشر کردیگی تو مین دوبارہ
زندہ نہ کیا جاسکونگا - اور یہی اسکا اعتقاد تھا اور یہ متفقہ طور پر اہل اسلام کے
نزدیک کفر ہے - لیکن چونکہ وہ شخص جاہل تھا اور اُس سے پورے طور پر واقف نہ تھا
لیکن مومن تھا اور ڈرتا تھا کہ اللہ اسکو عذاب مین نہ مبتلا کرے - اسلیے وہ
بخشدیا گیا - تو ایسے حالت مین وہ تاویل کرنے والے مجتہدین جو پیروی رسول کے حریص ہین
اس شخص سے زائد مغفرۃ کے مستحق ہین - انتھی - اسیطرح جب شیخ موصوف سے اُن دو
شخصون کے بابت سوال کیا گیا جو کسی شخص کی تکفیر کے بارے مین جھگڑا کررہے تھے تو شیخ نے
اُسکا بہت مفصل اور طویل جواب دیا اور آخر جواب مین فرمایا اگر یہ فرض کرلیا جائے
کہ انہین سے ایک شخص - اُس شخص کی تکفیر کو محض اسکی نصرت مین اور اسلیے کہ وہ
اسکا ایک مسلم بھائی ہے دفع کرتا ہے اور جسکے بابت اسکو اعتقاد ہے کہ وہ کافر نہین ہے تو یہ
ایک غرض شرعی اور عمدہ بات تھی - تو اگر اسنے اس سلسلہ مین اجتہاد کیا
اور اسکا اجتہاد صحیح ہوا تو اسکو دو اجر ملے اور اگر اجتہاد کرنے مین اس سے خطا ہوگئی تب بھی
وہ ایک اجر کا ضرور مستحق ہے - اسیطرح علامہ موصوف لکھتے ہین کہ کفر یا تو ان دینی
چیزون کے انکار سے لازم آتا ہے جنسے ہر خاص وعام واقف ہے اور یا احکام متواترہ جنپر
اجماع ہوگیا ہے کے انکار سے لازم آتا ہے اس لیے تمکو چاہیے کہ شیخ کے کلام دیکھو اور اسپر غور کرو
کہ کہین بھی تمھارے اقوال کے مطابق یہ لکھا ہے کہ فلان شخص کافر ہے اور جو اسکی
تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے اسلیے کہ علامہ تو لکھتے ہین کہ اگر کوئی شخص کسی کی تکفیر کو
دور کرے اور اسمین خطا کرے تب بھی وہ اجر کا مستحق ہے شیخ کے کلام اول کو

دیکھو اور غور کرو۔ وہ یہ کہ وہ قول کبھی کفریہ ہوتا ہے لیکن اسکا کہنے والا یا کرنے والا اسوجہ سے کہ یہ احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ اسکو اس بات کا علم ایسے طریقہ پہ نہ پہونچا ہو جسکی بناپر اسکی تکفیر کیجا سکے یا سرے سے اسکو پہونچا ہی نہ ہو یا علم پہونچا مگر وہ اسکو سمجھا نہین یا یہ کہ علم بھی پہونچا اور وہ اسکو سمجھ بھی گیا مگر اسکے پاس اسکے معارض کوئی چیز موجود ہے جسکی بناء پر اسکو تاویل کرنی پڑے اسیطرح کے اور احتمالات ہین جنکو شیخ نے بیان کیا ہے اے خدا کے بندو با تنبیہ ہوجاؤ اور حق کی جانب متوجہ ہوجاؤ۔ اور سلف متقدمین کا طریقہ اختیار کرو جن مسائل مین اُن لوگون نے توقف کیا ہے تم بھی توقف کرو۔ کہین ایسا نہ ہو کہ شیطان تمکو راہ حق سے گمراہ کر کے تکفیر اہل سلام کو تمہارے سامنے آراستہ کردے۔ اور تم لوگون کے کفر کا معیار اپنی مخالفت اور ایمان کا معیار اپنی موافقت نہ مقرر کرلو۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ امنا باللہ وبما جاء بہ عن اللہ علی مراد اللہ وعلی مراد رسول اللہ انقذنا اللہ وایاکم من متابعۃ الاھواء۔

اسیطرح علامہ ابن قیم نے جس جگہ اقسام کفر کا تذکرہ کیا ہے لکھتے ہین۔ کفر انکاری کی دو قسمین ہین۔ کفر مطلق وعام۔ کفر مقید وخاص۔ کفر مطلق یہ ہے کہ منزل من اللہ اور رسالت رسول کا انکار کرے۔ اور خاص ومقید یہ ہے کہ فرائض اسلام مین سے کسی فریضہ کا یا محرمات اسلام مین سے کسی حرام چیز کا یا صفات الٰھیہ مین سے ان اوصاف کا جنسے خود اللہ نے اپنے کو موصوف کیا ہے یا اللہ کی خبر دی ہوی خبرون مین سے کسی خبر کا یا اسنے مخالف کے مقابل مین کامیابی حاصل کرنے کے لئے حق الامر سے واقف ہونے کے باوجود کسی غرض سے عمداً انکار کرے۔ لیکن اگر ان چیزونکا انکار یا غلطی یا تاویل کے وجہ سے کرے تو ایسا شخص معذور سمجھا جائیگا اور اسکی تکفیر نہ کی جائیگی۔ اسکی دلیل وہ حدیث ہے جو صحیحین وسنن ومسانید مین حضرت ابی ھریرہ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص تھا

جسنے اپنے اہل وعیال کے لیے کبھی کوئی بہتری کا کام نہیں کیا۔ اور ایک روایت میں ہے
کہ ایک شخص بیحد فضول خرچ تھا اور موت کے وقت اسنے اپنے لڑکون کو وصیت کی کہ مجھے
مرنے کے بعد جلا دینا۔ اور جلنے کے بعد جو کچھ رہ جاے اسمین سے آدھا زمین پر
رہنے دینا تاکہ ہوا اسکو منتشر کردے اور آدھا سمندر مین بہادینا کیونکہ قسم بخدا
اگر اللہ مجھپر قابو پاگیا تو سخت عذاب مین مبتلا کریگا کہ عالم مین ویسا عذاب کسیکو نہوگا
جب وہ مرگیا تو اسکے لڑکون نے اسکی وصیتہ پر عمل کیا تو اللہ نے بر و بحر کو اسکے منتشر
اجزاء کے جمع کرنے کا حکم فرمایا تو ان دونون نے اپنے اپنے اجزاء کو جمع کردیا جو ان مین تھے
جب اجزا جمع ہو گئے تو اللہ نے اس شخص سے سوال کیا کہ تمنے ایسا کیون کیا۔ تو اسنے
جواب مین کہا کہ تیرے خوف سے تو اسکو بہتر جانتا ہے پس اللہ نے اسکو بخش دیا"
تو باوجودیکہ وہ اللہ کی قدرۃ بعث ومعاد کا منکر تھا لیکن پھر بھی اللہ نے اسکو بخش دیا۔
اور اسکی لاعلمی کے وجہ سے اسکو معذور رکھا۔ کہ اسکا مبلغ علم یہی تھا اور اسکا انکار
عناد کی بنا پر نہ تھا۔ یہ حدیث اس جھگڑے کا فیصلہ بھی کردیتی ہے کہ عذر لاعلمی
قابل سماعت ہے یا نہین۔ اس حدیث سے یہ ظاہر ہو گیا کہ جو شخص اسکا قائل ہے کہ
اللہ سقوط عذاب مین بندون کو انکی لاعلمی کے وجہ سے معذور نہین قرار دیتا جبکہ
اسکا مبلغ علم یہی ہے اس شخص کا قول باطل ہے۔
جب شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے پوچھا گیا کہ اس امت مین سب سے پہلے تکفیر کی بدعت کسنے
نکالی تو موصوف نے فرمایا کہ سب سے پہلے اسلام مین معتزلہ نے اسکو نکالا۔ اور اسے
دوسرے فرق نے اختیار کیا اور ان فرق سے انکے بعد کے لوگون نے اور اسیطرح یہ سلسلہ
جاری ہوا اسیطرح خوارج سے بھی سب سے پہلے اسکا ظہور ہوا۔
تکفیر کے باتبہ ائمہ کی روایتین مختلف مروی ہوئی ہین۔ بعض لوگون نے امام مالک
اور امام شافعی سے دو قول روایتہ کیے ہین۔ اور امام احمد سے دو روایتین مروی

ہوئی ہین - اور ابو الحسن اشعری اور انکے اصحاب سے دو قول منقول ہین - لیکن اس بارے مین حقیقۃ الامر یہ ہے کہ اگر کوئی قول کفری ہوتا ہے اسکی بنا پر مطلقا قائل کی تکفیر کی جاتی ہے کہ جو شخص ایسا کہے وہ کافر ہے لیکن کسی شخص معین کی تکفیر اسوقت تک نہین کی جاتی جب تک اس پر وہ حجت نہ قائم ہو جاے جسکے ترک کرنیوالے کی تکفیر ہو سکتی ہین - وہ حجت یہ ہے سلطان یا امیر وقت احکام شرعی اسکو اچھی طرح سمجھا دے جیسا کہ کتب احکام مین مفصل طور پر ذکر کر دیا گیا ہے - جب سلطان یا امیر وقت اسکو خوب ظاہر طور پر احکام شرعی بتا دے اور جہالت نہ رہے تو حجت تمام ہوگئی - اور یہی طریقہ کتاب و سنۃ کی وعیدون کے لیے بھی اختیار کرنا چاہئے - یہ نصوص وعید بکثرت ہین - اور ان نصوص کے موافق عام اور مطلق صورت مین وعید کرنا چاہیے - کسی شخص کی تعیین نکرنا چاہیے یہانتک کہ یہ نہ کہا جاے کہ فلان شخص کافر یا فاسق یا ملعون یا مغضوب علیہ یا مستحق نار ہے خاصکر ایسی حالت مین کہ جب اس شخص خاص مین فضائل و حسنات بھی پاے جاتے ہون - اسلیے کہ انبیا کے علاوہ ہر شخص سے صغائر و کبائر ممکن ہین عام اس سے کہ وہ شخص صدیق ہو یا شہید ہو یا صالح ہو جیسا کہ دوسری جگہ اسکو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے - کہ گناہ کی خبر اکسی شخص کی توبہ یا استغفار یا اسکے حسنات ماحیۃ الذنوب یا اسکے مصائب سے جو اسکے گناہونکا کفارہ ہوجاتے ہین یا یہ ہوتا ہے کہ اسکے حق مین کسی کی سفارش باعث مغفرت ہو جاتی ہے یا اسکے گناہ مشیت و رحمت مین اور عنایت خداوندی کے وجہ سے دفع ہو جاتے ہین - تو ہم بلحاظ فرمان الہی ومن یقتل مومنا الخ اور ان الذین یاکلون الایہ سیصلون سعیرا - ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ الایہ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الی قولہ ومن یفعل الایہ اسیطرح حسب ارشاد نبوی

لعن اللہ من شرب الخمر من عق والدیہ او من غیر منار الارض او من ذبح لغیر اللہ لعن اللہ السارق لعن اللہ آکل الربا وموکلہ وشاھدیہ وکاتبہ یالعن لاوی الصدقۃ والمتعد فیھا یا من احدث فی المدینۃ حدثا یا من اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔ اسیطرح دوسرے آیات واحادیث وعید کے مطابق ہم احکام صادر کرنے لگین تو ہمارے لئے یہ جائز ہوگا کہ ان افعال منصوصہ کے ارتکاب کرنے والون مین سے کسی خاص شخص کو ان نصوص کا محل قرار دین اور یہ کہین کہ فلان شخص کو یہ وعید پہونچ گئی اسلئے کہ توبہ کا اور دوسرے وہ امور جو عقوبات کو ساقط کردیتے ہین امکان موجود ہے نیز یہ بھی ہوسکتا ہی کہ ان امور کا کرنیوالا ایسا شخص ہو جسکے اجتہاد مین یہ مباح ہو یا کسی امام کی پیروی مین وہ مباح سمجھتا ہو یا ایسی ہی کوئی دوسری بات ہو انتہا یہ ہی کہ ایسے لوگون کے ساتھ الحاق وعید نہین ہوسکتا جیسا کہ توبہ، یا حسنات ماحیہ، یا مصائب جو کفارہ ہون گناہون کے، یا انکے علاوہ کسی مانع کے وجہ سے الحاق وعید کسی شخص سے نہین کیا جا سکتا ہی وہ طریقہ ہی جسکی پیروی کرنا چاہیے۔ اور اسکے علاوہ باقی دو طریقے نہایت ہی خبیث ہین۔ ایک تو یہ کہ ہر فرد باتعین محل ومورد وعید قرار دیا جائے اور ساتھ ہی یہ دعوی بھی کیا جائے کہ یہ عمل نصوص کے مطابق ہی یہ تو خوارج کے طریقہ ہے جو گناہونکی بنا پر تکفیر کیا کرتے ہین نیز معتزلہ و دیگر فرق کے طریقون سے بھی زائد قبیح ہی اسکا فساد بالکل ظاہر ہے اور اسکے ادلہ دوسری جگہ پر موجود ہین۔ یہ اور اسکے مثل دوسرے نصوص وعید یقینا حق ہین لیکن کوئی شخص معین مورد وعید نہین بنایا جا سکتا پس اہل قبلہ مین سے کسی شخص معین کے بابت یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ ناری ہی یا تو عدم شرط کے وجہ سے

یا وجود مانع کے وجہ سے۔ ایسے ہی وہ اقوال جنکے قائل کی تکفیر کیجاتی ہے انکی چند صورتین
ہوتی ہین کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایسا کہنے والے کو وہ نصوص اسطرح پر نہین پہونچتے کہ
وہ حق کو خوب سمجھ جاے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نصوص پہونچتے تو ہین لیکن اسکے
نزدیک وہ ثابت نہین ہوتے یا انکا سمجھنا اسکے لیے ناممکن ہوتا ہے یا اسکو بعض
شبہات پیدا ہوجاتے ہین جنکے بنا پر اللہ اسکو معذور رکھتا ہے تو جو شخص اللہ اور اسکے رسول پر
ایمان رکھتا ہو اور اپنا اسلام ظاہر کرتا ہو نیز اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہو اللہ
اسکو بخش دیگا اگرچہ وہ بعض قولی و فعلی گناہونکا بھی مرتکب ہوا ہو عام اس سے
کہ اس حالت پر لفظ شرک بولا جاے یا معاصی کا لفظ استعمال کیا جاے یہی مسلک
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جمہور آئمہ اسلام کا ہے۔ لیکن مقصود یہ ہے کہ ائمہ
کے مذاہب اسی تفصیل پر مبنی ہین کہ وہ تکفیر نوعی و تکفیر شخصی مین فرق کرتے ہین لیکن امام احمد
ابن حنبل اور دوسرے ائمہ مثلاً امام مالک امام ابی حنیفہ امام شافعی سب کا اتفاق
ہے کہ یہ لوگ مرجیہ کی تکفیر نہین کرتے جنکے نزدیک ایمان محض ایک قول بلا عمل ہے۔
نیز انکے تصریحات عدم تکفیر خوارج قدریہ اور انکے علاوہ فرق کے بارے مین موجود ہین
امام احمد حنبل تکفیر جہمیہ کے قائل تھے اسکا سبب یہ تھا کہ وہ انکے شر مین مبتلا ہوے
یہانتک کہ امام احمد انکے حقیقت سے واقف ہوگئے کہ انکے مذہب کا آخری نتیجہ
یہ ہے کہ اللہ معطل اور بیکار محض ہو جاے۔ جہمیہ کی تکفیر تو سلف اور ائمہ مین مشہور تھی
پھر بھی ائمہ مین سے کوئی بھی جہمیہ کے کسی خاص فرد کی تکفیر نہین کرتا جو شخص اپنے
کسی قول کی طرف لوگون کو دعوت دے وہ زائد سخت ہے اس سے جو محض اس
قول کا قائل ہو اور دعوت نہ دیتا ہو۔ اسیطرح وہ شخص جو اپنے مخالفون کو
تکالیف پہونچاے اور انپر سختیان کرے وہ زائد سخت ہے اس سے جو محض دعوت
دیتا ہو۔ اسیطرح جو اپنے مخالف کی تکفیر کرتا ہو وہ اس سے زائد سخت ہے جو اپنے

مخالفون کو تکلیفین پہونچانے پر اکتفا کرتا ہو۔
جو لوگ اس زمانہ مین اولو الامر تھے وہ بھی جہمیہ کے اس امر مین ہم خیال تھے کہ قرآن مخلوق ہے اور اللہ کی رویت آخرت مین نہ ہوگی اور خدا کی معرفت بظاہر قرآن و حدیث سے استدلال نہین ہو سکتا اور انکے خیال مین دین کی تکمیل انکے غلط راون اور عقول فاسدہ کے مانے بغیر نہین ہو سکتی اور انکی جماعتین مذہب کے بارہ مین قرآن و حدیث اور اجماع امت سے زیادہ مستند ہین اور نفی و اثبات کے بارہ مین چند جہمی لڑکون کے اقوال مذہب مین زیادہ معتبر ہین اس سبب سے انھون نے مسلمانون کو بلا مین ڈالا اور امام احمد کو قید کیا انکے کوڑے مارے اور بہت سے مسلمانون کو قتل کیا اور سولیان دین اور جو انکے ہاتھون مین قید ہوتا رہائی نہ پاتا اور بیت المال کا روپیہ صرف جہمیہ کے ہم خیالون کے لیے تھا۔
اسلام پر جو مصیبتین انکی وجہ سے آئین انکی تفصیل کسی دوسری جگہ پر آئیگی لیکن باوجود عقیدہ تعطل باری کے جو شرک سے بھی زیادہ سخت اور برا ہے امام احمد حنبل نے انپر رحم فرمایا اور انکے لیے استغفار کیا اور فرمایا کہ مین یہ نہین سمجھا کہ وہ رسول اللہ (صلعم) کی تکذیب کرتے اور منزل علے الرسول کے منکر ہین ہان انھون نے تاویل کی اور اسمین ان سے غلطیان ہوئین اور جن لوگون نے یہ قول ظاہر کیا تھا انکی پیروی کی۔
امام شافعی اور حفص الفرد سردار فرقہ معطلہ مین مناظرہ ہوا۔ جب حفص نے کہا قرآن مخلوق ہے تو امام نے فرمایا تو نے خدا سے کفر کیا" امام صاحب نے کفر کو تو فرمایا لیکن محض قول کی بنا پر انکے مرتد ہونے کا حکم نہین دیدیا اگر امام صاحب اسکو کافر و مرتد سمجھتے تو یقیناً اسکے قتل مین کوشش کرتے، البتہ علما نے متعدد فرقون کے سرغنون کے قتل کا فتوی دیا ہو مثلاً غیلان قدری، جعد بن درہم، جہم بن صفوان امام فرقہ جہمیہ وغیرہ مگر پھر بھی انکے جنازون کی نمازین پڑھی گئین اور وہ مسلمانون کے

گورستان مین دفن کیے گئے اس سے نتیجہ نکلتا ہو کہ انکا قتل انکے کفر و ارتداد کی وجہ سے نہین بلکہ ایسا ہی تھا کہ جیسے کسی حملہ آور کو حفاظت خود اختیاری مین قتل کر دیا جاے۔ اگر یہ کفر و ارتداد کی وجہ سے قتل کیے جاتے تو مسلمان ان کے ساتھ غیر مسلمون کا برتاؤ کرتے جسکی تفصیل دوسرے موقعہ پر تم کو ملیگی۔

یہان باوجود طول کلام کے شیخ کا کلام اس وجہ سے ذکر کر دیا کہ اسمین تمام وہ امور ہین جنکی طرف مین اوپر اشارہ کر چکا ہون نیز اسمین اجماع صحابہ و سلف کا بھی تذکرہ ہی اور دوسری امور کی بھی وضاحت ہی۔

غرض جب یہ لوگ ایسے کفر مین مبتلا تھے جو شرک سے بدرجہا بدتر ہی جیسا کہ کئی موقعون پر ابن قیم و ابن تیمیہ کے کلام سے ظاہر ہو چکا ہی لیکن باوجود اسکے کہ حضرات صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے لیکر امام احمد بن حنبل کے زمانہ تک ائمہ و علماے اسلام ان سے مناظرہ کرتے رہے اور ان پر واضح کرتے رہے کہ باوجودیکہ انکے اقوال کتاب و سنتہ اور اجماع سلف (یعنی صحابہ و تابعین) کے خلاف ہین اور عقل و نقل کے بھی خلاف ہین اور اہل علم انکی تردید برابر عقل و نقل سے کرتے رہے پھر بھی کسی نے انکی تکفیر نہین کی یہان تک انکے وہ سردار جو قتل کراے گئے انکو بھی کسی نے کافر نہین کہا تو اب کیا تمھارے لیے اسمین عبرت نہین کہ تم عامہ اہل اسلام کی تکفیر کرتے اور انکے جان و مال کو حلال سمجھتے اور انکے بلاد کو بلاد حرب قرار دیتے ہو۔ درحالیکہ انمین انکے بیدینون کے اقوال کا عشر عشیر بھی نہین پایا جاتا۔ اگر انمین کوئی بات شرک اصغر یا اکبر کی پائی جاتی ہو تو یہ جاہل ہین ان پر وہ حجت نہین قائم ہوئی جسکے بعد انکو کافر کہا جا سکے۔ کیا تمہارا خیال ہو کہ ان بڑے بڑے ائمہ اسلام نے تو ان لوگون پر حجت قائم نہین کی اور تم نے اپنے کلام سے اپنی حجت قائم کر دی حالانکہ خدا کی قسم تم تو انکی بھی تکفیر کرتے ہو

جو تمہارے کافر بنائے ہوئے شخص کی تکفیر نہین کرتے گو کہ اسمین کسی قسم کا شرک بھی نہ پایا جاتا ہے۔

اللہ اکبر! تم تو بہت بڑی چیز لائے لقد جئتم شیئًا ادا اے اللہ کے بندو خدا سے ڈرو اور ذی بطش شدید سے خوف کرتے رہو کہ تم مسلمان مردون اور عورتون پر بہتان باندھتے ہو اور اللہ فرماتا ہے جو مومنین و مومنات پر بے خطا تہمت لگاتے ہین وہ جھوٹ اور بہتان اور کھلے ہوئے گناہ کے مرتکب ہوتے ہین" اور واللہ تمہارے پاس خدا کے بندون کا کوئی جرم نہین سوائے اسکے وہ تمھارے ساتھ ان اشخاص کی تکفیر مین شریک نہین جنکے اسلام پر نصوص صحیحہ شاہد اور اجماع مسلمین دلالت کرتا ہو انکی حالت یہ ہے کہ اگر تمھاری اتباع کرتے ہین تو خدا و رسول کے غضب مین مبتلا ہوتے ہین اور اگر تمھاری تائید سے انکار کرتے ہین تو تم انکی تکفیر اور انکو مرتد قرار دیتے ہو۔ آنحضرت سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد کیا کہ "مجھے اپنی امت کے لیے اسکا خوف نہین کہ شور و ہنگامے اسکو ہلاک کردین گے یا کوئی دشمن اسکو مٹا دیگا لیکن مجھے امت کے ان گمراہ کن اشخاص کا خوف ہے کہ اگر میری امت انکی پیروی کرے گی تو وہ اسکو گمراہ کردین گے اور اگر انکی اطاعت نہ کریگی تو اسکو قتل کرینگے" (روایت طبرانی) ابی امامہ کی حدیث ہے کہ حضرت ابوبکر فرمایا کرتے تھے کہ "جب تک مین اللہ کی اطاعت کرتا رہون تم بھی میری اطاعت کرتے رہو اور جب مین اللہ کی نافرمانی کرنے لگون تو تم پر میری اطاعت فرض نہین" یہ بھی آپ فرماتے مین خطا بھی کرتا ہون اور صواب بھی" جب کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ صحابہ کو جمع کرتے اور ان سے مشورہ کرتے تھے یہی طریقہ حضرات عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم کا تھا اور ائمہ علما کے نزدیک بھی کسی پر انکی پیروی فرض نہین یہان تک مامون رشید نے

چاہا کہ مسلمانوں کو موطا امام مالک کو اپنا ماخذ بنانے پر آمادہ کرے تو خود امام صاحب نے فرمایا "امیرالمومنین ایسا نہ کیجیے کیونکہ میرے سوا بھی لوگ علم رکھتے ہیں" (یہ یا اسی قسم کے الفاظ تھے) یہی حال تمام علماے اہل سنت کا ہے کہ وہ کسی پر لا بدی نہیں سمجھتے کہ ان ہی کا قول اختیار کرے برخلاف اسکے تمھاری روش ہے کہ جو تمھارے قول کی تائید نہ کرے اسکی تکفیر کرتے ہو' ہم تم سے پوچھتے ہین کہ خدا کی لیے ہم کو اتنا تو بتا دو کہ کیا تم معصوم ہو کہ تمھارا قول احتمال خطا نہیں رکھتا اگر تمہارا جواب نفی مین ہے تو پھر تم سب کو اپنی اتباع پر کیون مجبور کرتے ہو۔ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ائمہ مین سے ہو کہ تمھاری اطاعت واجب ہے تو ہم تم سے پوچھتے ہین کہ خدا کے لیے بتاؤ کہ تم مین سے کسی ایک مین بھی وہ کل شرائط امامت پاے جاتے ہین جنکو اہل علم نے بیان کیا ہے اور سب نہیں کیا ایک ہی شرط پائی جاتی ہے۔ خدا کے لیے جونکو اور تعصب چھوڑو' ہمارے یہان عوام اور جہلاء کے پاس تو عذر جہالت موجود ہے لیکن تمہارے پاس دربار خداوندی مین اور کیا عذر ہے۔ خدا کے لیے غفلت سے ہوشیار ہو اور جبار السموات والارض کے عذاب سے ڈرو۔

ہم نے تمہارے سامنے اہل علم کے کلام اور فرقہ ناجیہ اہل سنت کے اجماع کا تذکرہ کردیا ہے اور آگے انشاءاللہ وہ امور ذکر کرینگے جنسے وہ اشخاص ہدایت پا سکتے ہین جنکی ہدایت سے مشیت ایزدی متعلق ہو۔

فصل - ابن قیم شرح منازل مین لکھتے ہین کہ اہل سنت اس امر پر متفق ہین کہ یہ ممکن ہے کہ ایک ہی شخص کے دل مین دو حیثیتوں سے خدا کی محبت بھی ہو اور مغضوب بھی بلکہ یہ بھی ممکن کہ اسکے دل مین ایمان بھی ہو اور نفاق بھی اور ایمان بھی ہو اور کفر بھی اور انمین جس سے زیادہ قربت ہوگی اسیکی نسبت اسکی طرف ہوگی چنانچہ ارشاد خداوندی ہے" وہ کفر سے زیادہ آج ایمان کے قریب ہین اور

انھین سے اکثر شرک ہی کی حالت مین اللہ پر ایمان لاتے ہین" تو دیکھو خدا نے انلوگون کیلیے شرک کی مقارنت کے ساتھ اتنا ہی ثابت کیا ہان اس شرک کے ساتھ اگر رسول اللہ کی تکذیب بھی ہو تو یقینا انکو ایمان کچھ نفع نہ دیگا - اور اگر تصدیق رسالت کے ساتھ وہ کسی شرک مین مبتلا ہین تو یہ شرک انکو تصدیق رسالت اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے کی وجہ سے ایمان سے خارج نہ کریگا" یہ امر آخر ہی کہ یہ لوگ اصل کبائر سے زائد مستحق وعید ہین" اسی اصل پر اہل سنت اہل کبائر کے جہنم مین جانے اور پھر اس سے نکلکر دخول جنت کے قائل ہین کیونکہ انھین دونون کے اسباب پائے جاتے ہین چنانچہ حضرت ابن عباس ارشاد خداوندی "جن لوگون نے اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق احکام جاری نہین کیے وہ لوگ کافر ہین" کی تفسیر پر فرماتے ہین کہ یہ کفر ایسا نہین ہے جو کسی کو مذہب سے خارج کردے بلکہ جس شخص نے ایسا کیا اسنے کفر تو کیا لیکن یہ اُس شخص کا ایسا نہ ہوگا جس نے اللہ اور یوم آخرۃ سے انکار کیا ہو ایسا ہی طاؤس وعطا نے بھی فرمایا ہی - ابن تیمیہ لکھتے ہین کہ صحابہ اور سلف اسکے قائل تھے کہ بندہ مین ایمان اور نفاق کا جمع ہونا ممکن ہے اور اسپر اللہ کا کلام هم للكفر يومئذ اقرب منهم للايمان دلالت کرتا ہی سلف کے کلام مین اسکا ذکر کثرت سے ہے کہ ایک ہی قلب مین ایمان بھی ہوتا ہی اور نفاق بھی اور کتاب وسنت اسپر دلالت کرتے ہین اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی جسکے قلب مین ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا اس سے معلوم ہوا کہ جو تھوڑا سا بھی ایمان رکھتا ہی وہ دوزخ مین ہمیشہ نہ رکھا جائیگا اگرچہ اسکے ساتھ بہت سا نفاق بھی رکھتا ہو بلکہ بقدر اپنے نفاق کے وہ جہنم مین رہیگا اسکے بعد وہ نکال لیا جائیگا - آگے چلکر لکھتے ہین کہ حاصل یہ ہے کہ کبھی انسان مین

ایمان کے شعبون مین سے کوئی شعبہ پایا جاتا ہے اور اسکے ساتھ ہی نفاق یا کفر کے شعبون مین سے بھی کوئی شعبہ پایا جاتا ہو تو وہ مسلمان ہوتا ہو لیکن اسمین کفر بھی پایا جاتا ہو مگر وہ ایسا کفر نہین جو کلیتہً انسان کو اسلام سے خارج کر دے جیسا کہ حضرات صحابہ مین سے بعض نے مثلاً حضرت ابن عباس وغیرہ نے فرمایا ہو کہ کفر دون کفر بعینہ یہی قول عامہ سلف کا ہے تمکو لازم ہے کہ اس فصل کو غور سے پڑھو اور ان بزرگون کے اقوال اجماع سلف کے بارے مین دیکھو اور یہ خیال نہ کرو کہ یہ محض مخطی کے لئیے ہے کیونکہ اسکی خطا تو درجۂ ثواب رکھتی ہو اور خدا کے یہان گنہگارون مین اسکا شمار نہوگا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔

اسوقت تمھاری حالت یہ ہو کہ ایک معمولی کفر کی بنا پر لوگون کی تکفیر کردتیے ہو بلکہ اس امر کے بنا پر تکفیر کر دیتے ہو جو محض تمہارے نزدیک کفر ہوتا ہے اور اس سے بھی زائد تم تو پھر اس شخص کی تکفیر کر دیتے ہو جو صریحی طور پر اسلام پر ہوتا ہو کیونکہ تم ہر اس شخص کی تکفیر کرتے ہو جو تمہارے قرار دادہ کافر کی جسمین وہ علامات اسلام دیکھتا ہے تکفیر مین محض خوف خدا سے توقف کرتا ہو تو وہ تمہارے نزدیک کافر ہو۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہین کہ وہ ہم کو اور خاصکر تم کو ظلمتون سے روشنی کی جانب لائے اور ہم کو اور خاصکر تمکو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے وہ صراط مستقیم جسپر انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین گامزن ہین۔

فصل ۔ شیخ تقی الدین کتاب الایمان مین لکھتے ہین

ایمان ظاہر کیلئے جسپر دنیاوی احکام مرتب ہوتے ہین ایمان باطن مستلزم نہین اسلئے کہ منافق جو زبان سے کہتے تھے کہ ہم ایمان لائے مگر دراصل وہ ایماندار نہ تھے وہ محض ظاہری مسلمان تھے کہ مسلمانون کے ساتھ نماز پڑھتے تھے

دراسکے اور مسلمانون کے درمیان مناکحت و وراثت جاری تھی جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین منافقین کی حالت تھی مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح و وراثت اور کسی دوسرے امر مین انپر احکام کفار (جو کفر کو ظاہر کرتے تھے) نہین جاری کئے یہانتک کہ جب مشہور منافق اُبی مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ جو خیار مومنین مین تھے اسکے وارث ہوئے یہی حالت بقیہ منافقین کی تھی جب انمین سے کوئی مرتا تو اسکے مسلمان رشتہ دار اسکے وارث قرار پاتے اوسیطرح وہ بھی اپنے مورث کے ترکہ کے مسلمان ورثا کے ساتھ وارث ہوتے گو لوگ یہ جانتے کہ وہ منافق ہین اسیطرح تمام حدود و حقوق مین انکی حالت عام مسلمانون کی سی رہتی تھی وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائیون مین بھی شریک ہوتے حالانکہ انہی مین سے بعض وہ تھے جنھون نے جنگ تبوک مین حضور کی قتل کا اقدام کیا تھا لیکن ظاہر مین انپر مسلمانون کے احکام جاری کیئے گئے۔

آگے چلکر لکھتے ہین۔

انکے جان و مال سب محفوظ ہین ان کی حالت اُن کفار کی سی نہین جو ایمان کو ظاہر نہین کرتے بلکہ ایمان کے مقابلہ مین کفر کو ظاہر کرتے ہین تو اِن کفار کے جان و مال ہمارے لیے حلال ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مین ان لوگون سے قتال کرون یہانتک کہ وہ گواہی دین کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہین اور مین اللہ کا رسول ہون تو جب وہ یہ کہدین تو اُنکے جان و مال مجھ سے محفوظ ہوجائینگے مگر یہ کہ اس کلمہ کے حق سے اور انکا حساب اللہ پر ہے نیز اسامہ رضی اللہ عنہ سے آپنے فرمایا کیا اسکے لا الہ الا اللہ کہدینے کے بعد بھی تمنے اسکو قتل کیا حضرت اسامہ نے جواب مین عرض کیا اسنے محض بچنے کے لیے کہا تھا تو حضور نے فرمایا تمنے اسکا دل چھید کر کیون نہ دیکھ لیا" یہ بھی فرمایا ہے مجھے اسکا

حکم نہین دیا گیا ہو کہ مین لوگون کے دلون مین چھید کرون اور انکے پیٹیون کو چاک کرون
جب آپسے کسی شخص کے قتل کی اجازت مانگی جاتی تو پہلے آپ دریافت فرما لیتے کہ
کیا وہ نماز نہین پڑھتا اور کیا وہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی اور شہادت نہین دیتا ہے۔
اگر جواب مین عرض کیا جاتا کہ وہ منافق ہو توبھی آپ ایسا ہی فرماتے ۔حاصل یہ کہ
کہ منافقین کے جانین اور اموال مسلمانون کی جانون اور مالون کی طرح محفوظ تھے
باوجودیکہ انمین اکثرون کے نفاق کے علم کے انکی جانین اور اموال حلال نہ تھے۔
ابن قیم نے اعلام الموقعین مین لکھا ہو امام شافعی فرماتے ہین کہ اللہ نے مخلوق پر اپنی
اطاعت فرض کی اور کسی دوسری امر کی گنجائش نہین رکھی اور اسکی ہدایت فرمادی ہو کہ وہ
کسی کے غیبی علم پر جو دلالت باطن سے حاصل ہو احکام نہ جاری کرین اسلیئے کہ انکا علم
انبیا علیہم اسلام کے علم سے کم اور ناقص ہو اور انبیا علیہم السلام پر فرض ہو کہ وہ اپنے
واردات قلبی پر کوئی حکم نہ دین بلکہ توقف کرین یہانتک اللہ کا کوئی حکم آجاے ۔اسلیے
کہ اللہ نے انپر صحیح ظاہر فرماکر انکے لیے اسکی گنجائش ہی نہین رکھی کہ وہ دنیاوی امور
مین کسی شخص کے باطنی حالات کے اعتبار سے حکم دین بلکہ وہ مجبور ہین کہ ظاہری
حالات کے مطابق حکم دین اس لئیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بت پرستون
سے انکے ایمان لانے تک قتال کا حکم دیا ہو توجب وہ اپنے اسلام کو ظاہر کرتے تو
آپ بھی انکے قتال سے دست کش ہوجاتے ۔یہ خوب سمجھلو کہ انکا صدق بخی الا اسلام
خدا پر خوب روشن ہو پھر اللہ نے اپنی رسول کو ایک قوم کی حالت سے مطلع فرمایا جو
اسلام تو ظاہر کرتی ہی لیکن انکے دل مین کچھ اور ہی ہو مگر انکو اسکی اجازت نہین دی
کہ انپر احکام مسلمین کے خلاف احکام جاری کیئے جائین اور آپ انکے دنیاوی
امور مین انپر انکے باطنی خیالات کے لحاظ سے فیصلہ فرمائین ۔یہانتک کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ ارشاد فرماتا ہو اعراب کہتے ہین کہ ہم ایمان لے آے

آپ انسے فرما دیجئے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہم ایمان لائے بلکہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے۔ یعنی ہم محض قتل و قید سے بچنے کے لئے زبان سے اسلام ظاہر کرتے ہین۔ اسیطرح دوسرے منافقین کے حالات ظاہر فرماتا ہے جب منافقین آپکے پاس آتے تو کہتے ہین کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہین اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اُسکے رسول ہین لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ منافق اپنے اس قول مین قطعی جھوٹے ہین انھون نے اپنی قسمون کو سپر بنا لیا ہے۔

یعنی قسم اسوجہ سے کھاتے ہین کہ قتل سے محفوظ رہین۔

اللہ فرماتا ہے وہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہین کہ وہ آپ کے گروہ مین سے ہین درحالیکہ وہ آپکے گروہ سے نہین ہین وہ جان بوجھکر جھوٹی قسمین کھاتے ہین اللہ نے جو کچھ وہ ظاہر کرین اسکے قبول کرنے کا حکم فرمایا حضور کو اسکی اجازت نہین دی کہ وہ مومنین کے خلاف انپر احکام جاری کرین حالانکہ اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی بتا چکا ہے کہ یہ لوگ قیامت کے دن جہنم کے سب سے نیچے کے طبقہ مین بٹھائے جائینگے۔ اللہ نے خود تو انکے باطنی حالات کا لحاظ فرما کر حکم آخرۃ ظاہر فرما دیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ظاہری حالات کے کے لحاظ سے دنیاوی احکام مسلمانون کے طرح انپر جاری فرمائے آگے چلکر لکھتے ہین گو اس قسم کی تمام باتون مین خدا نے انکی تکذیب کردی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے یہی احکام ہونا بیان فرمایا چنانچہ مالک نے بروایت شہاب عن عطا بن یزید بن عدی بن الخیار سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے چپکے کچھ باتین کرنا شروع کین کہ آپ انکو اچھی طرح سماعت نہ فرما سکے آپنے زور سے بولنے کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ وہ منافقین مین سے ایک شخص کے قتل کی بابت مشورہ چاہتا تھا آپنے پوچھا کہ کیا وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ نہین کہتا تو اسنے عرض کیا کہ وہ یہ تو کہتا ہے لیکن وہ شہادت معتبر نہین تو آپنے

فرمایا کہ کیا وہ نماز نہین پڑھتا تو اسنے عرض کیا کہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے مگر اسکی نماز معتبر نہین تو آپنے ارشاد فرمایا یہی وہ لوگ ہین جنکے قتل سے اللہ نے مجھکو منع کیا ہے اسکے بعد امہات ان اقاتل الناس کی حدیث کا ذکر کرکے امام شافعی فرماتے ہین کہ انکے صدق وکذب اور جوکچھ وہ چھپاتے ہین سب کا حساب اللہ کے پاس ہے جو پوشیدہ امور سے خوب واقف ہے اور وہی انکے پوشیدہ حالات کے لحاظ سے حکم جاری کرنیوالا ہے لیکن اسکے انبیاء اور اسکے مخلوق پر حکمرانی کرنے والے لوگ اسکے مطابق اللہ کے بندون کے درمیان حدود اور جمیع حقوق کے بابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ظاہر ہو کر خوب جان لو کہ تمام احکام لوگون کے ظاہری امور پر مرتب ہوتے ہین اور باطنی امور کی جزا خدا کے اختیار مین ہے تو جس شخص نے لوگون کے ظاہری حالات کے خلاف کسی قرینہ یا بغیر قرینہ کے اس استدلال کی بنا پر کہ انکا ظاہر انکے باطن کے خلاف ہے احکام جاری کیئے تو میرے نزدیک وہ تنزیل وسنتہ کے مخالفت کرنے سے محفوظ نہین رہا۔

آگے چلکر لکھتے ہین۔ کہ جس شخص نے کلمہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ پڑھدیا وہ مسلمان سمجھ لیا جائیگا اور جو کچھ اسنے کہا ہے اسکی معنی پوچھنے یا اسکے باطنی حالات کے دریافت کی ضرورت نہ سمجھی جائیگی۔ اسکے باطنی حالات کو اللہ پر چھوڑنا چاہیے نبی کو یا اسکے علاوہ دوسرے کو اسکے علم کی حاجت نہین یہی اللہ کا حکم اور اسکا دین ہے جسپر امتہ کے تمام علماء متفق ہین۔ امام شافعی کے مذکورہ اقوال لکھکر ابن قیم لکھتے ہین یہی احکام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری فرمائے اور آپکے بعد صحابہ تابعین اور ائمۂ اہل سلام سب نے اسی پر عمل کیا اور قیامت تک آپکے متبع اسی پر کار بند رہینگے۔

فصل۔ اہل علم کے کلام اور اجماع سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ جس شخص مین

شروط اجتہاد جمع نہ ہو دین مین اسکی تقلید نہ کرنا چاہیے اور اوپر یہ بھی بیان ہو چکا
کہ جسمین شروط اجتہاد جمع نہ ہون اسکو کسی صاحب شروط مجتہد کی تقلید کرنا چاہیے
اور اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے اور اوپر اہل سنۃ کے اس اجماع کا ذکر بھی
گزر چکا ہے کہ جو شخص ماجاء بہ الرسول کا اقرار کرے اگرچہ اسمین کفر اکبر
یا شرک کی کوئی بات پائی جاتے ہو اسکی تکفیر اسوقت تک نہ کی جائیگی جبتک
اسپر وہ حجۃ نہ قائم ہو جائے جسکے ترک کرنیوالے کی تکفیر کیجائے گی اور حجۃ اوسی وقت
قائم ہوگی جب اجماع قطعی ہو جائے اجماع ظنی کا تکفیر مین لحاظ نہین لیکن
حجۃ کا قائم کرنیوالا یا امام یا اسکا نائب ہوگا اور کفر اسیوقت ہوگا جب کوئی شخص ضروریات
دین کا انکار کرے مثلاً وجود، وحدانیۃ، اور رسالۃ یا امور ظاہرہ کا انکار کرے جیسے
وجوب نماز۔ تو اگر کوئی مسلمان جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کا مقر ہے کسی ایسے
شبہہ مین پڑ گیا جس شبہہ مین اسکے مثل دوسرے لوگونکو بھی شبہہ ہو سکتا ہے
تو اسکی تکفیر نہ کی جائیگی اور یہ کہ اہل سنۃ والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ جو شخص
اپنے کو مسلمان کہے اسکی تکفیر سے حتی الامکان بچین یہانتک کہ وہ ائمہ اہل بدعۃ کی تکفیر
مین بھی توقف کرتے ہین جنکے قتل کا حکم دفع ضرر کے وجہ سے دیتے ہین
نکہ انکے کفر کے وجہ سے۔ اور یہ کہ جس شخص مین کفر ایمان، نفاق اور شرک جمع ہون تو بالکلیہ
اسکی تکفیر نہ کیجائیگی۔ اور یہ کہ جو شخص اسلام کا اقرار کرے تو اس سے قبول کر لیا جائیگا
عام اس سے کہ وہ سچا ہو یا جھوٹا اگرچہ اسمین بعض علامات نفاق موجود ہون۔
اور یہ کہ تکفیر کرنے والے اہل بدعۃ دا ہوا ہین۔ اور لاعلمی یا شبہہ مین پڑ جانا اگرچہ
وہ شبہہ ضعیف ہی کیون نہو اسیطرح دوسری امور جنکا بیان ادہر گزر چکا ہے کفر کیلئے
عذر ہو جاتے ہین۔ اگر تم غور کرو تو اسی تمہاری بدعت کی جسکی بنا پر تمنے جماعت مسلمین
اور ائمہ مسلمین سے علحدگی اختیار کر لی ہے تنبیہ ہو سکتی ہے۔ تمنے خود استنباطات نہین کیے ہین

بلکہ علماء کے کلام اور اہل اجتہاد کے اقوال نقل کیے ہین اب ہم اُن وجوہ کا تذکرہ
کرتے ہین جو تمہارے مسلک کے غیر صحیح ہونے پر دلالت کرتے ہین یعنی کسی مسلمان کی تکفیر
اور اسکا اسلام سے اخراج اس بنا پر کہ وہ غیر اللہ کی نذر کرے یا غیر اللہ کے لیے ذبح کرے
یا قبر سے برکت حاصل کرے یا قبر کو چھوے اور دیگر وہ امور جنکی بنا پر تم مسلمانون کی
تکفیر کرتے بلکہ ہر اس شخص کی تکفیر کرتے ہو جو تمہارے تکفیر کردہ لوگون کی تکفیر نہ کرے
اور جسکی وجہ سے تم نے تمام بلاد اسلام کو بلاد کفر و حرب قرار دیدیا ان کے بطلان کے لیے ہم
پہلے شروع سے بیان کرتے ہین تمہاری سب سے قوی دلیل وہ ہے جسکا تم نے قرآن سے
استنباط کیا ہے لیکن ہم اوپر بیان کر آے ہین کہ اسپر اجماع ہوگیا ہے کہ تمہارے ایسی قابلیت
رکھنے والے شخص سے استنباط جائز نہین ہے اور یہ بھی درست نہین ہے کہ اہل علم کی پیروی
کو چھوڑ کر صرف اپنے عقل پر اعتماد کرو نہ ایسے شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان
رکھتا ہے جائز ہے کہ وہ تمہارے اُن خیالات کی پیروی کرے جو ائمہ اسلام کی پیروی
چھوڑ کر تمنے قائم کیے ہین۔ اگر تم یہ کہو کہ ان افعال کو شرک قرار دینے مین ہم بعض
ائمہ کی پیرو ہین تو ہم کہتے ہین کہ یہ صحیح ہے اور ہم بھی اس حد تک تمہارے موافق ہین
کہ انمین بعض افعال شرک ہین لیکن تمنے اہل علم کے کس کلام سے یہ نکالا کہ یہی وہ شرک
اکبر ہے جسکا ذکر خدا نے قرآن شریف مین کیا ہے اور جسکے مرتکب کا جان و مال حلال
ہوجاتا ہے اور اسپر احکام مرتدین جاری کیے جاتے ہین نیز یہ بھی کہ جو شخص اس مرتکب
کے تکفیر مین شک کرے وہ بھی کافر ہوجاتا ہے (مہربانی کرکے) جن ائمہ کی پیروی
مین تم یہ کہتے ہو انکے نام ہمکو بتاؤ اور انکا کلام نقل کرو اور جہان اسکا ذکر ہو اسکو
ظاہر کرو آیا سب نے بالاجماع یہ کہا ہے یا انمین کوئی اختلاف بھی ہے ہم نے بعض اہل علم کے
اقوال دیکھے مگر انمین سے کسی مین بھی تمہارے موافق اقوال نہین پاے ہان ایسے
اقوال انکے جو اسکے خلاف دلالت کرتے ہین انمین تو یہ ملا کہ صرف ضروریات دین کا

رحدانیۃ - وجود - رسالۃ یا اسکے مثل دوسرے امور کے انکار سے جنپر اجماع قطعی ظاہر ہوچکا
ہو جیسے وجوب ارکان خمسۂ اسلام اور ایسی ہی دیگر امور کے انکار سے آدمی کافر ہوجاتا ہے
ساتھہ ہی یہ بھی ہے کہ اگر یہ انکار جہالت کے وجہ سے ہے تو اسوقت تک اسکی تکفیر نہ کیجاے گی
جبتک وہ اسطرح ان امور کو نجان لے کہ اسکی جہالت دور ہوجاے - اسکے بعد البتہ
یہ سمجھا جائیگا کہ وہ اللہ اور رسول کی تکذیب کرتا ہے اور یہ امور جنکی انکار کے بنا پر تم لوگون
کی تکفیر کرتے ہو یہ ضروریات دین سے نہین ہین اگر تم یہ کہتے ہو کہ ہمارا قول مجمع علیہ باجماع
الظاہر ہے کہ جسکو ہر خاص و عام جانتا ہے تو ہم کو اس اجماع کے سلسلہ مین عام علماء کا کلام
دکھاؤ - نہین تو ایک ہی ہزار علماء کا کلام دکھاؤ یا خیر سو ہی علماء کا کلام بتاؤ یہ بھی نہ سہی
صرف دس ہی علماء کا کلام دکھلاؤ یہ بھی جانے دو صرف ایک ہی عالم کا کلام دکھاو چہ جائیکہ
اجماع عام ظاہر جیسے وجوب نماز کا اجماع تمکو کوئی عبارت سواے اسکے نملیگی جو اقناع مین
ہے اور شیخ کی جانب منسوب کی جاتی ہے یعنی من جعل بینہ و بین اللہ وسایط الخ
یہ ایک مجمل عبارت ہے ہم تمسے اسکی تفصیل مین اہل علم کے کلام کا مطالبہ کرتے ہین
تاکہ اس سے جہالت دور ہوجاے - لیکن تعجیب تر امر تو یہ ہے کہ تم اس عبارت سے
صاحب عبارت اور ان لوگون کی تصریحات کے خلاف استدلال کرتے ہو جنہون
نے اس عبارت کا ذکر اسطرح کیا ہے جہان اُن امور کا تذکرہ کیا ہے جنکی بنا پر تم لوگون
کی تکفیر کرتے ہو - اُن لوگون نے اِن امور سے چشم پوشی نہین کی ہے بلکہ نذر و ذبح
اور دعا کو تو محرمات مین شامل کیا ہے اور انمین سے بعض جیسے تبرک و تمسح قبر اور
خاک قبر کے استعمال اور طواف قبر کو مکروہات مین شمار کیا ہے بعض علماء جسمین
صاحب اقناع بھی ہین - اور آگے کی عبارت انھی کی ہے وہ لکھتے ہین قبر کے پاس
شب باشی کرنا اسپر مسجد بنانا قبر کو آراستہ کرنا اسمین خوشبو وغیرہ ملنا قبر کو بوسہ دینا اس کا
طواف کرنا اسکو چادر سے بند کرنا اور اسکی خاک سے شفا حاصل کرنا مکروہ ہے اھ

کہ یہ کام امور بدعت ہین - اور تم تو ان افعال کے مرتکبین کی تکفیر کرتے ہو اگر تم یہ کہو کہ مصنف
تتاج اور دیگر علماے حنابلہ جیسے صاحب شروع وغیرہ جاہل اور ضروریات دین سے
واقف نہین ہین بلکہ تمہارے اصول پر وہ تمہارے نزدیک کافر ہین تو یہ تمکو معلوم ہونا
چاہیے کہ وہ لوگ اپنا مذہب یا اپنا خیال نہین ظاہر کرتے بلکہ وہ امام احمد بن حنبل کا
مذہب پیش کرتے ہین - جو ائمہ اسلام مین سے ایک امام ہین اور جنکی امامت پر امت کا
اجماع ہو گیا ہے کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ایک جاہل کو ائمہ اہل اسلام کی تقلید چھوڑ کر
تمہاری تقلید کرنی چاہیے نہین بلکہ جیسا کہ اوپر گذر چکا ائمہ اہل علم کا اجماع ہو گیا ہے
کہ ائمہ مجتہدین کے سوا کسی کی تقلید جائز نہین اور ہر وہ شخص جو ائمہ مجتہدین کے مرتبہ تک
نہ پہونچے اسپر ائمہ مجتہدین کی تقلید واجب ہے البتہ اسکی اجازت ہے کہ وہ ائمہ مجتہدین کے اقوال
بیان کرے اور انکے مطابق فتوی دے - اور مستفتی کو ان لوگون سے فتوی دریافت
کرنے کی اجازت صرف اسوجہ سے دی گئی ہے کہ یہ لوگ ائمہ مجتہدین ہی کے مذاہب کو
بیان کرتے ہین تو تقلید دراصل مجتہدین کی ہوئی نہ کہ اس بیان کرنے والے کی -
اور یہ ایسے امور ہین جنکی عامہ اہل علم نے تصریح کردی ہے اگر تم دیکھنا چاہو تو تمکو ہر جگہ
یہ باتین ملین گی جو کچھ اسکے متعلق ہم نے اوپر بیان کیا ہے وہی تمھارے لیے بہت کافی ہے
مقصود یہ ہے کہ جس عبارت سے تم تکفیر مسلمین پر استدلال کرتے ہو وہ تمھارے منشا پر
دلالت نہین کرتی اور جن لوگون نے اس عبارت کو نقل کرکے اُس سے استدلال کیا ہے
انھون نے نذر دعا ذبح وغیرہ کو بھی اپنی اپنی جگہ پر ذکر کردیا اور اسکو
ایسا کفر قرار نہین دیا ہے کہ جو مذہب سے خارج کردے ہان شیخ نے بعض جگہون پر چند مخصوص
قسم کی دعا مین مثلاً غیر خدا سے گناہون کی بخشش نزول بارش اور درخت اُگانا
ذکر کرکے کافر قرار دیا ہے مگر مرتکب کی اسوقت تک تکفیر نہین کی ہے جبتک کہ اسپر ایسی
حجت تمام نہو جائے جسکے ترک کرنے والے کی تکفیر کی جا سکتی ہے کیونکہ شبہ باقی

نہین رہتا واضح رہے کہ ان دعاؤن کے کفر ہونے پر اجماع ہونے کا ذکر شیخ نے نہین کیا ہے کہ جسکی بنا پر تم استدلال کر سکو۔ بلکہ واللہ تمہارے قول سے تو خود شیخ اور انکے ایسے دوسرے علما کی بھی تکفیر لازم آتی ہے نسال اللہ العافیۃ۔ نیز عبارت اقناع سے جو کچھ تم سمجھے ہو اسکے غلط ہونیکا یہی ثبوت کافی ہے کہ ہر امام کے مقلدین اہل علم نے اپنے اپنے مذاہب کی کتابون کے باب الردۃ مین مکفرات کو جدا جدا بیان کر دیا ہے اور انمین سے کسی ایک نے بھی یہ نہین کہا ہے کہ جسنے غیر اللہ کی نذر کی اُسنے کفر کیا بلکہ خود شیخ نے جنکی عبارت سے تم استدلال کرتے ہو یہ لکھا ہے کہ طلب امداد کے لیے مشائخ کی نذر کی بعینہ وہی حالت ہے جو غیر خدا کی قسم کی ہے جیسا کہ شیخ کا کلام اوپر گذرا۔ اور غیر اللہ کی قسم کھانا شرک اکبر نہین بلکہ شیخ خود لکھتے ہین کہ۔ "جس شخص نے یہ کہا کہ میری نذر مانو تو مین تمھاری حاجت کو پورا کر دون گا تو اُس سے توبہ کرانہ چاہیے اگر وہ توبہ سے انکار کرے تو اُسکو قتل کر دینا چاہیئے کہ وہ زمین مین فساد پھیلانا چاہتا ہے" شیخ نے اسکے قتل کا حکم سزا دیا ہے نہ کہ کفر کے وجہ سے۔ اسی کے مثل مخصوص نذر کے بارے مین اوپر بھی شیخ کا کلام بقدر ضرورت مذکور ہو چکا ہے اسیطرح کسی نے یہ بھی نہین کہا ہے کہ طلب غیر خدا سے کفر ہے بلکہ انشاءاللہ آگے علما کا کلام ذکر ہوگا جس سے معلوم ہوگا کہ یہ کفر نہین۔ اسیطرح کسی نے یہ بھی نہین کہا ہے کہ غیر اللہ کے لیئے ذبح کرنا کفر ہے۔ کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ انھون نے عبارت تو لکھدی مگر اسکے معنی نہین سمجھے یا لوگون کو بہکانے کے لیے مجمل عبارت لکھدی یا لوگون کی سمجھ پر چھوڑ دیا کہ وہ اس سے وہی مطلب نکالین جو تمنے نکالا ہے حالانکہ جو مطلب تم سمجھے ہو وہ نہ تو عبارت لکھنے والا ہی سمجھا اور نہ اس عبارت کا نقل کرنے والے کے حاشیہ خیال مین آیا کیا تم انکے کلام سے یہ اندازہ کر سکتے ہو کہ وہ واقعات و حکایات سے لاعلم تھے یا انھون نے اس کفر صریح کا ذکر چھوڑ دیا جسکی بنا پر مسلمانون کی تکفیر کی جا سکتی

اور خون و مال حلال ہوجاتا ہے بلکہ جو شخص انکی تکفیر نہ کرے اسکی بھی تکفیر کی جا سکتی ہے
اور اسکا خون اور مال بھی حلال ہو جاتا ہے باوجودیکہ انکے زمانہ مین اس کفر صریح کا
رات دن علانیہ طور پر ارتکاب ہوتا تھا۔ اسکے کفر ہونے کو انھون نے نہین
بیان کیا بلکہ اسکے خلاف ظاہر کیا ہے یہانتک کہ تم پیدا ہوئے اور تمنے
ان کے اقوال سے اس شخص کے کفر کو استنباط کیا۔ قسم بخدا تم یقین کرو کہ
ان کی وہ مراد نہین ہے جو تمھارے مقصود کے موافق ہو وہ دوسری وادی
مین اور تم دوسری وادی مین ہو۔ ان امور مین سے جو تمھارے کلام اور
تکفیر کے غلط ہونے پر دلالت کرتے ہین یہ بھی ہے کہ نماز۔ جو شہادتین کے بعد اسلام کا
سب سے بڑا رکن ہے اسکے متعلق بھی اہل علم یہ بیان فرماتے ہین کہ جو شخص محض
دکھاوے کے لیے نماز پڑھیگا تو اللہ اسکو رد کردیگا اور کسیکو وہ قبول نہ کریگا
بلکہ یہ کہیگا کہ مین سب لوگون سے زائد شرک سے بے پروا ہون۔ اگر کسی
شخص نے کوئی عمل کیا اور کسی کو میرے ساتھ شریک کیا تو مین نے بھی اس
شخص کو اسکے شرک کے ساتھ چھوڑ دیا۔ اور قیامت کے دن اس سے کہیگا کہ تو
اپنے عمل کا ثواب اس شخص سے مانگ جسکے لیے تونے عمل کیا۔ دیکھو اہل علم نے
اس شخص کے عمل کو بیکار بتایا لیکن یہ نہین کہا کہ اس کا مرتکب کافر اور اسکا
جان و مال حلال ہے اور جو اسکی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے جیسا کہ تم اس سے
خفیف تر باتون کے مرتکب کے بارے مین کہتے ہو۔

ایسے ہی سجدہ کو جو نماز مین سب سے بڑی صورت عبادت ہے۔ نذر، دعا،
وغیرہ سب سے بالاتر ہے اسمین بھی اہل علم نے تفریق کی ہے۔ کہ جس شخص نے
آفتاب یا ماہتاب یا ستارہ یا کسی بت کا سجدہ کیا تو اسکی تکفیر کی ہے لیکن انکے
علاوہ کسی چیز کے سجدہ کرنیوالے کی تکفیر نہین کی ہے بلکہ اسکو محرمات کبائر مین

شمار کیا ہے۔
حقیقۃ امر یہ ہو کہ تم نہ تو اہل علم کی تقلید کرتے نہ انکی اقوال کا لحاظ کرتے ہو، بلکہ تمھارے لیے
بہترین اصول وہی ہے جو تم سمجھے ہو اور جو تمنے استنباط کیا ہو اور وہی تمہارے نزدیک حق
اور درست ہو اور اسکا انکار کرنیوالا تمھارے خیال مین ضروریات دین کا منکر ہے
حالانکہ مشتبہ عبارتون سے استنباط کرنا محض تمھارا دھوکہ اور فریب دہی ہے بالحاصل
تمہارے اور دوسرے لوگون کے سامنے اپنے مذہب کے موافق ائمۂ علم کے کچھ تو
اقوال دکھاؤ اور شبہات کو دور کرنے کے لیے انکے اقوال نقل تو کرو اور اگر تمھارے پاس
سوا ے گالی اور تہمت کے کچھ اور نہین ہے فاللہ المستعان۔ اس امت کے
آخری زمانہ کے لوگون کے لیے تمھارا اسوہ موجود ہو۔ کہ وہ بھی اس سے محفوظ
نہ رہ سکے درحالیکہ اللہ نے انکے ثنا وصفت قرآن مین کی ہو۔

فصل - لوگون کی تکفیر کرنے اور یہ کہنے کہ دعا و نذر ایسے کفر ہین جو آدمی کو مذہب
سے خارج کر دیتے ہین کے غلط ہونے کی دلائل مین یہ بھی ہو کہ حدیث صحیح مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جب شبہات واقع ہون تو حدود نہ جاری کرو ایسے ہی حاکم نے
اپنی صحیح مین اور ابو عوانہ اور بزار نے بسند صحیح اور ابن سنی نے ابن مسعود سے روایت
کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جب تم مین سے کسی کا چوپایہ جنگل مین
گم ہو جاے تو اسکو چاہیے کہ تین مرتبہ زور زور سے کہے اے اللہ کے بندو روک لو کیونکہ
اللہ کا ایک کارندہ حاضر رہتا ہو جو ندا پر لبیک کہتا ہو اور طبرانی نے روایت کیا ہو
کہ اگر مدد کا طالب ہو تو ''اے خدا کے بندو میری مدد کرو'' کہے اس حدیث کو ائمۂ اہل
علم نے اپنی کتب مین لکھا ہو اور اشاعت علم اور حفظ امت کے لیے اسکو نقل کیا
اور کسی نے اسکا انکار نہین کیا ہے یہانتک کے نووی نے اذکار مین، ابن قیم نے
اپنی کتاب الکلم الطیبہ مین، اور ابن مفلح نے آداب مین اسکو ذکر کیا ہے۔

صاحب آداب اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہین۔ عبداللہ بن امام نے
بیان کیا مین نے ابی احمد سے سنا وہ کہتے تھے کہ مین نے پانچ حج کیے ایک حج مین
پیادہ پا چل رہا تھا کہ راہ بھول گیا تو مین پکار پکار کر کہنے لگا اے خدا کے بندو
مجھکو صحیح راہ بتا دو۔ مین برابر یہ پکار رہا تھا کہ اس اثنا مین مین ٹھیک راستہ پر
پہونچ گیا' مین کہتا ہون کہ تم جو غائب یا میت سے سوال کرنے والے کی تکفیر
کرتے ہو بلکہ تمہارے نزدیک تو مشرکین کفار جو اللہ اور اسکے رسول کی تکذیب
کرتے ہین انکا شرک اُس شخص کے شرک کے مقابلہ مین جو غائب یا میت سے
خشکی یا تری مین سوال کرے ہلکا ہے اور تمہارا یہ استدلال ایسے مفہوم کی
بنا پر ہے جس پر نہ تمکو اعتماد کرنا چاہیے اور نہ کسی دوسرے شخص کو۔ کیا تمہارے نزدیک
یہ حدیث اور اسکے مطابق علماء کا عمل ایسے شخص کے لیے جو ان امور مین سے
کسی کا مرتکب ہو۔ جنکے مرتکب کی تم تکفیر کرتے ہو وہ اشتباہ ہونے کے لیے
کافی نہین ہے فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

مختصر الروضہ مین ہے کہ "صحیح بات یہی ہے کہ جو شخص شہادتین کا اقرار کرتا ہو
اسکی کسی بدعت کے بناء پر عام اس سے کہ وہ کسی قسم کی ہو خصوصًا جب اسکے پاس
کوئی تاویل ایسی موجود ہو جسکے وجہ سے ایسے لوگ اشتباہ مین پڑ سکتے ہون
تو تکفیر نہین کیجا سکتی۔ اور اسیکو ہمارے شیخ ابو العباس ابن تیمیہ نے ترجیح دی ہے"
کیا تم یہ نہین سمجھ سکتے کہ ایک عامی جاہل اور اسکے ایسے دوسرے لوگون کو
حدیث مذکورہ سے شبہہ لاحق ہو سکتا ہے کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ دعاء غائب کفر ہے
حالانکہ ائمہ اہل اسلام کو اسکے کفر ہونے کا علم نہین ہوا۔ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ
اسکا لحاظ کرتے ہوئے کہ تمہارے اقوال ٹھیک ہین تمہارے کلام سے لوگون پر
حجت قائم ہو جاتی ہے۔ گو جو کچھ اوپر مذکور ہوا وہ کافی ہے لیکن مزید فائدے کے لیے

ہم یہان پر علامہ تقی الدین ہی کا کلام نقل کرتے ہین جنکی عبارت سے تمنے دعا
نذر کے بنا پر مسلمانون کی تکفیر میں استدلال کیا ہی علامہ اقتضا الصراط المستقیم
مین لکھتے ہین ”کسی بہتری کی امید پر کسی بقعۂ زمین کا قصد کہ جسکو شریعت نے
مستحب نہین قرار دیا ہی منکرات مین سے ہے انمین سے بعض ایک دوسرے
سے زائد منکر ہین عام اس سے کہ کوئی درخت ہو یا کوئی ذات ہو یا نیزہ
یا لکڑی یا پہاڑ ہو یا کوئی غار ہو۔ اور اس سے بھی زائد قبیح بات یہ ہے کہ
اس بقعہ کی کوئی منت مانی جائے کہ وہ نذر کو قبول کرتا ہے جیسا کہ بعض حد سے
بڑھے ہوئے لوگ کہا کرتے ہین اسلیے کہ یہ بالاتفاق نذر معصیت ہی جسکا
پورا کرنا جائز نہین ہو اسکے بعد اکثر بلاد کے خطون کا ذکر کیا ہی جنمین سے اکثر
حجاز کے ہین“ اسی کتاب مین ایک دوسری جگہ پر لکھتے ہین مانگنے والے
بعض اوقات دعا مین الفاظ محرمہ استعمال کرتے ہین جنسے انکو فائدہ ہوتا
اور غرض حاصل ہوتی ہی مگر انکا ضرر بمقابلہ نفع کے زائد ہے،، اسکے بعد لکھتے
ہین کہ اس بارے مین وہ یا تو جاہل یا کسی کا مقلد ہوتا ہے تو جو کچھ اس
فعل کا اثر ہوتا ہی وہ اس سے زائل ہوجاتا ہی اور اسکی اچھائیان اسپر غالب
ہوجاتی ہین تو اللہ اسکو معاف کردیتا ہے۔ مجھسے بیان کیا گیا ہے کہ مدینۂ طیبہ
کے بعض مجاورون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار شریف پر حاضر ہوکر
کسی قسم کے کہانے کی خواہش ظاہر کی تو ایک ہاشمی شخص کچھ لیے ہوے آیا
اور اس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمکو بھیجا ہی اور فرمایا ہی کہ تم یہانسے
چلے جاؤ کیونکہ جو یہان رہتا ہی اسکو اس قسم کے اشیا کی خواہش نہین ہوتی“
شیخ لکھتے ہین کہ ”اور لوگ بھی حاضر تھے جنکی خواہشین پوری ہوئین مگر اس
سلسلہ مین انسے کچھ نہین کہا گیا یا تو انکے اجتہاد کی بنا پر یا انکی تقلید

یا قصور فی العلم کے وجہ سے اسلیے کہ جاہل کو وہ کچھ معاف ہے جو عالم کو معاف
نہین ہے۔ اسیوجہ سے اس سلسلہ مین جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ صرف جاہلون
ہی کے متعلق ہوتا ہے اگر یہ کوئی شرعی یا دینی امر ہوتا تو اہل معرفت ان سے
زائد اسکو کرتے۔ تو کسی شخص کے فعل کا معاف ہو جانا اور اسکی مغفرۃ اور ہے
اور نفس فعل کی اباحت امر آخر۔ تمکو اوپر تو ایسے اشخاص کا حال معلوم
ہوچکا ہے جنہون نے بعض انبیاء و صالحین کے مزارون سے اپنی حاجت مانگی
چاہی تھی۔ اور انکی حاجت روائی کردی گئی اور وہ وہان سے نکالے بھی نہین گئے
لیکن یہ کوئی شرعی امر نہین ہے کہ جسکی پیروی کیجاے کسی فعل کا مستحب یا سنت
ہونا صرف کلام اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صالحین ولین کے
طریقہ سے معلوم ہوسکتا ہے اور اسکے علاوہ جو امور محدثہ ہین وہ مستحب نہین ہوسکتے
اگرچہ انسے کسی موقع پر کوئی فائدہ بھی حاصل ہوجائے" نیز لکھتے ہین کہ "نذر
محرم فی الشرع تو مجاورین و خادمین قبور کے کھانے کا ذریعہ بن گئی ہین۔ اور نذر
کرنے والون مین کوئی بیماری کے متعلق کوئی دشمنون کے حملے کے متعلق اور کوئی
سمندر کے سفر کے متعلق منت مانتا ہے اور کوئی قیدخانہ کے متعلق اور یہ لوگ اپنے
دلمین یہ سمجھتے ہین کہ ان منتون سے انکا کام بن جائیگا اور جس چیز کا خوف ہے
دفع ہوجائیگی حالانکہ نبی الصادق المصدوق تو اللہ کی عبادۃ کی نذر کے متعلق فرماچکے
ہین کہ وہ کسی خیر کا سبب نہین ہوتی چہ جائیکہ نذر معصیت۔ تم اکثر لوگون کو یہ
کہتے ہوے سنوگے کہ فلان مقام یا فلان زیارتگاہ نذر کو قبول کرتی ہے اس سے انکا
مطلب یہ ہوتا ہے کہ انھون نے وہان کی منت مانی ہے اگر اسکا مقصد پورا ہوجائیگا
تو وہ منت کو بھی پورا کرینگے" آگے چلکر لکھتے ہین "اور یہ جو روایت ہے کہ ایک
شخص عام الرمادہ (ایک سال حضرت عمر کے عہد خلافت مین سخت قحط پڑا تھا

جس سے بہت اتلاف جان ہوا) مین مزار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا اور خشک سالی کی شکایت کی تو اسنے حضور کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ عمر کے پاس جاؤ اور کہو کہ لوگون کے ساتھ استسقاء کرے۔ پھر آگے شیخ لکھتے ہین کہ حضور کا مرتبہ تو بہت اعلی ہے آپ سے کم مرتبہ لوگون سے اس سے بھی زائد صاف واقعات کا ظہور ہوا ہے۔ اسیطرح متعدد موقعون پر آپکی امت کے لوگون نے بعد وفات شریف آپسے نیز دوسرے لوگون سے اپنی مقصد بر آری کے لیے عرض کیا ہے اور انکا کام بن گیا۔ لیکن خوب سمجھ لو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے بزرگ حضرات کا ان سائلین کے حاجتون کا پورا کر دینا ان سوالون کے مستحب ہونے پر دلالت نہین کرتا۔ ان مانگنے والون مین اکثر لوگ لڑ جھگڑ کر اپنی سوال کو پورا کرانے والے ہوتے ہین کیونکہ انکو یقینی ہوتی ہے کہ اگر انکی حاجت پوری نہ کیجائیگی تو انکے ایمان مین اضطراب وخلل کا اندیشہ ہے جیسا کہ سرکار رسالت کی حیات شریف مین ایسے سائلین موجود تھے۔"
آگے چلکر شیخ لکھتے ہین کہ "اب تو یہانتک نوبت پہونچ گئی ہے کہ بعض مزارات کے لیے سال مین ایک دن مقرر کر دیا گیا ہے کہ جسدن سب لوگ وہان جمع ہوتے ہین اور محرم یا صفر یا یوم عاشورا وغیرہ کو لوگ دور دور سے سفر کر کے آتے ہین۔ یا وہان جمع ہوتے ہین جیسے عرفات یا مزدلفہ مین سال کے مخصوص ایام مین جمع ہوتے ہین اور بعض موقعون پر ان میلات کے وقت دینی و دنیاوی فوائد کے لیے بڑا اہتمام کیا جاتا ہے یہانتک کہ بعض کہتے ہین کہ ہم فلان قبر کے حج کا ارادہ رکھتے ہین۔ حاصل یہ ہے کہ ان قبور کے پاس کے جو امور کیے جاتے ہین یہ بعینہ وہ افعال ہین کہ جنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے انھی افعال پر احمد بن حنبل نے بھی انکار کیا اور فرمایا کہ اس معاملہ مین لوگون نے بیحد زیادتی کی ہے اور لوگ اس قسم کے حرکات بہت کرنے لگے ہین اور نظیر مین وہ افعال پیش کیے جو حضرت امام حسین علیہ السلام کے مزار پاک پر کیے جاتے ہین"۔ اسکے بعد علامہ ممدوح

لکھتے ہین - انھی افعال مین وہ امور بھی داخل ہین جو مصر مین نفیسہ کی قبر پر اور عراق مین حضرت علی اور امام حسین علیہما السلام کی جانب منسوب قبرون پر ہوتے اور دوسرے بلاد اسلام مین مختلف لاتعداد قبرون کے پاس کیئے جاتے ہین اے خدا کے بندو شیخ کے کلام پر غور کرو کہ جو کچھ اپنی پیش کردہ شیخ کی عبارت سے سمجھے ہو اور انکی نیز دیگر مسلمانون کی جو تکفیر کرتے ہو اسکی تردید اس کلام مین جہان جہان سے ہوتی ہے آپ سر غور اکرو اور ہم انہین بعض مقام تمیم فائدے کے لیے بتائے بھی دیتے ہین سب سے پہلے تو وہ مقام ہے جہان شیخ نے بقعہ کی زیارت اور کسی ذات پر درخت اور نماز کی نذر کے بابت بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ منکرات مین سے ہین اور اس قسم کی نذرون کا پورا کرنا ضروری نہین لیکن یہ نہین کہا کہ اسکا مرتکب کافر یا مرتد ہے اور اسکا مال اور جان حلال ہے جیسا کہ تم کہتے ہو - دوسرا وہ مقام جہان یہ ذکر ہے کہ بعض لوگ اس قسم کی منتون کا اور اشیاء مذکورہ کی زیارت کے واسطے سفر کا حکم دیتے ہین ایسے لوگون کو گمراہ قرار دیا ہے مگر تمھاری طرح انکی تکفیر نہین کی تیسری وہ جگہ جہان لکھا ہے کہ ایک مدت دراز سے ایسے جگہون، قبرون، اور اس قسم کے افعال وحرکات سے بلاد اسلام پُر ہین - غور کرو کہ ان بلاد کو علامہ نے اور دوسرے اہل علم مین سے کسی نے بھی بلاد کفر قرار نہین دیا جیسا کہ تمھاری حالت ہے کہ تم ان بلاد کے لوگون کی تکفیر کرتے ہو بلکہ اس شخص کی بھی تکفیر کرتے ہو جو ان بلاد کے لوگون کی تکفیر نہ کرے - چوتھی وہ جگہ جہان کہ اہل قبور سے طلب کا بیان ہے اور یہ کہ اس کی کثرت ہوگئی ہے اور لوگ علم طور پر ایسا کرتے ہین اور اسکو حرام قرار دیا ہے مجتہدین جو اپنے اجتہاد کی بنا پر یا مقلدین جو کسی کی پیروی مین اور جہلا جو اپنی جہالت کے وجہ سے یہ افعال کرین - ان سب کی خطاؤن سے درگذر کرنے کو بیان کیا ہے - مگر تمھاری تو یہ کیفیت ہے کہ تم اسکے مرتکبین کو کفار قریش سے بھی جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے تھے زائد سخت کافر

قرار دیتے ہو۔ پانچوان وہ مقام جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان تمام باتون کا ذکر محض اسلیے
کیا ہے کہ ہر مسلمان اس سے واقف ہو جائے کہ ان امور کو اللہ نے مشروع نہین کیا ہے
برخلاف اسکے تم اپنی حالت کو غور کرو کہ ان امور کے متعلق فوراً کہدیتے ہو کہ یہ کفریات
ہین ان کے کفر ہونے کا علم بالکل ظاہر ہے یہانتک کہ یہود و نصاریٰ بھی اس سے
واقف ہین اور جو مرتکب کی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے۔ فیا عباد اللہ انتبھوا۔ چھٹی
وہ جگہ جہان یہ ذکر ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم لڑجھگڑ کر حاجت پوری کرانے والون
کی حاجت روائی کرتے ہین اور یہ کہ اگر انکی حاجت روائی نہ کیجائے تو انکے ایمان
مین اضطراب وخلل واقع ہو جائے۔ تو انکو مومن برقرار رکھا اور انکی حاجت روائی
کو انکے لیے اللہ کی رحمت قرار دیا کہ انکے ایمان مین خرابی نہ آنے پائے اور تم اسکے قائل ہو
کہ جو ایسا کرے وہ کافر ہے اور جو اسکی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے۔ ساتوین وہ جگہ جہان پر
(بعد وفات) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا ذکر ہے۔ یہ صحابہ ہی کے زمانے سے شروع
ہو گیا تھا جیسا کہ اس شخص کے واقعہ سے پتہ چلتا ہے جسنے حضور کی خدمت مین قحط کی شکایت
کی تھی اور اسنے آپکی خواب مین زیارت کی کہ آپ فرماتے ہین کہ عمر کے پاس جاؤ الخ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس سے انکار نہین کیا مگر تم ایسے لوگون کو کافر قرار دیتے ہو۔ آٹھوین
وہ جگہ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان امور کی ابتدا امام احمد بن حنبل کے زمانہ سے
پہلے دوسرے ائمہ کے زمانے مین ہو چکی تھی اور باوجود اسکے کہ ان ائمہ مین سے بعض نے
منع بھی کیا مگر پھر بھی یہ امور جاری رہے یہانتک کہ تمام بلاد اسلام ان افعال سے
بھر گئے۔ اور تمام لوگ ان امور کے مرتکب ہونے لگے جنکی بنا پر تم لوگون کی تکفیر
کرتے ہو درحالیکہ شیخ نے کسی مسلمان سے یہ نہین روایت کیا ہے کہ ان ائمہ مین سے
کسی نے ان حرکات کی بنا پر لوگون کی تکفیر کی یا مرتد کہا یا انپر جہاد کا حکم دیا یا
بلاد مسلمین کو بلاد حرب و شرک قرار دیا تم تو اس شخص کی بھی تکفیر کرتے ہو جو ان

امور کے ارتکاب کے وجہ سے لوگون کی تکفیر نہ کرے گو وہ خود ان افعال کا مرتکب نہو
کیا تمہارا یہ خیال ہو کہ یہ امور تمہاری پیش کی ہوئی عبارت کے وسائط مین داخل
ہین جنکا مرتکب بالاجماع کافر ہوجاتا ہی حالانکہ آٹھ سو برس کا زمانہ گذرا مگر آئمۂ
اسلام مین سے کسی کے بابت نہین معلوم ہوا کہ فلان امام نے ان امور کو کفر قرار دیا
کیا کوئی عقلمند شخص ایسا خیال کرسکتا ہی خدا کی قسم تمہارے مسلک سے تو لازم آتا ہی
کہ امام احمد بن حنبل کے بعد تمام لوگ عام اس سے کہ علماء ہون یا امراء یا عوام سب کا ہا
اور مرتد ہین فانا للہ وانا الیہ راجعون واغوثاہ الی اللہ ثم واغوثاہ ثم
واغوثاہ۔ یا تم بھی اپنے عام لوگون کی طرح اس کے قائل ہو کہ حجت تمہین
سے قائم ہوئی ہے کیونکہ پہلے اسلام سے کوئی واقف ہی نہ تھا۔ اے خدا کے بندو تنبیہ
حاصل کرو۔ مقصود یہ ہے کہ شیخ کے کلام سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہی کہ ان افعال
کو تمہارا شرک اکبر قرار دینا صحیح نہین ہے نیز تمہارا یہ قول بھی کہ یہ امور شیخ کی عبارۃ
من جعل بینه و بین اللہ وسایط الخ مین داخل ہین صحیح نہین ہی۔ اللہ
ہمکو اور تمکو گمراہی سے بچائے۔

فصل۔ ان وجوہ مین سے جو تمہارے قول کے باطل ہونے پر دلالت
کرتی ہین یہ حدیث بھی ہی کہ جسکو مسلم نے صحیح مین ثوبان سے روایت کیا ہی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ نے میرے لیے زمین کو یکجا کردیا تو مین نے انکے
مشارق و مغارب کو دیکھا اور جہانتک زمین میرے واسطے یکجا کی گئی وہان تک
میری امت کے لوگ پہونچینگے۔ اور مجھے دو خزانے احمر و ابیض دیے گیے اور مین نے
اپنے رب سے اپنی امت کے لیے خواہش کی کہ اسکو قحط سالی سے ہلاک
نہ کرے اور میری امت کے لوگون پر خود انکے علاوہ کوئی ایسا دشمن نہ مسلط کرے
جو انکو ہلاک کردے۔ جسپر میرے رب نے کہا کہ جو کچھ مین مقرر کرچکا وہ لوٹایا

نہین جا سکتا اور مین تمہاری امت کے لیے یہ مقرر کر چکا ہون کہ وہ قحط سے ہلاک نہ ہونگے اور ان پر خود انکے علاوہ کوئی ایسا دشمن مسلط نہ کرونگا جو انکو ہلاک کرڈالے اگرچہ چارون طرف سے لوگ ٹوٹ پڑین یہانتک کہ خود انمین نے بعض۔ بعض کو ہلاک اور قید کرین ؎۔

اس حدیث سے تمہارے قول کے بطلان پر اسوجہ سے استدلال ہوسکتا ہے کہ اسمین رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ خود انکے علاوہ ان پر کوئی اور دشمن نہ مسلط کیا جائیگا بلکہ انھین سے بعض بعض پر سلطان ہونگے اور اس سے ہر شخص جو تاریخ جانتا ہے واقف ہے کہ سات سو برس سے زائد زمانہ گذرا کہ بلاد اسلام ان امور سے پر ہوگئے ہین جنکے مرتکبین کی تم تکفیر کرتے ہو جیساکہ اوپر بیان ہوا۔ لہذا اگر یہ امور اوثان کبری کی عبادۃ یا وسائط ہوے تو جیسا کہ تم کہتے ہو تو گویا تمام اہل اسلام کافر ہوے اور جس نے انکی تکفیر نہ کی وہ بھی کافر ہوا۔ اور یہ معلوم ہے کہ علما و امرا نے ان لوگون کی تکفیر نہین کی اور انپر احکام مرتد جاری نہین کیے درحالیکہ بلاد اسلام مین ان امور کا علانیہ ارتکاب ہوتا تھا بلکہ جیسا کہ شیخ نے لکھا ہے یہ امور بہت سے لوگون کے کھانے کمانے کا ذریعہ بن گئے تھے اور حج سے زائد لوگ ان امور کیلئے دور سے آتے تھے۔ ان تمام باتون کے باوجود کسی ایک عالم یا اہل سیف کا نام بتاو جس سے تمہارے قول کی تائید ہوتی ہو۔ برخلاف اسکے ان لوگون پر انھون نے احکام اسلام جاری کیے لہذا تیرے اس طریقہ کے بنا پر تمام علما و امرا کافر ہوگئے۔ اسلیے کہ جو شخص خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرے اور جو اسکی تکفیر نہ کرے وہ خود کافر ہے تو اب یہ لوگ اس امت سے نہ ہوے بلکہ وہ کافر ہوے کہ جنکو اللہ نے اس امت پر مسلط کردیا تھا اور انھون نے جماعت مسلمین کو ہلاک و برباد کردیا۔ اسکی حدیث مذکور سے تردید ہوتی ہے۔ غور کرنے والے کے لیے حدیث کر

تو تردید ہوتی ہو وہ ظاہر ہی واللہ الموفق لارب غیرہ

اگر تم یہ کہو کہ اس حدیث کو جسکو طبرانی نے بھی روایت کیا ہو اور اسمین زائد کیا ہو
مین اپنی امت مین گمراہ کرنے والے ائمہ سے ڈرتا ہون اور جب انپر تلوار چل جائیگی
تو قیامت تک موقوف نہ ہوگی اور قیامت اسوقت تک نہ آئیگی جبتک میری امت کا
ایک گروہ مشرکین سے نہ ملجائے اور ایک گروہ بتون کی پرستش نہ کرنے لگے
اور یقینا میری امت مین تیس کذاب ہونگے ہر ایک انمین سے یہ خیال کریگا
کہ وہ نبی ہو حالانکہ مین خاتم النبیین ہون میری بعد کوئی نبی نہین اور میری
امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہیگا اور منصور ہوگا کہ اسکو ذلیل کرنے والے
اسکو ضرر نہ پہونچا سکینگے۔ یہانتک کہ اللہ کا حکم آجاوے"

ہم کہینگے کہ یہ تو تمہارے اور بھی خلاف ہو اور ہمارے گذشتہ قول کی تائید کرتا ہو
اسلیے کہ اسمین فرمایا ہے کہ امت کے لیے گمراہ کرنے والے ائمہ سے ڈرتا ہون
شرک اکبر سے خوف نہین فرمایا بلکہ گمراہ کن ائمہ سے خوف کیا جیسا کہ پیش آیا
اور اسوقت بھی ہو اگر آپکے بعد وہ لوگ کافر ہونے والے ہوتے تو آپ یقینا
مناسب خیال فرماتے کہ انپر وہ شخص مسلط کیا جاے جو انکو ہلاک کرڈالے۔ نیز
آپکو تلوار چلنے کا خوف ہوا اور فرمایا کہ جب تلوار چلیگی تو پھر قیامت تک نہ رکیگی
اور ایسا ہی ہوا یہ آپکی نبوت کی نشانیون مین سے ہو کہ جو پیشینگوئی آپکی
وہ پوری ہوئی یہ فرمانا کہ قیامت نہ آے گی جبتک میری امت کا ایک گروہ
مشرکین سے نہ ملجاے یہ بھی ہوگیا نیز یہ فرمانا بھی صحیح ہو کہ قیامت اسوقت تک
نہ آئیگی جبتک ایک گروہ امت کا بتون کی پرستش نہ کرنے لگے اور آپکا
یہ فرمانا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہیگا الخ اس پر دلالت کرتا ہو
کہ یہ امور جنسے بلاد اسلام بھرے پڑے ہین عبادۃ اوثان کبری نہین ہین کیونکہ

اگر یہ امور عبادۃ اوثان ہوتے تو وہ طائفہ منصورہ انسے ضرور قتال کرتا حالانکہ کسی نے بھی قتال نہین کیا اور نہ تاریخ ہی سے اسکا پتہ چلتا ہی کہ اس امت کے کسی شخص نے اس بات پر قتال کیا یا مرتکب کی تکفیر کی ہو اور اسکی جان اور مال کو حلال سمجھا ہو اگر تم پرانے زمانے کے کسی ایسے واقعہ سے واقف ہو تو تبلاؤ ہم سننے کے لیے تیار ہین - ہمنے جو کچھ بیان کیا ہی وہ حدیث کے اول و آخر دونون حصون سے ظاہر ہے - فالحمد للہ رب العالمین -

فصل - ان وجوہ مین سے جو تمہارے تکفیر کردہ لوگون کی تکفیر کے بابت تمہارے مذہب کے باطل ہونے پر دلالت کرتے ہین وہ حدیث بھی ہے جسکو بخاری نے اپنی صحیح مین معاویہ بن ابی سفیان رضی سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ آپ فرماتے تھے اللہ جسکی بہتری چاہتا ہی اسکو دین مین تفقہ عطا فرماتا ہی خدا دینے والا ہی اور مین تقسیم کرنے والا ہون اور اس امت کا معاملہ ہمیشہ ٹھیک رہیگا یہانتک کہ قیامت یا اللہ کا حکم آجائے ؛

وجہ دلالت یہ ہے کہ اس حدیث مین حضور نے فرمایا ہی آخر زمانہ تک اس امت کا معاملہ ٹھیک رہیگا - اور یہ معلوم ہو چکا ہی کہ جن امور کی بنا پر تم لوگون کی تکفیر کرتے ہو یہ ایک مدت دراز سے لوگون مین رائج ہین یہانتک کہ تمام بلاد انسے بھر گئے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہی - اگر یہ امور اوثان کبری اور انکے مرتکب بت پرست مان لیے جائین تو امت کا معاملہ ٹھیک نہین رہتا بلکہ خراب ہوا جاتا ہی اور لازم آتا ہی کہ بلاد مسلمین بلاد کفر ہو جائین جہان علانیہ بت پرستی جاری ہو مگر ان بت پرستون پر احکام اسلام ہی جاری کیے جاتے ہین تو درستی معاملات باقی نہین رہتی - اگر تم اسکے مقابل یہ کہو کہ احادیث صحیحہ مین اس حدیث کے معارض بھی اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارد ہوے ہین کہ آپ فرماتے ہین تم یقینا اپنی پہلے کی امتون کا مذہب اختیار کروگے اسی طرح یہ

اسکے ہم معنی دوسرے الفاظ ارشاد ہوے ہین یہ امت تہتر فرقون پر منقسم ہوجائیگی ایک فرقہ کے سوا سب کے سب فرق دوزخ مین ڈالے جائینگے تو ہم کہسکتے کہ یہ اقوال بھی حق ہین اور دونون ارشادات مین تعارض نہین الحمد للہ اس تعارض نہ ہونے کو علمار نے واضح کر دیا ہی۔ آپکے ارشاد تفترق ہذہ الامتہ الخ مین تو اشارہ اہل ہوا کی جانب سے جسکا ذکر اوپر گذر چکا ہے یہ لوگ کافر نہ تھے سب کے سب مسلمان تھے سوائے ان کے جو رسول کی تکذیب کرتے تھے کہ منافق تھے جیسا کہ ابن تیمیہ کے اس کلام سے معلوم ہو چکا ہے جسمین انھون نے اس معاملہ مین اہل سنتہ کے مذاہب بیان کیے ہین۔ اسیطرح ارشاد کلہا فی النار الا واحدۃ یہ اُسی طرح کی وعید ہے جسطرح دوسرے مرتکبین کبائر مثلاً قاتل اور یتیم کے مال کے ہضم کر لینے والے اور سود خوار وغیرہ کے بابت وعیدین ہین۔ نجات پانے والا فرقہ وہی ہی جو تمام بدعتون سے محفوظ ہے سنتہ رسول اللہ کا پیرو ہے جیسا کہ اہل علم بیان کر چکے ہین اور یہ مجمع علیہ امر ہے جیسا کہ اوپر گذر چکا۔ اسیطرح رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد لتتبعن سنن من کان قبلکم کے متعلق ابن تیمیہ لکھتے ہین۔ یہ تمام امت کے واسطے نہین ہے کیونکہ آپ فرما چکے ہین کہ آپکی امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب اور حق پر رہیگا یہانتک کہ قیامت آجائے اور یہ کہ آپکی کل امت کبھی گمراہی پر مجتمع نہ ہوگی اور یہ کہ اس دین مین ہمیشہ ایک جماعت ایسی کاشت کرتی رہیگی جسکو وہ خدا کی اطاعت سے استعمال کریگی ان اخبار سے معلوم ہوتا ہی کہ آپکی امت کا ایک گروہ آپکی سنت سے جو محض دین اسلام ہی ہی تمسک کریگا اور ایک گروہ اس سے انحراف کریگا اور یہود و نصاریٰ مین سے کسی ایک کا طریقہ اختیار کریگا اگرچہ کامل انحراف کرنے والے کی بھی تکفیر نہ کیجائیگی بلکہ یا تفسیق بھی نہ کیجا سکیگی چنانچہ ابن تیمیہ لکھتے ہین لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل جاہلیت کی حالت مین تھے لیکن

آپکی بعثت کے بعد جاہلیۃ مطلقہ باقی نہین رہیگی اسلیے کہ آپکی اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب اور حق پر رہیگا البتہ جاہلیت مقیدہ تو وہ بعض بلاد مسلمین مین یا بعض مخصوص اشخاص مین رہیگی جیسا کہ آپنے فرمایا ہے اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ تو طریقہ جاہلیۃ سوائے آخر زمانے کے جبکہ تمام مسلمان مرجائینگے کبھی نہ لوٹیگا

اب تمپر احادیث رسول اللہ سے اور ان احادیث کی تفاسیر سے جو علماء نے کی ہین ظاہر ہوگیا کہ دین اسلام ہمیشہ بلاد اسلام مین باقی رہیگا نیز یہ کہ کل فرق اسلامیہ مسلمان ہین برخلاف تمھارے مذہب کے اگر وہ صحیح مان لیا جائے تو لازم آتا ہے کہ آٹھ سو برس سے روے زمین پر سوائے تمھارے کوئی مسلمان باقی نہین حالانکہ تعجب ہے کہ جو اوصاف فرقۂ ناجیہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اہل علم نے بیان فرمائے ہین انمین سے کوئی وصف بھی تم لوگون مین نہین پایا جاتا فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

فصل ۔ تمھارے مذہب کے بطلان پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جسکو بیہقی اور ابن عدی وغیرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے آپنے فرمایا کہ اس علم کے حامل ہر گروہ مین سے کہ جو دوسرے گروہ کے بعد آئیگا اُس گروہ کے عادل لوگ ہونگے جو اپنے علم سے غالی لوگون کی تحریف اور مبطلین کے دعاوی باطلہ اور جاہلون کی تاویل کو دور کرینگے"

وجہ دلالت یہ ہے کہ جس علم کے ساتھ آپ خود مبعوث ہوئے تھے اسکے حاملین کے متعلق آپ ارشاد فرماتے ہین کہ یہ ہر طبقہ کے عادل لوگ ہین اور یہ اوپر متعدد بار بیان کیا جاچکا ہے کہ جن افعال کے ارتکاب کی بنا پر تم لوگون کی تکفیر کرتے ہو یہ سات سو برس سے بھی زائد زمانہ گذرا جب سے امت مین بالاعلان موجود ہین بلکہ جیسا ابن قیم لکھتے ہین کہ زمین ان افعال سے بھر گئی نیز بلاد شام و دیگر بلاد مسلمین کے متعلق بھی

لکھا ہے کہ ہرجگہ ان مین سے کچھ نہ کچھ رائج ضرور ہین اور اسکے ذیل مین بڑے بڑے سخت امور جنکا وہان ارتکاب ہوتا ہے ذکر کئے ہین مثلاً قبر کا سجدہ قبر کے نام پر قربانیان اہل قبور سے تکالیف کو دور کرانا اور مصیبتون مین امداد کی خواہش اور منتین وغیرہ اسکے بعد قسم کھاکر لکھا ہے کہ یہ جو کچھ لکھا گیا انکے افعال کا ایک بہت تھوڑا حصہ ہے انکے افعال تو ان امور مذکورہ سے بھی زائد اور سخت ہین اور لکھتے ہین کہ ہمنے انکے بدعات اور افعال مشرکانہ کا استقصاء نہین کیا ہے لیکن باوجود اسکے نہ ابن قیم نے نہ انکے طبقہ کے اہل علم نے نہ انکے قبل یا بعد کے طبقات کے اہل علم نے کہ جنکو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عادل ارشاد فرمایا اور فرمایا ہے کہ وہ غالی لوگون کے غلو اور مبطلین کے دعاوی باطلہ اور جاہلین کی تاویل سے دین کو محفوظ رکھتے ہین انمین سے کسی نے انپر کفر ظاہر کا حکم نہین لگایا اور بلاد مسلمین کو بلاد کفر نہین کہا اور نہ بلاد واہل بلاد سے قتال کیا اور نہ انکو مشرکین مین شمار کیا حالانکہ ان لوگون کا کام ہی امداد حق تھا اور یہی وہ لوگ ہین جو قیام قیامت تک طائفہ منصورہ کے نام سے موسوم ہوکر باقی رہینگے۔

بلکہ ابن قیم لکھتے ہین کہ یہ افعال جنکے مرتکب اور جو ان کی تکفیر نہ کرے اسکی بھی تکفیر کرتے ہو اور جنکے بابت تمہارا خیال ہے کہ وہ اصنام کبری کی پرستار ہین وہ بلاد اسلام مین بکثرت پائے جاتے ہین یہانتک کہ کوئی نیکوکار بھی ایسا نہ تھا جو ان افعال کے ارتکاب سے محفوظ رہا ہو بلکہ کوئی نیکوکار ایسا نہ تھا کہ جو ان افعال کے منکرین پر جو سختیان ہوتی تھین انمین شریک نہ ہوتا ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حصہ امت ان افعال کا مرتکب تھا اور جو مرتکب نہ تھا وہ بھی انکار کرنیوالون پر انکار ضرور کرتا اور جب وہ لوگ ان افعال پر انکار کرتے تو انپر زیادتیان اور سختیان کرتا۔ تو اگر تمہارا مسلک صحیح مان لیا جائے

تو لازم آتا ہی معاذ اللہ ابن قیم کے زمانے کے پہلے سے تمام امت شرک اکبر مین مبتلا ہو گئی بلکہ ان مشرکانہ افعال کو اچھا سمجھتی تھی اور جو لوگ ان افعال پر انکار کرتے انکے انکار پر انکار کرتی تو اب تمہارا مسلک اس حدیث سے اور قبل کی حدیثون سے نیز آگے آنیوالی حدیثون سے رد ہوا جاتا ہی۔

فصل تمھارے مذہب کے باطل ہونے پر صحیحین کی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جسمین ارشاد ہوا ہے کہ میری امت مین سے ایک گروہ ہمیشہ غالب اور حق پر رہیگا انکو ذلیل و خوار کرنیوالون کا ذلیل کرنا اور مخالفین کی مخالفت کچھ نقصان نہ پہونچا سکیگی اور یہی حدیث اسامہ سے روایت ہے جسمین یہ ٹکڑا بھی شامل ہے آپسے دریافت کیا گیا کہ یہ لوگ کہان ہونگے آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیت المقدس مین یا اطراف بیت المقدس مین اس حدیث کو نقل کرکے ابن تیمیہ لکھتے ہین جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت مین ہمیشہ ایک گروہ ایسا رہیگا جو علم و سیف کے ساتھ غالب و منصور رہیگا اور اس گروہ کو وہ مصائب نہ اٹھانے پڑینگے جو انکے قبل بنی اسرائیل اور دوسرے گروہ کے لوگونکو مقہور و مغلوب ہونے کے وجہ سے اٹھانے پڑے بلکہ یہ ہوگا کہ اگر یہ گروہ کسی وقت کسی حصہ زمین مین مغلوب ہو جائیگا تو کسی دوسرے حصہ مین ایک گروہ غالب و منصور پیدا ہو جائیگا۔ کل امت پر کبھی بھی غیر گروہ کے لوگ مسلط نہ ہو سکین گے ہان خود انہین باہم اختلاف ضرور ہوگا اور فتنہ ظاہر ہونگے اسکے بعد ابن تیمیہ لکھتے ہین۔ کہ یہ گروہ اہل سنتہ والجماعت ہی کا ہے جو قیامت تک غالب اور منصور رہنے والا ہے اور میرے خیال مین یہی وہ گروہ ہے جسکے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تزال طائفۃ من امتی الحدیث ارشاد فرمایا ہے وجہ دلالت یہ ہے کہ حضور نے جس طائفہ کا ذکر فرمایا ہے وہ کوئی مخفی گروہ نہین ہے

جیسا کہ تمہارا خیال ہے بلکہ وہ تو علانیہ پایا جاتا اور منصور بھی ہو منتشر و حقیر نہین ہے اور بلاد اسلام ایک دن کے لیے بھی ان سے خالی نہین ہوے - اور جیسا کہ شیخ نے لکھا ہو انپر کبھی کوئی دشمن بھی مسلط نہین ہوا کہ جس نے انکو مقہور کیا ہو تو صادق المصدوق کی تصریح کے مطابق اس گروہ کے یہ اوصاف ہین اور ان افعال سے جنکے ارتکاب کی بنا پر تم لوگون کی تکفیر کرتے ہو بلاد اسلام سات سو برس سے زائد زمانے سے بھرگئے ہین اور تمہارے خیال مین ان افعال سے غیر اللہ کی عبادت ہوتی ہو اور یہ وہ وسائط ہین کہ جنکا ذکر قرآن مین موجود ہے ان تمام باتون کے باوجود کسی زمانے کے متعلق یہ نہین بیان کیا جاتا کہ ائمین کسی نے بھی تمہارے ایسے اقوال کیے یا تمہارے ایسے افعال کیے ہون بلکہ تمکو کوئی چیز ایسی نہین ملیگی جس سے تم جس شبہہ مین پڑگئے ہو اسپر استدلال کرسکو سواے حضرت علی کے واقعے کے کہ انھون نے اس شخص کو قتل کر دیا جسنے کہا تھا کہ آپ معاذ اللہ خدا ہین - اور حضرت صدیق کے واقعہ کے کہ انھون نے مرتدین سے قتال کیا -

یہ عبارت ایسی مجمل ہو - جو شخص ذرا بھی علم سے تعلق رکھتا ہو وہ بہ آسانی سمجھ سکتا ہو کہ اس سے جو مفہوم تمنے گڑھا ہو وہ کسقدر مضحک ہو فالحمد للہ رب العالمین علی مزوال الالتباس والاشتباہ - خدا کی قسم صرف یہی حدیث تمہارے مذہب کے باطل کرنے کے لیے کافی ہے ہان گوش شنوا کی ضرورت ہو تو خدا سے دعا ہے کہ وہ تم کو ہلاکت سے بچاوے -

فصل صحیحین کی وہ حدیث بھی تمہارے مذہب کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہے جو حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کفر کا سر امشرق کی طرف ہے اسلیئے کہ اسیطرف سے قرن شیطان ظاہر ہوگا "

اسیطرح صحیحین مین حضرت ابن عمر سے مروی ہو کہ ایک بار رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرق

کی طرف منھ کیے کھڑے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ فتنہ اسی طرف ہے۔ اور بخاری نے
مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب حضور نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ ہمارے شام میں ہمکو
برکت عنایت فرما اے اللہ ہمارے یمن میں ہمکو برکت عنایت فرما۔ تو صحابہ نے
عرض کیا اور ہمارے نجد میں؟
آپنے پھر ابتدائی عبارت دہرائی اور اسپر صحابہ نے عرض کیا وفی نجدنا راوی واقعہ
کا بیان ہے کہ میرے خیال میں تیسرے مرتبہ آپنے ارشاد فرمایا۔
وہاں (نجد میں) زلزلہ اور فتنے ہیں اور وہیں سے قرن شیطان ظاہر ہوگا۔
اور جو حدیث امام احمد بن حنبل نے مرفوعاً حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے
اسمیں ہے کہ آپنے پہلے ارشاد فرمایا اے اللہ ہمکو ہمارے مدینہ میں اور ہمارے
صاع میں اور ہمارے مدمیں اور ہمارے یمن میں اور ہمارے شام میں برکت
عنایت فرما۔ اسکے بعد مشرق کی طرف منھ کرکے آپنے فرمایا اسیطرف سے قرن
شیطان ظاہر ہوگا اور یہیں سے زلازل اور فتن اٹھینگے۔
شیخ تقی الدین لکھتے ہیں کہ ان احادیث میں مشرق سے مراد مدینہ سے سمت مشرق
ہے یہانتک کہ اُسی سمت سے مسیلمہ کذاب کا ظہور ہوا جسنے دعوی نبوت کا کیا
اور حضور کے وصال کے بعد اسلام میں یہ پہلا حادثہ تھا جو ظاہر ہوا اور بہت
سے لوگ اسکے پیرو ہوگئے اور حضرت صدیق خلیفۂ اول نے اُنسے قتال کیا۔
اقوال مذکورہ کئی وجہوں سے تمہارے مذہب کے بطلان پر دلالت کرتے ہیں
اُنمیں سے بعض ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔
اول۔ اسوجہ سے کہ حضور نے متعدد بار ذکر فرمایا کہ ایمان یمانی ہے اور فتنہ مشرق
سے ظاہر ہوگا تاکہ لوگ اس سے خوب واقف ہوجائیں۔
دوسرے اسوجہ سے کہ حضور نے حجاز واہل حجاز کے لیے متعدد مرتبہ برکت کی دعا فرمائی

مگر اہل مشرق کے لیے دعا سے انکار فرمایا اور وہین سے ظہور فتن کا تذکرہ فرمایا خاص کر نجد سے -

تیسرے - اسوجہ سے کہ حضور کے بعد پہلا فتنہ جو ظاہر ہوا وہ ہماری اسی ارض نجد ظاہر ہوا - تو غور کرو کہ ایک مدت مدیر سے مکہ مدینہ دمین ان امور سے بھرے پڑے ہین جنکی بنا پر تم مسلمانون کی تکفیر کرتے ہو بلکہ جو شخص ان مرتکبین کی تکفیر نہ کرے اسکی بھی تکفیر کرتے ہو - بلکہ ہمکو تو یہانتک معلوم ہوا ہے کہ اللہ کی اس وسیع دنیا مین سے یمن و حرمین مین یہ امور سب جگہ سے زائد پا ے جا تے ہین -

اور ہمارا یہ شہر (نجد) وہی ہے کہ جہان سب سے پہلے فتن کا ظہور ہوا بلاد مسلمین مین سے کوئی شہر ایسا نہین معلوم ہوتا ہے جہان ہمارے شہر سے زائد فتن کا ظہور ہوا ہو نہ زمانہ قدیم مین اور نہ اس موجودہ زمانے مین اور تم لوگونکا مذہب (جو نجدی ہو) یہ ہے کہ مسلمانون پر صرف تمہارے ہی مذہب کی پیروی واجب ہی نیز یہ کہ اگر کسی دوسری جگہ کوئی شخص تمہارے مذہب کا پیرو ہے اور وہان وہ اپنی دین کے اظہار نیز اپنے یہان کے لوگون کی تکفیر پر قادر نہین ہے تو اسکو لازم ہی کہ وہ ہجرت کر کے تمہارے یہان چلا آوے اور یہ کہ تمھین طائفہ منصورہ ہو - یہ تو صریحا اس حدیث کے خلاف ہوتا ہے اسلیے کہ اللہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ان تمام حالات سے مطلع فرمادیا تھا جو آپکی امت کو قیامت تک پیش آنے والے تھے اور حضور ان واقعات کو لوگون پر یا لوگون سے پیش آنے والے ہوتے عموما بیان فرمادیا کرتے تو اگر آپکو یہ علم ہوتا کہ بلاد مشرق خصوصا نجد بلاد اسلام مین سے ہے اور کبھی وہ دار الایمان ہوگا اور وہین طائفہ منصورہ پایا جائیگا اور یہ کہ صرف وہی ایسے بلاد ہونگے جہان ایمان کا ظاہر کرنا ممکن ہوگا اور دوسرے بلاد مین پوشیدہ رکھنا پڑیگا اور یہ کہ حرمین الشریفین

اور یمن بلاد کفر ہو جائینگے اور وہان بت پرستی جاری ہو جائیگی اور وہان سے ہجرت کرنا واجب ہو جائیگا - تو آپ ضرور اسکو بیان فرما دیتے اور اہل شرق خصوصًا نجد کے لیے دعاے برکت فرماتے اور حرمین و یمن کے لیے بد دعا فرماتے اور یہ ظاہر فرما دیتے کہ بد دعا اسلیے کرتے ہین کہ وہان کے لوگ بت پرستی مین مبتلا ہو جائینگے - لیکن واقعہ بالکل اسکے برعکس ظاہر ہوا کہ آپنے مشرق کے لیے عام طور پر اور نجد کی تخصیص کر کے یہ ظاہر فرمایا کہ قرن شیطان وہین سے ظاہر ہوگا اور وہین سے زلازل و فتن پیدا ہونگے اور وہان کے لیے دعاے آپنے انکار فرمایا تو یہ تمہارے گمان کے بالکل خلاف ہے - اور آج تم اسکے قائل ہو کہ جنکے لیے آنحضرت نے دعا فرمائی وہ تو بلاد کفر ہین اور جنکے لیے دعا سے انکار فرمایا اور ظاہر فرمایا کہ وہان سے قرن شیطان ظاہر ہوگا اور یہ کہ وہان سے فتنے اٹھین گے وہ بلاد ایمان ہین جہان ہجرت کر کے جانا واجب ہے -

فصل - تمہارے مذہب کے باطل ہونے پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جو عقبہ بن عامر سے صحیحین مین مروی ہے عقبہ ابن عامر کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا - مجھے تمہارے لیے اسکا خوف نہین ہے کہ تم میرے بعد شرک کروگے ہان مین تمہارے لیے دنیا کے معاملہ مین ڈرتا ہون کہ تم اسکے لیے آپس مین لڑ جھگڑ کر ضعیف و کمزور ہو جاؤ اور جس طرح تم سے پہلے کے لوگ ہلاک ہو گئے تم بھی نہ ہلاک ہو جاؤ"

عقبہ کہتے ہین کہ یہ آخر مرتبہ تھا کہ مین نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا - وجہ دلالت یہ ہے کہ قیامت تک جو واقعات آپکی امت پر گذرنے والے تھے ان سب کی خبر آپنے امت کو دیدی اور اسپر آپنے مہر بھی رکھی ہے جیسا کہ مختلف حدیثون سے معلوم ہوتا ہے اسکے بیان کا یہ موقع نہین ہے جن باتون کی

آپنے جو خبرین دی تھی انمین سے ایک یہ بھی تھی جو اوپر بیان ہوئی یعنی آپکو اسکا
خوف بالکل نہ تھا کہ آپکی امت بت پرستی کرنے لگے گی البتہ جس چیز کا خوف تھا اسکا
ذکر فرماکر آپنے لوگون کو اس سے اعراض کرنے پر مائل فرمایا ساتھ ہی یہ بھی ہے
کہ جس چیز کا ڈر آپکو تھا وہ واقع بھی ہوگئی - بہر حال یہ خبر تمہارے مذہب کے
مخالف ہے اسلیے کہ تمہارے اقوال کی بناء پر تمام امت کے لوگ اصنام پرستی مین
پڑے ہوے تھے جہانتک دریافت ہوسکا یہ ہے کہ اطراف شرق سے لیکر اطراف
غرب اور روم و یمن تک تمام بلاد مسلمین تمہارے فرضی بتون سے بھر گئے تھے -
اور تمہارا یہ قول ہے کہ جو ان مرتکبین کی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے اور اسکا
علم پہلے سے ہے کہ تمام مسلمانون نے ہر اس شخص پر جو اسلام کی جانب منسوب ہے
احکام اسلام جاری کیے اور مرتکبین کی تکفیر سے گریز کیا - تو تمہارے مذہب کے مطابق
سوا تمہارے بلاد کے باشندون کے تمام بلاد اسلام کے رہنے والے مسلمان کافر ٹھہرے
تعجب تو یہ ہے کہ تمہارے شہر مین بھی اس قسم کے اقوال کی ابتدا صرف دس ہی برس
سے ہوئی ہے اس حدیث سے بھی تمہاری غلطی ظاہر ہوگئی - والحمد للہ
رب العالمین - اگر تم یہ کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی روایت
کیا گیا ہے کہ سب سے خطرناک چیز جسکا مجھے تمہارے متعلق خطرہ ہے شرک ہے
ہم کہینگے کہ یہ حدیث بھی صحیح ہے اور آپکی احادیث مین تعارض نہین ہوتا -
ہر وہ حدیث جسمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے شرک سے
ڈرنا ظاہر فرمایا ہے - وہان شرک اصغر کے ساتھ مقید کردیا ہے مثلاً شداد
بن اوس و ابی ہریرہ و محمود بن لبید کی احادیث مین کہ ہر ایک انمین مقید
ہے اور اُس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپنے اپنی امت کے لیے شرک اصغر
سے خوف ظاہر فرمایا ہے - اور یہی وقوع مین آیا کہ تمام بلاد اس سے بھر گئے جیسا کہ

آپنے اپنی امت مین ظہور فتن اور امور دنیا مین باہم کشت و خون سے خوف
ظاہر فرمایا تھا اور ویسا ہی واقع ہوا۔ یہی شرک اصغر ہے جسکا نام آجکل تمنے
شرک اکبر رکھ چھوڑا ہے اور اسیکی بنا پر مسلمانون کا تکفیر کرتے ہو بلکہ جو تمہارے طرح
ان لوگون کی تکفیر نہ کرے اسکی بھی تکفیر کرتے ہو۔ احادیث مین اتفاق مضامین پایگیا
اور حق آشکارا ہوگیا والحمد للہ۔

فصل ۔ تمہارے مذہب کے بطلان پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے
جسکو مسلم نے صحیح مین جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہین کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان اس سے مایوس ہوگیا ہے کہ نماز پڑھنے والے
جزیرۃ العرب مین اسکو پوجینگے البتہ آپس مین خانہ جنگی ہوگی۔ امام ابویعلی بیہقی نے
ابن مسعود سے اس حدیث کو بایں الفاظ روایت کیا ہے اور حاکم نے اسکو صحیح
قرار دیا ہے شیطان اس سے مایوس ہوچکا ہے کہ ارض عرب مین اصنام پرستی ہو
اس لیے اس سے کم تر احقر باتون سے ہی خوش ہوجایا کریگا۔ ساتھ ہی یہ حقیر
باتین بھی ہلاک کرنے والی ہونگی۔

نیز امام احمد بن حنبل، حاکم اور ابن ماجہ نے شداد بن اوس سے روایت
کیا ہے اور حاکم نے شداد ابن اوس کے بیان کرنیکی تصحیح بھی کی ہے کہ وہ
بیان کرتے ہین حضور نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے متعلق شرک کا ڈر ہے"
تو مین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپکے بعد آپکی امت شرک مین مبتلا ہوجائیگی
تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہان لیکن وہ لوگ آفتاب یا ماہتاب یا کسی بت کی
پرستش نہ کرینگے بلکہ اپنے اعمال دکھانے کے لیے کرینگے"

وجہ دلالت یہ ہے کہ جیسا اوپر گذر چکا ہے کہ اللہ نے اپنے نبی کو جو متعدد پہلو
اتنا علم غیب عنایت کیا اور قیامت تک جو کچھ آپکی امت پر گذرنیوالا تھا سبکی

پھر آپکو دیدی اور اسی کے ذیل مین حضور نے ارشاد فرمایا کہ شیطان اس سے
مایوس ہوگیا ہے کہ جزیرۃ العرب مین مسلمان اسکی پرستش کرینگے اور
بروایت ابن مسعود شیطان اس بات سے مایوس ہے کہ ارض عرب مین
بت پرستی جاری ہوجاے اور شداد کی حدیث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مسلمان
بتون کو نہ پوجینگے اور ان امور مین سے ہر ایک تمہارے مذہب کے بالکل
خلاف ہے اسلیے کہ بصرہ، اطراف بصرہ، عراق کا وہ حصہ جو دجلہ سے
اس سمت ہے جہان حضرت علی وحضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے مزار
ہین، اسیطرح یمن اور حجاز یہ سب ارض عرب مین داخل ہین اور تمہارے قول
کے مطابق ان سب بلاد مین شیطان کی پرستش کی جاتی ہے اور وہ سب
کافر ہین اور جو انکی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے۔ ان احادیث سے تمہارے
مذہب کی تردید ہوتی ہے اور یہ نہین کہا جا سکتا کہ زمانۂ ارتداد مین ارض عرب
مین بھی بعض مشرکانہ حرکات کا ظہور ہوا اسلیے کہ وہ باسانی اور بہت جلد
دفع ہوگئی۔ اور یہ کسی شمار مین نہین ہو سکتا اسکی مثال تو ویسی ہے کہ
کافرون مین کا کوئی شخص ارض عرب مین جاے اور ویران مقام پر یا چھپا کر
غیر خدا کی پرستش کرے۔ لیکن یہ امور جنکو تم شرک اکبر اور عبادت اصنام
کہتے ہو انسے ارض عرب ایک مدت سے بھری پڑی ہے۔ ان احادیث سے تمہاری
یہ غلطی ظاہر ہوگئی کہ یہ امور عبادت اوثان کبری ہین نیز یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ تمہارا
یہ کہنا کہ فرقۂ ناجیہ کبھی ایسے حصہ زمین مین ہوتا ہے کہ اسکا پتہ نہین چلتا یہ بھی
غلط ہے اسلئے کہ اگر یہ امور عبادت اصنام وشرک اکبر ہوتے تو فرقۂ ناجیہ کے لوگ
جو قیامت تک غالب ومنصور رہینگے انسے ضرور قتال کرتے۔ یہ جو کچھ ہمنے بیان کیا
وہ بالکل ظاہر اور کھلا ہوا ہے والحمد للہ رب العالمین۔ تعجب انگیز امر

تو یہ ہے کہ تم ان تمام امور کو یعنی قبور اور وہ حرکات جو قبور کے پاس کیے جاتے ہین اور منتون کو اصنام کبری کی عبادت قرار دیتے ہو یہانتک کہ یہ کہتے ہو کہ یہ بات بالکل ظاہر و بدیہی ہے جسکو لوگ آسانی سے جان سکتے ہین اور یہود و نصاری بھی اسکو جانتے ہین - مین اسکے جواب مین تمکو بتاتا ہون کہ یہ تمہارا گمان فاسد ہے اور ضدا و ندا یہ سراسر تہمت ہے ہم تمکو متعدد بار کئی جگہون پر یہ بتا چکے ہین کہ کل امت کی اپنے تمام طبقون کی ساتھ قریب قریب آٹھ سو برس سے یہی حالت ہے کہ ان تمام امور سے انکے بلاد بھرے پڑے ہین لیکن آجتک کسی نے نہ تو یہ کہا کہ یہ اصنام کبری کی عبادۃ ہے اور نہ یہ کہا کہ جو ان امور مین سے کسی کا مرتکب ہوا اسنے خدا کے ساتھ معاذ اللہ دوسرے کسی کو شریک کیا اور کسی نے ان لوگون پر نہ تو بت پرستون کے احکام جاری کیے اور نہ مرتدین کے احکام عام اس سے کہ کسی قسم کی ردۃ ہو جاری کیے - رہا تمہارا یہ قول کہ یہود جو تہمت تراشنے والے لوگ ہین اسیطرح نصاری اور اس امت کے مبتدعین جو نصاری ہی کی طرح امت کے لوگون پر تہمت جوڑا کرتے ہین - ان امور کو عبادت اصنام کبری قرار دیتے ہین بالکل لغو اور بیکار ہے اسلیے کہ اسکا باعث انکا غلو اور حسد اور امت کو بڑے بڑے سخت امور کی طرف منسوب کرنا ہے جو کثرت سے پایا جاتا ہے لیکن خدا انکو یقیناً ذلیل و خوار کریگا اور اپنے دین کو تمام ادیان عالم پر غلبہ نصیب فرمائیگا جیسا کہ اسنے وعدہ بھی فرمایا ہے " اسی خدا نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکون کو گران گذرے " یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل صحیح فرمایا تھا جبکہ آپنے مدنیہ اطراف مدینہ

اور یمن کے لیے دعا فرمائی اسوقت حاضرین مجلس نے نجد کے لیے دعا کی خواہش ظاہر کی لیکن آپنے اُسپر توجہ نہ فرمائی اور فرمایا کہ وہان زلازل اور فتنے ہین۔ خدا کی قسم شہوات اور ظلم کے فتنے جنکے بابت ہر خاص و عام یہانتک کہ اس فعل کے مرتکب بھی اس سے واقف ہین کہ یہ حد سے بڑھی ہوئی بات ہے اور ظلم ہے نیز یہ کہ دین اسلام کے خلاف ہے اس سے توبہ واجب ہے شبہات کے فتنہ سے بہت کم ہین اسلیے کہ یہ فتنے دین اسلام سے گمراہ کر دیتے ہین اور جو لوگ اس فتنہ کے گرداب مین پھنسے وہ وہی لوگ ہین جنکے بابت ارشاد ہوتا ہے کیا مین تمکو ایسے لوگ بتاؤن جنکے اعمال بیکار اور ضائع ہوتے ہین' دنیاوی زندگی مین انکی کوششین بیکار جاتی ہین اور وہ یہ سمجھتے ہین کہ ٹھیک راستہ پر ہین"

انھین لوگون کے لیے حدیث صحیح مین ارشاد ہوتا ہے۔ علیحدہ رہنے والے ہلاک ہوجائینگے اسکو حضور نے تین مرتبہ فرمایا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا ہمکو اور خاصکر تمکو راہ ہلاکت اختیار کرنے سے بچاے جو بڑی رحمت والا ہے۔

فصل - اور جو وجوہ تمہارے مذہب کے بطلان پر دلالت کرتے ہین انمین یہ حدیث بھی ہے جسکو امام احمد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ نے عمر ابن الاحوص سے روایت کیا ہے ترمذی نے اسکی تصحیح بھی کی ہے کہ عمر ابن الاحوص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انھون نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ فرماتے ہوے سنا آگاہ ہوجاؤ کہ شیطان اس سے مایوس ہوچکا ہے کہ تمہارے اس شہر مین اسکی عبادت کیجائیگی البتہ بعض ان اعمال کے وجہ سے جنکو تم معمولی سمجھکر کروگے اسکی اطاعت ہوجائیگی جس سے وہ راضی ہوجائیگا"

اور صحیح حاکم مین یہی حدیث باین الفاظ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دوران مین فرمایا یقیناً شیطان اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری زمین مین اسکی عبادت کیجائیگی لیکن وہ اس بات سے خوش ہوا کریگا کہ بعض ان باتون مین جنکو تم حقیر سمجھکر کروگے اسکی اطاعت ہوتی ہوگی۔ پس اے لوگو اس سے پرہیز کرو مین نے تمہارے پاس ایسی چیزین چھوڑی ہین کہ اگر تم انکو مضبوط پکڑے رہوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے (یعنی) کتاب اللہ اور سنۃ رسول اللہ"

وجہ دلالت یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین بیان فرمایا ہے کہ شیطان اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ مکہ مین اسکی عبادت کیجائیگی اور یہہ لفظ ابد اسے اسکو مؤکد بھی فرمایا ہے تاکہ یہ گمان نہ ہوسکے کہ شیطان کی یہ مایوسی ایک خاص وقت تک کے لیے محدود ہے اسکے بعد جاتی رہیگی۔ اسکی اطلاع مخبر صادق نے دی ہے اور آپکی شان اس سے اعلیٰ ترہے کہ آپ خلاف واقعہ خبر دین نیز یہ آپکی طرف سے اپنی امت کے لیے ایک خوشخبری ہے اور آپ ہمیشہ سچی بات کی بشارت دیتے ہین۔ ہان مسلمانون کو ان امور کے ارتکاب سے بچنے کا حکم فرمایا ہے جنکو وہ عبادۃ اصنام کے مقابلہ مین حقیر و معمولی خیال کرتے ہین۔ یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے اور یہ امور جنکو تم شرک اکبر کا مرتبہ دیتے ہو اور انکے مرتکبین کو بت پرستون کے نام سے موسوم کرتے ہو مکۂ مکرمہ مین بکثرت ہوتے ہین اور اہل مکہ عام اس سے کہ طبقۂ علماء ہو یا طبقۂ امراء یا عوام سب کے سب تخمیناً سو برس سے زائد زمانہ سے ان امور مین مبتلا ہین ساتھ ہی اسکے اسوقت وہ تمہارے دشمن تمہارے اس مذہب کے وجہ سے ہین جو تمکو برا کہتے ہین تم پر لعنت بھیجتے ہین اور تمکو قید

کرتے ہین اور انکے احکام ابتک جاری ہین اور ان مشرکانہ امور کے
مرتکبین پر وہان کے علماء و امراء ابتک احکام اسلامی جاری کرتے ہین
جو تمھارے نزدیک شرک اکبر کے مرتکب ہین تو اگر تمھارا خیال صحیح ہو
تو لازم آتا ہے کہ وہ سب کے سب بالکل صاف اور کفر بواح مین مبتلا
ہونے کے وجہ سے کافر اور بت پرست ہین۔ بلکہ جو شخص ایسے لوگون
کی تکفیر نہ کرے وہ بھی کافر ہے ان احادیث سے تمھارے اس گمان کی تردید اور
تمھارے اس مذہب کا ابطال ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث
مین جو صحیحین اور دوسرے کتب مین مروی ہین فتح مکہ کے بعد جبکہ حضور وہان
تشریف فرما تھے ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد سے ہجرت (فرض) نہین ہے۔
علماء نے اس حدیث کی تفسیر مین یہ بیان کیا ہے کہ یہان عام ہجرۃ کی مفروضیت
کی نفی نہین کی گئی ہے بلکہ مخصوص مکہ سے عدم ہجرۃ کی مفروضیت بیان
فرمائی گئی ہے یہ بھی علما نے لکھا ہے کہ حضور کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ
مکہ معظمہ ہمیشہ دار الایمان رہیگا برخلاف تمھارے مذہب کے کہ تم وہان سے اُن
بلاد ایمان کی جانب ہجرۃ کو واجب قرار دیتے ہو جنکی بابت حضور نے تُبلاد فتن
کا لفظ استعمال فرمایا ہے یہ بالکل ظاہر ہے اور ہر وہ شخص جو تعصب اور ہٹ دھرمی
کو ترک کردے اور اللہ اسکو توفیق عطا فرمائے بآسانی سمجھ سکتا ہے

واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

فصل ۔ اور ان وجوہ مین سے جو تمھارے مذہب کی بطلان پر دلالت
کرتے ہین۔ وہ حدیث ہے جسکو مسلم نے صحیح مین سعدؓ سے روایت کیا ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ لوگون کے لیے اچھی جگہ ہے اگر وہ
سمجھین اس سے نفرت کرکے اسکو کوئی نہین چھوڑتا مگر یہ کہ اللہ اسمین

اسکے بجاے اس سے بہتر شخص پیدا کرتا ہے یا بھیجدیتا ہے اور اسکی تکلیفون
اور مشقتون کو کوئی برداشت نہین کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن مین اسکا شفیع
یا اسکے ایمان کا گواہ ہونگا نیز مسلم نے اپنی صحیح مین ابوہریرہ سے یہ بھی روایت
کیا ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا۔

کوئی شخص مدینہ کی تکالیف و مشقتون پر صبر نہین کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن
مین اسکا شفیع ہونگا۔

نیز صحیحین مین سفیان بن زہیر سے مرفوعًا مروی ہے کہ مدینہ لوگون کے لیے بہتر
جگہ ہے اگر وہ سمجھین نیز صحیحین مین حضرت جابر سے مرفوعًا مروی ہے۔ مدینہ
مثل اس دھونکنی کے ہے جس سے لوہار آگ دھونکتا ہے جو وہان کی برائی
کو دور کردیتا ہے اور اچھائی کو خالص اور ظاہر کردیتا ہے۔

صحیحین مین حضرت جابر سے مرفوعًا یہ بھی مروی ہے۔ مدینہ کے راستون پر
ملائکہ کا پہرہ ہے کہ وہان طاعون اور دجال نہین داخل ہو سکینگے۔

صحیحین مین حضرت انس سے مرفوعًا مروی ہے کوئی شہر وہ نہین ہے جہان
دجال نہ جاے سوا مکہ اور مدینہ کے اسلیے کہ اسمین داخل ہونیکا کوئی سوراخ
نہین ہے جسپر ملائکہ صف بستہ حفاظت نہ کرتے ہون نیز صحیحین مین ابی سعید سے مرفوعًا مروی ہے کہ مدینہ والون
مین کوئی شخص مکر نہ کریگا مگر یہ کہ گھل جاے گا جیسے نمک پانی مین گھل جاتا ہے
نیز ترمذی مین ابوہریرہ سے مرفوعًا مروی ہے ویرانی کے لحاظ سے اسلامی
آبادیون مین آخری آبادی مدینہ کی ہے یہ احادیث مختلف وجوہ سے تمہارے
مذہب کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہین انمین سے بعض کی تشریح ہم کیے
دیتے ہین ایک تو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو مدینہ کی سکونت پر
آمادہ فرمایا ہے کہ وہان کے باشندونکا مین شفیع ہونگا اور انکے ایمان کا

گواہ ہونگا۔ یہ بھی بیان فرمادیا کہ یہ کل امت کے لیے ہے نہ کہ کسی خاص قرن کے لیے اور یہ بھی ظاہر فرمایا کہ اسکو وہی شخص چھوڑیگا جسکو سمجھ نہ ہو گی۔ نیز یہ کہ وہ لوہار کے دھونکنی کے مثل ہے کہ وہان کی برائیون کو دور کر دیتا ہے اور اچھائی کو خالص اور ظاہر کر دیتا ہے۔ اور یہ کہ وہ ملائکہ کی حراست مین ہے کہ اسمین کبھی طاعون اور آخر زمانہ مین دجال داخل نہ ہو سکینگے۔ اور یہ کہ وہان کوئی مکر و فریب نہ کریگا مگر یہ کہ گھل جائیگا جیسے نمک پانی مین گھل جاتا ہے نیز فرمایا ہے کہ جس سے ممکن ہو کہ وہان مرے اسکو وہین مرنا چاہیے۔ یہ بھی بیان فرما دیا کہ مدینہ اسلامی آبادیون مین سب کے بعد ویران ہو گا ان احادیث کا ایک ایک لفظ تمہارے قول کے مخالف ہے کہ جو شخص مدینہ داخل مدینہ سے واقف ہے اسکو معلوم ہے کہ اسمین جمیع بلاد اسلام سے زائد وہ امور پائے جاتے ہین جنکے ارتکاب کی بنا پر تم لوگون کی تکفیر کرتے اور ان امور کو اصنام قرار دیتے ہو اور انکا مرتکب تو تمہارے نزدیک شرک اکبر کے ارتکاب کی وجہ سے مشرک اور بت پرست ہے۔ جو اسکی تکفیر نہ کرے وہ بھی تمہارے نزدیک کافر ہے مدینہ مین یہ امور کچھ آج سے نہین بلکہ ایک مدت دراز سے رائج ہین جسکو چھ سو برس سے زائد کا عرصہ گذرا ہے۔ باوجود اسکے پھر بھی وہان کے باشندے اور علما اور امرا اہالی مدینہ پر برابر احکام اسلامی جاری کرتے رہے اور اب تک جاری کرتے ہین۔ اسوقت وہ تمہارے مقابل سے دشمن ہین چونکہ تم لوگون کی تکفیر کرتے ہو نیز تمنے ان امور کو اصنام اور اللہ کے ساتھ انکو بھی معبود کے لفظ سے یاد کرتے ہو اور وہ لوگ اسکو برا سمجھتے ہین تمہارے مذہب کے لحاظ سے وہ کفر بواح کے مرتکب ہوے اور کفر بواح کا مرتکب

کافر ہے نیز تمہارے مذہب کے لحاظ سے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ مدینہ سے ہجرت کرکے تمہارے بلاد مین چلاآوے تم یہ بھی کہتے ہو کہ وہان کے لوگون کے لیے کوئی شفاعت کرنیوالا نہین ہے جسکی سفارش قبول ہو حالانکہ یہ یہ احادیث تمہاری قول کی صحیح مخالف ہین۔ اور جو حدیث تمکو بالکل صاف کردیتی ہے وہ یہ ہے جسمین ارشاد ہوا اور بشارت دی گئی ہے کہ مدینہ مین آخر زمانہ مین دجال داخل نہو سکیگا اور فتنۂ دجال سے بڑھکر کوئی دوسرا فتنہ نہین ہے اور دجال کی غرض وغایت سوائے اسکے اور کچھ نہین ہوگی کہ غیر اللہ کی پرستش کیجاے۔ تو اگر ان امور کے مرتکبین کہ جنکے متعلق تم کہتے ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ دوسرے کو بھی معبود قرار دیتے ہین، اصنام کی عبادت کرتے اور اللہ کے ساتھ شرک اکبر کرکے مشرک ہین تو ان سے مدینہ چھ سو یا سات سو یا اس سے کم وبیش مدت سے پُر ہے یہانتک کہ مدینہ کے باشندے ان امور کے عادی ہوگئے ہین۔ اور جو شخص ان امور پر انکار کرتا ہے اسکے انکار پر وہ انکار کرتے ہین تو پھر دجال کے داخل نہ ہونے سے کیا فائدہ ہوگا اسلیئے دجال کی تو یہ غرض ہو گی کہ لوگ شرک کرین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے کیا فائدہ حاصل ہوگا جبکہ مشرکین پر دجال کے داخل نہ ہو سکنے کی بشارت قرار دیجاے

فانا للہ وانا الیہ راجعون اگر تم سمجھتے کہ تمہارے مذہب کی بنا پر کیا بات لازم آتی ہے بلکہ اگر خود اپنا مذہب ہی تمہاری سمجھ مین آجاے تو اگر اللہ سے شرم نہ بھی کرو تو لوگون سے تو ضرور شرم کرنے لگو۔

جو شخص بھی ان احادیث پر غور کریگا تو جو کچھ ہمنے بیان کیا ہے اس سے بھی زائد اسکو وہ باتین ملین گی جنسے تمہاری مذہب کا بطلان ظاہر ہوتا ہے

اس شخص کی زندگی حقیقی زندگی نہین جو درحقیقت جوانمرد نہو مگر اپنے تئین جوانمرد ظاہر کرے - اللہ ہمکو اور تمکو فتن سے محفوظ و سالم رکھے -

فصل - ان وجوہ مین سے جو تمہارے مذہب کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہین وہ حدیث بھی ہے جسکو مسلم نے اپنی صحیح مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ فرماتی ہین کہ مین نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ رات اور دن اسوقت تک ختم نہون گے جبتک لات و عزیٰ کی پرستش نہوئیگی"۔

تو مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب خدا نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اسنے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ وہ اس دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرے اگرچہ مشرکون کو ناگوار گذرے تو مین یہ سمجھتی تھی کہ یہ پورا ہوکر رہیگا تو حضور نے جواب مین ارشاد فرمایا کہ - قریب ہے کہ جو کچھ اللہ چاہے گا اسمین سے وہ ہوکر رہیگا لیکن بعد کو اللہ ایک خوشگوار ہوا چلائیگا جس سے ہر وہ شخص مرجائیگا جسکے قلب مین ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اور وہ لوگ باقی رہجائینگے جنمین کوئی اچھائی نہین ہے اور وہ اپنے آبائی دین پر پھر جائینگے نیز عمران بن حصین سے مروی ہے کہ ارشاد نبوی ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی حفاظت کے لیے لڑتا رہیگا یہانتک کہ اس گروہ کا آخری شخص مسیح دجال سے لڑیگا - نیز جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہیگا اسلیے کہ اسکی حفاظت کے لیے مسلمانونکا ایک گروہ ہمیشہ قتال و جنگ کرتا رہیگا یہانتک کہ قیامت آجائے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے نیز مسلم نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ عقبہ نے بیان کیا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ خدا کے حکم پر لڑتا رہیگا اور اپنے

دشمنوں پر غالب رہیگا اور اسکے مخالفت کرنیوالے اسکو کچھ نقصان نہ پہنچا سکینگے
یہانتک کہ قیامت آجائیگی اور وہ اسی حالت میں ہونگے اسکے بعد عبداللہ
بن عمر نے فرمایا اور پھر اللہ ایک ایسی ہوا چلائیگا جسکی خوشبو مشک کی ایسی اور
نرمی ریشم کی ایسی ہوگی جو کسی ایسے شخص کو نہ چھوڑے گی جسکے قلب مین ذرہ بھر
بھی ایمان ہوگا مگر یہ کہ اسکی روح کو قبض کرلیگی پھر صرف برُے لوگ باقی
رہجائینگے اور انھی پر قیامت آئیگی"
مسلم نے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا دجال میری امت مین نکلیگا اور چالیس دن ٹھہریگا اسکے بعد
مسلم نے پوری حدیث لکھی ہے جسکا ایک جزیہ ہے کہ عیسیٰ دجال کو قتل کرینگے
اسکے بعد آپنے ہوا اور ارواح مومنین کے قبض ہونے کا حال بیان فرمایا
اور یہ کہ صرف برے ہی لوگ باقی رہجائینگے - آگے چلکر ارشاد فرمایا -
تو شیطان شکل انسانی مین ہوکر انسے پوچھیگا کہ کیا تم میری بات نہ سنوگے جسپر وہ پوچھینگے
ہم کو کیا حکم دیتے ہو تو وہ انکو بتون کی پرستش کرنیکا حکم دیگا مین کہتا ہون ان
احادیث صحیحہ سے تمہارے مذہب کا بطلان صاف صاف ہوتا ہے اور یہ کل کی کل
احادیث بلند آواز سے کہہ رہی ہین کہ اس امت مین بتون کی پرستش آخری
زمانہ مین اسیوقت ہوگی جبکہ تمام ایماندار مرجائینگے دیکھو کہ حضور نے بتون
کی پرستش کے متعلق فرمایا کہ وہ ہوگی جسپر حضرت عائشہ صدیقہ نے جو کچھ
وہ آیت سے سمجھی تھین عرض کیا کہ آپکا دین تو تمام ادیان پر غالب رہیگا
تو دین کے غلبہ کی حالت مین بت پرستی کیسے ہوسکیگی؟ تو آپنے اس بارہ مین
اپنی مراد حضرت عائشہ کے سامنے واضح فرمادی اور فرمایا کہ بیشک آیت
صحیح ہے اور بتون کی پرستش اسوقت ہوگی جب تمام ایماندار مرجائین گے۔

اس سے پہلے نہ ہوگی - یہ صریحا تمہارے مذہب کے خلاف ہے اسلیے کہ تمہارے قول کی بنا پر زمانۂ دراز سے تمام بلاد مسلمین مین لات وعزی کی پرستش جاری ہے البتہ تملوکون کے ظہور کے وقت سے تمہارے بلاد اس سے خالی ہین اور یہ طویل زمانہ تقریبا آٹھ سو برس کا ہے اور تمہارا خیال ہے کہ جو تمہارے تمام قوال کی موافقت کرے وہ تو مسلمان ہے اور جو مخالفت کرے وہ کافر ہے یہ بھی اس حدیث کے خلاف ہے جو شخص ذی ہوش ہے اسکے نزدیک یہ حدیث تمہارے کل اقوال واہیہ کو باطل کردیتی ہے -

نیز عمران والی حدیث مین ہے کہ ایک مظفر ومنصور گروہ ہمیشہ حق کی حفاظت کے لیے لڑتا رہیگا یہانتک کہ اسکا آخری شخص دجال سے لڑیگا اسیطرح عقبہ والی حدیث مین بھی ہے کہ وہ ہمیشہ حق کی حفاظت کے لیے لڑتا رہیگا اور وہ ہمیشہ اپنے دشمنون پر غالب رہیگا یہانتک کہ انکے سرون پر قیامت آجائیگی اور وہ اسی حالت مین ہونگے اور یہ ظاہر بات ہے کہ دجال کی غرض وغایت صرف غیر اللہ کا پرستش ہی ہوگی تو اگر وہ تمام بلاد مسلمین مین دجال کے پہلے ہی سے پائی جاتی ہے تو پھر فتنۂ دجال سے جس سے محفوظ رہنے کے لیے تمام انبیا نے اپنی اپنی امتون کو یہانتک کہ ہمارے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو تعلیم دی ہے کیا فائدہ ہوگا اور وہ گروہ کہان ہے کہ جنکا آخری شخص دجال سے قتال کریگا - اور جو اس زمانے مین حق کی حفاظت کے لیے ان لوگون سے قتال کرتا ہے جو تمہارے خیال کے مطابق مشرک ہین یعنی اللہ کے ساتھ دوسرے کو بھی معبود قرار دیتے ہین - اگر تم یہ کہتے ہو کہ وہ پوشیدہ ہین تو اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ظاہر رہینگے - اگر تم کہتے ہو کہ وہ ضعیف ہین تو اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے

دشمنون پر غالب رہینگے - اگر تم کہتے ہو کہ وہ دجال کے زمانے مین آئینگے تو ان احادیث مین تو یہ موجود ہے کہ قیامت تک ہمیشہ رہینگے اگر تم اپنے گروہ کو کہتے ہو کہ وہ گروہ یہ ہے تو تمہاری مدت تو صرف آٹھ برس کی ہے صرف آٹھ برس ہوے کہ تمہارا ظہور ہوا ہے - بتاؤ کہ تمہارے پہلے کون ان تمہارے ایسے اقوال واہیہ کا قائل تھا تاکہ ہم تمہاری تصدیق کر سکین ورنہ تم تو ہرگز وہ نہین ہو تو ان احادیث مین تمہارے قول کی رد اور فساد کا بیان ہے - فصلوۃ اللہ وسلامہ علی من اتی الشریعۃ الکاملۃ التی فیہا بیان ضلال کل ضال اسیطرح عبداللہ بن عمرو والی حدیث مین ہے کہ تمام مسلمانون کے مرجانے کے بعد شیطان انسانی صورت مین نمایان ہو کر لوگون کو اپنے بات مان لینے کے لیے آمادہ کریگا تو وہ لوگ دریافت کرینگے کہ تم ہمکو کیا حکم دیتے ہو جسپر وہ انھین بت پرستی کا حکم دیگا - تو اگر تمام بلاد مسلمین حجاز مین اور شام وغیرہ شرقا وغربا بتون اور انکی پرستش سے پُر ہون جیسا کہ تم کہتے ہو تو پھر ان احادیث کے ذریعہ سے یہ بیان کرنے کا کیا فائدہ ہوگا کہ بتون کی پوجا نہ ہوگی مگر اسیوقت جبکہ اللہ ہر اس مسلمان کو وفات دیدیگا جسکے قلب مین ایک ذرہ برابر بھی ایمان کی روشنی ہوگی - اور آخر زمانہ مین دجال سے قتال کرنیکا کیا فائدہ ہوگا جبکہ عرصہ دراز تقریبا چھ سات سو برس سے تمہارے خیال کے مطابق جو لوگ بت پرست ہین انسے قتال نہین کیا جاتا لیکن خدا کی قسم واقعہ وہی ہے جسکو خود اللہ ارشاد فرماتا ہے آنکھین تو اندھی نہین ہوتین مگر سینون کے اندر جو قلب ہے وہ اندھا ہوجاتا ہے -

پس یہ وجوہ ہین جنکو ہم نے سنت رسول اللہ سے اخذ کرکے بیان کیا ہے

اوراس شخص کے لیے تو کافی ہین جو حق کی پیروی اور راہ مستقیم پر چلنے کی خواہش رکھتا ہی لیکن وہ لوگ جنکو خود پرستی اور ہوا و ہوس نے اندھا کر رکھا ہے آنکی تو وہی حالت ہے جسکو خدا بیان فرماتا ہی اور اگر ہم انکے لیے ملائکہ بھی نازل کرین اور مردے انسے باتین کرین اور انکے سامنے ہم چیزونکو زندہ کر دین تب بھی وہ ماننے والے نہین مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

ہمنے تو اپنے مخالفین کے سامنے شرع کو پیش کر دیا اور خدائے قدوس کی قسم انسے یہی درخواست ہے کہ وہ اپنی طرف سے بھی اللہ کی شریعت کو جسکو اسنے اپنے رسول اور ہمارے اور انکے نبی پر نازل فرمایا ہمارے سامنے پیش کرین اور بتائین کہ علماء امت مین سے کسنے انکے موافق سمجھا ہو اور ہم اللہ کو گواہ کرکے انسے کہتے ہین کہ اگر وہ حق پر ہونگے تو ہم انکی پیروی کرینگے۔ تم مین سے بعض لوگون نے قدامہ بن مظعون اور انکے ساتھیون کے قصہ سے جو استدلال کیا ہے کہ وہ لوگ بھی تو اس آیۃ کی تاویل کرتے ہوے حلت شراب کے قائل ہوگئے تھے کہ جو لوگ ایمان لاے اور اچھے کام کیے جو کچھ انھون نے کھایا اسکا انپر کوئی وبال نہین ہے اور اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کے مشورہ کے ساتھ انکے متعلق فیصلہ صادر فرمایا تھا کہ اگر وہ لوگ اپنے اس قول سے رجوع کرلین تو خیر ورنہ قتل کر دیے جائین یہ استدلال تو بالکل عجیب ہو اسلیے کہ شراب کی حرمت کا علم تو ضروریات دین مین داخل ہو اور ہر شخص جانتا ہو کہ قرآن مین اسکی حرمت کا ذکر ہو سنت مین حرمت کا ذکر ہے اور اجماع امت سے بھی یہ حرام ہے اور اسوقت بھی تمام مہاجرین وانصار اجماعاً بلکہ ہر مسلمان اسکی حرمت کا قائل تھا اور اسوقت تمام امت کا امام ایک ہی تھا اور دینی امور بالکل ظاہر تھے علاوہ اسکے انکی تکفیر نہ حضرت عمر نے کی اور

نہ کسی اور صحابی نے البتہ جب امام نے انپر حق و باطل واضح کرکے اور
صاف طریقہ سے بیان کرکے حق کی جانب دعوت دی لیکن پھر بھی وہ
اپنی راے پر جمے رہے تو انپر حد جاری کی اور انکو قتل کردیا کیونکہ جس
عادل کی امامت پر جمیع امت کا اتفاق ہوچکا ہو اس امام کے کتاب وسنتہ
و اجماع امت سے حجت قائم کردینے کے بعد بھی جو اپنی بات پر قائم رہے اسکی
سزا تو قتال ہی ہے۔ اور تمہاری حالت تو یہ ہے کہ جو تمہارے مذہب فاسد
کی کہ جسمین تمہاری پیروی وتقلید کسی اُس شخص کے لیے جائز نہین ہے کہ
جو اللہ اور یوم آخرۃ پر ایمان رکھتا ہے مخالفت کرے اسکی بلا تکلف تکفیر
کردیتے ہو تو اس واقعہ سے اپنے موافق تم کیسے استدلال کرسکتے ہو بلکہ
خدا کی قسم اگر کوئی مستدل تمہارے خلاف اس واقعہ سے استدلال کرکے
تمکو بھی انھین مستحلین شراب کی زمرہ مین شمار کرے تو بہت زائد قرین قیاس
ہوگا اسکے مقابلہ مین کہ تم اس آیت سے اپنے مخالف کے مقابلہ مین استدلال
کرکے اپنے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اس حالت کے مطابق کرتے ہو جو
حضرت عمرؓ کی مہاجرین وانصار مین تھی فانا للہ وانا الیہ راجعون مالجہلہا
من بلیۃ اسیطرح علامہ کی اقناع والی اس عبارت سے کہ "جو یہ کہے کہ
علی اللہ ہین اور جبریل کو غلطی ہوگئی ہے تو وہ کافر ہے اور جو اسکی تکفیر
نہ کرے وہ بھی کافر ہے" تمہارا استدلال کرنا بھی عجیب ہے کیا کسی
مسلمان کے وہم مین بھی یہ آسکتا ہے کہ جو اللہ کے ساتھ کسی اور کو
خواہ وہ علی ہون یا کوئی اور معبود قرار دے وہ مسلمان ہے اسیطرح
جو یہ کہے کہ روح الامین حضرت علی سے پھر کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف
منصب نبوت لیگئے وہ مسلمان ہے۔

لیکن تمنے تو بجاے علمؑ کے ان چیزون کو رکھا ہے جو محض تمہارے اختراعی و رسمی ہین کہ تم کہتے ہو کہ جسنے یہ کیا اور وہ کیا تو اسنے اسکو ایک معبود قرار دیدیا یہ کہہ کر تم جاہلون کو دھوکا دیتے ہو اسلیے کہ اگر ایسا تھا تو اہل علم مین سے کسی نے یہ کیون نہ کہا کہ جس نے کسی مخلوق سے کوئی چیز مانگی تو اسنے اسکو ایک آلہ قرار دیدیا، یا کسی مخلوق کی منت مانی یا فلان بات کی یا ایسا کام کیا تو اسنے ایک معبود خدا کے علاوہ قرار دیدیا۔ تمام اہل علم مین سے صرف تم ہی ایک ایسے نکلے کہ تمنے ان باتون کا نام معبود گڑھلیا ہے اور اپنے گڑھی ہوئی بات پر اللہ اور اسکے رسول اور اہل علم کے کلام کو محمول کرتے ہو۔ فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

فصل — اب ہم بعض اہل علم کے ان اقوال مین سے چند بیانات نقل کرتے ہین جنمین اہل علم نے رسولون کے جھٹلانے والے مشرکین کے حالات ذکر کیے ہین۔ ابن قیم نے لکھا ہے۔ لوگ راستی اور دین حق پر تھے شیطان کا ان لوگون سے سب سے پہلا مکر یہ تھا کہ اُسنے اِن کو بتون کی پرستش اور قیامت کے انکار اور مقبرون اور اسکے علاوہ جہان اہل قبور کی تصاویر ہون وہان مقیم رہنے اور اعتکاف کرنے پر آمادہ کیا چنانچہ انکا قصہ خدانے قرآن پاک مین اپنے ارشاد لا تذرن الھتکم الخ سے بیان کیا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ "سواع اور یغوث وغیرہ قوم نوح کے اچھے لوگون کے نام ہین کہ جب وہ لوگ مرگئے تو شیطان نے انکی قوم کے لوگون کے دلون مین یہ بات ڈالدی کہ وہ لوگ جہان جہان بیٹھے تھے وہان وہان انکے نام پر پتھر گاڑ دین ان لوگون نے ایسا ہی کیا۔ مگر انکی پرستش کرنے سے قبل ہی وہ لوگ تباہ و برباد ہوگئے جنکے بعد بت پرستی کا علم مٹگیا"

اسکے بعد اللہ نے انمین حضرت نوح کو خدائے واحد کی عبادت کے ساتھ مبعوث فرمایا مگر ان لوگون نے انکی تکذیب کی انکا کہنا نہ مانا تو اللہ نے انکو طوفان کے ذریعہ تباہ کر دیا پھر عمرو بن عاص پہلا شخص تھا کہ جسنے دین ابراہیمی مین تغیر کیا اور قوم نوح کے بتون کو ساحل سمندر سے برآمد کرکے عرب کو انکی پرستش کی تلقین کی عرب نے اسکی دعوت قبول کی اور بتون کی پرستش مین مصروف ہوگئے پھر بھی ایک مدت تک انکی پرستش جسکو وہ اچھا سمجھتے تھے انمین جاری رہی وہ لوگ اپنے اصلی دین کو بالکل بھول گئے دین ابراہیمی کو بت پرستی سے بدلا یا دین ابراہیمی مین سے صرف بیت اللہ کی تعظیم اور اسکا حج انمین باقی رکھا لیکن حج کی بھی یہ حالت تھی کہ نزار اپنی تلبیہ مین کہتے تھے "مین حاضر ہون تیرا کوئی شریک نہین سوائے اس شریک کے کہ جو تیرا ہی ہے تو اسکا اور اسکی تمام مملوکہ چیزون کا مالک ہے" آگے چلکر کہتے ہین ہر وادی کے لوگون کے لیے علیحدہ بت تھا جسکی وہ پرستش کرتے تھے شرک اسدرجہ انمین راسخ ہوگیا تھا کہ جب اللہ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو توحید کے ساتھ مبعوث فرمایا تو قریش کہنے لگے کیا اسنے تمام معبودون کو ایک معبود کردیا یہ تو بڑی بات ہے"۔

انمین سے جب کوئی سفر کے لیے نکلتا تو جب پہلے منزل پر پہونچتا تو وہان سے چار پتھر اٹھالیتا اور انمین جو سب سے اچھا ہوتا اسکو اپنا رب والٰہ بناتا اور بقیہ تین سے ہانڈی کے لیے چولھا تیار کرتا جب اس منزل سے روانہ ہونے لگتا تو ان پتھرون کو وہین چھوڑ دیتا جب کسی دوسری منزل پر پہونچتا وہان بھی اسی طرح کرتا۔

امام احمد بن حنبل رجاء عطاردی سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے

بیان کیا کہ جب زمانۂ جاہلیت مین ہم پتھرون کی پرستش کیا کرتے تھے
ہماری حالت یہ تھی کہ جس پتھر کی ہم پوجا کرتے اگر اُس سے عمدہ پتھر
ہمکو ملجاتا تو اپنے پہلے پتھر کو پھینک کر اس دوسرے پتھر کو اٹھا لیتے اور
اسکی پوجا شروع کردیتے۔ اگر ہم کو کوئی پتھر نہ ملتا تو ہم ایک مٹھی بھر مٹی
اٹھاکر بکری کے تھن کے نیچے لاتے اور بکری کو دوہتے پھر جب بکری کا
دودھ مٹی مین ملجاتا تو اسکو لیکر ہم اپنے سفر پر روانہ ہوتے۔
ابی عثمان نہدی سے مروی ہے کہ انھون نے زمانۂ جاہلیت کا ایک
واقعہ یون بیان کیا کہ ہم سفر مین تھے اور ہمارے پاس ایک پتھر تھا
جسکی ہم پرستش کیا کرتے تھے کہ ناگاہ ہمنے ایک آواز سنی کہ کوئی کہنے والا
کہہ رہا ہے کہ اے اہل رحال تمہارا رب ہلاک ہوگیا ہے اپنے رب کو
تلاش کرو جسپر ہم مضطربانہ سخت و نرم جگہ پر اسکو تلاش کرنے لگے ہم
اسکی تلاش مین مصروف ہی تھے کہ کسینے پکار کے کہا کہ ہمنے تمہارے رب کو
یا اسکے مشابہ کو پالیا دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ وہی ہمارا پتھر ہے تو ہمنے ایک
موٹی تازی بکری کو اسکے نام پر ذبح کیا۔
جب رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو وہان آپنے بیت اللہ
کے گرداگرد تین سو ستر بت پائے آپ اپنی کمان سے انکے چہرون
اور آنکھون کو گڑوتے اور فرماتے۔ حق آگیا اور باطل مٹ گیا یقینا
باطل تو مٹنے والا ہی تھا وہ بت برابر اپنے منہ کے بل گرتے جاتے
پھر آپکے فرمان کے مطابق وہ مسجد سے باہر کر دیے گئے اور جلا دیے گئے
نیز لکھتے ہین۔ اور شیطان مشرکین سے کھیل کیا کرتا تھا جسکے لیے اسکے
پاس بہت سے سامان تھے بعض کو اسنے مردہ لوگون کے جنکی

صورتون کے بت انھون نے بنا رکھے تھے تعظیم ہی کے بہانے بت پرستی پر آمادہ کردیا۔ بعض کی یہ حالت تھی کہ وہ اسوجہ سے بتون کی پرستش کرتے کہ انکے خیال مین وہ اُن کواکب کی صورتون بھرتھےجو انکے نزدیک عالم مین موثر تھے اسکے لیے انھون نے مکانات بنا رے تھے جنمین انکو رکھا تھا اور انکی حفاظت کے لیے دربان اور محافظ مقرر کیے تھے انکا حج اور انکے نام کی قربانی مقرر کی تھی۔ انہی بت پرستون کے زمرہ مین ایک گروہ آفتاب پرست بھی تھا انکا خیال تھا کہ آفتاب بھی مثل اور فرشتون کے ایک فرشتہ ہے جو نفس اور عقل رکھتا ہے اور اس سے چاند اور ستارون کی روشنی ہے اور کہتے کہ تمام موجودات سفلی اسی سے فیوض حاصل کرتے ہین اور آفتاب کو آسمانون کا بادشاہ سمجھتے تھے اسلیے اسکو تعظیم اور سجدہ کا مستحق قرار دیتے۔ اسکی عبادت کا طریقہ یہ تھا کہ ایک بت اسکے نام کا بنا یا جاتا اور اس کو ایک خاص مکان مین رکھتے اور اس مکان مین ہر روز تین مرتبہ اسکے لیے نماز ادا کرتے مصیبت زدہ آتے اسکی نماز پڑھتے روزہ رکھتے اور اس سے دعائین مانگتے اور طلوع وغروب آفتاب اور اسکے نصف النہار پر ہونے کے وقت اسکے سجدہ مین گرجاتے ایک دوسرے گروہ نے ماہتاب کو بت بنا رکھا تھا انکا خیال تھا کہ چاند مستحق تعظیم و عبادت ہے اسلیے کہ اس عالم سفلی کا وہی مدبر ہے اسکی عبادت کرتے اور اسکے لیے روزے رکھتے اور سجدے کرتے۔ ہر مہینہ مین اسکے لیے روزہ رکھنے کے واسطے چند مخصوص دن مقرر کرلیے تھے اور ان دنون مین نہایت ہی مسرت و شادمانی کے ساتھ کھانے پینے کا سامان لیکر وہان جاتے۔

ان ہی بت پرستون مین ایک وہ گروہ بھی تھا جو سیارون کی صورتون کی پرستش کرتا تھا انکے صورتون کے بت تراشتے اور انکے لیے ھیاکل و

عبادت خانے تیار کیے تھے ہر ستارے کے لیے ایک خاص ہیکل اور ایک
خاص مکان اور ایک خاص طریقۂ عبادت تھا۔ ان سب مین ایک ہی روح بت پرستی
کی پائی جاتی تھی سلیے کہ جبتک وہ کسی خاص چیز کی خاص شکل کو سامنے رکھین انکے یہان کوئی
طریقۂ عبادت متعین نہ تھا اپنی عبادت مین اس خاص شکل کو سامنے رکھتے اور وہ ہین عبادت کے لیے قیام کرتے۔
آگے چلکر کہتے ہین" اور انہی بت پرستون مین سے بعض وہ بھی تھے جو آگ کو
پوجتے تھے انھون نے اسکو ایک معبود قرار دے رکھا تھا اسکے لیے بھی انھون
نے بہت سے مکانات بنائے تھے اور اسکے لیے دربان و محافظ مقرر کیے تھے
جنکا کام یہ تھا کہ وہ آگ کو ایک لمحہ کے لیے بھی بجھنے نہ دین ان لوگون کی عبادت
کا طریقہ یہ تھا کہ اسکے گرد گھومتے اور بعض تو تقرب حاصل کرنے کے لیے
خود اپنے کو اور بعض اپنے لڑکون کی اس آگ مین ڈال دیتے اور بعض عباد
وزہاد ہوتے جو دہین مقیم رہتے اور روزے رکھتے انکی عبادت کے مختلف طریقے تھے
جنکا وہ ہمیشہ خیال رکھتے اسیطرح ایک گروہ پانی کی پرستش کرتا تھا اسکا یہ خیال تھا
کہ پانی ہر شئے کی اصل ہے اسکی عبادت چند اجزا سے مرکب تھی جنمین سے اسکی
پاکی اور بڑائی بیان کرنا اور اسکا سجدہ کرنا بھی تھا۔

اور ایک گروہ حیوانات کی پرستش کرتا تھا بعض گاے کی بعض گھوڑے کی
اور بعض خود انسان کی پرستش کرتے۔ اور ایک گروہ درخت کی پرستش
کرتا اور ایک گروہ شیطان کو پوجتا تھا جیسا کہ خدا فرماتا ہے" اے بنی آدم کیا
تمسے مین نے عہد نہین لیا تھا کہ تم شیطان کی پرستش نہ کروگے"
انھین دہ گروہ بھی تھا جو اس عالم کے لیے ایک صانع فاطر حکیم مقدس عن العیوب
والنقائص کا اقرار تو کرتا تھا لیکن یہ بھی کہتا تھا کہ وسائط کے بغیر ہم اس تک
پہونچ نہین سکتے اسلیے ہمارے اوپر ضروری ہے کہ ہم ان روحانیات کے

ذریعہ سے جو اس سے قریب تر ہین اسکا قرب حاصل کرین تو ہم پہلے روحانیات
کا تقرب حاصل کرتے ہین اور انکے تقرب سے اس صانع حکیم کا تقرب حاصل
کرتے ہین - تو وہ روحانیات ہمارے رب اور معبود اور رب الارباب کے
دربار مین ہمارے شفیع ہین اور ہم جو انکی عبادت کرتے ہین تو محض اسلیے کہ
وہ ہمکو اللہ سے قریب کردین اسیوجہ سے ہم انسے اپنی مرادین مانگتے ہین اور
اپنے حالات اُنسے عرض کرتے ہین ہمارے تمام امور انہی سے متعلق ہین کیونکہ
وہ ہمارے اور خود اپنے اللہ کے حضور ہمارے شفیع ہین اور شفاعت بغیر روحانیات
کی مدد کے اور امداد بغیر تضرع وزاری کے حاصل نہین ہوسکتی اور تضرع
انکے لیے نماز زکوٰۃ قربانیون اور بخورات سے ظاہر ہوتی ہے - تو یہ لوگ
ان دو اصلون سے انکار کرتے جو تمام رسل کے مذاہب کی اصل الاصول
ہین یعنی بلا شرکت غیرے صرف خداے واحد ہی کی پرستش اور اللہ کے
رسولون اور ان چیزون پر جو وہ اللہ کی طرف سے لائے ہین پورا ایمان اور
یقین اور اقرار اور اطاعت کرنا اور یہی مذہب تمام قومون کے مشرکین کا تھا قرآن نے
صراحت سے اس دین کو باطل کرکے ایسے مذاہب کے پیروون کو کافر بتایا ہے
خدا اس بات سے روکتا ہے کہ کوئی اور اسکا مدمقابل مثل یا مشابہ قرار دیا جاے -
اہل شرک اپنے معبودان باطل کو خالق عالم کے ساتھ مشابہت دیتے تھے اور
خصائص خداوندی سے انکو بھی متصف قرار دیتے تھے وہ صاف کہتے کہ وہ بھی
الٰہ ہین اور ایک اللہ قرار دینے پر وہ انکار کرتے اور کہتے کہ اپنے معبودون پر
اڑے رہو اور بیان کرتے کہ وہ الاہ معبود ہین کہ جنسے امید مغفرت اور خوف
عذاب ہونا چاہیے انکی تعظیم اور سجدہ کرنا اور انپر قربانیان چڑھانی چاہئین
اسکے علاوہ اور دیگر تمام طرق عبادت کا وہ انکو مستحق سمجھتے جو اللہ کے سوا کسی

کے لیے سزاوار نہین - خدا فرماتا ہے پس تم اللہ کے ساجھی اور مد مقابل
نہ قرار دو اور لوگون مین سے وہ بھی ہین جو اللہ کے علاوہ اسکا ساجھی
بناتے ہین تو یہ لوگ کسی مخلوق کو خالق کا مثل قرار دیتے "ند" لغت مین ساجھی
کو کہتے ہین ند فلان اور ندید اسکو کہتے ہین جو مثل ومشابہ ہو ابن زید کہتے ہین
کہ مراد وہ ذاتین ہین جنکو انھون نے خدا کے ساتھ معبود قرار دیا تھا - اور
زجاج کہتے ہین کہ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے مثل ونظیر نہ قرار دو اسیطرح خدا
فرماتا ہے سب تعریفین اللہ کے لیے ہین جسنے آسمانون اور زمینون کو پیدا کیا اور
ظلمات ونور کو ظاہر فرمایا پھر بھی جو لوگ کفر کرتے ہین وہ اپنے پروردگار کا ہمسر
ومقابل قرار دیتے ہین -
یعنی اسکے مخلوقات مین سے کسیکو اسکا ہمسر قرار دیتے ہین - ابن عباس
فرماتے ہین کہ مطلب یہ ہے کہ میری پیدا کردہ چیزون مین مثلاً پتھر وغیرہ
کو باوجود میری نعمتون اور ربوبیت کے اقرار کے میرا ہمسر اور ساجھی قرار
دیتے ہین - زجاج کہتے ہین کہ اللہ نے اس آیت مین یہ بتایا ہے کہ تمام مذکورہ
چیزون کا خالق وہی ہے کہ اسکا کوئی مثل نہین -
بات یہ ہے کہ کفار اسکے ساتھ عدیل قرار دیتے اور عدل کے معنی برابری
کے ہین عدل الشی بالشی اُسوقت کہا جاتا ہے کہ جب ایک چیز دوسری
چیز کے مساوی ہو - خدا فرماتا ہے هل تعلم له سميا ابن عباس فرماتے ہین
کہ اسکے معنی یہ ہوے کہ کیا اسکے مساوی اور مثل کو جانتے ہو اور یہ آیت
اس بات کی نفی کرتی ہے کہ کوئی مخلوق خالق کا مشابہ اور مماثل ہو جو
مستحق عبادت وتعظیم ہو اور یہی مراد ولم يكن له كفوا احد اور ليس كمثله شئ
سے بھی ہے یعنی مقصود اس امر کی نفی ہے کہ اسکے ساتھ کوئی شریک

کیا جاے یا کوئی معبود مانا جاے جو عبادت اور تعظیم کا مستحق قرار پاے یہی تشبیہ ہے جسکو خدا انبیا و نبیا باطل فرماتا ہے اور یہی تشبیہ تمام عالم کے شرک اور بت پرستی کی اصل ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے روکنا کہ کسی مخلوق کو اسکا مقابل قرار دیکر اسکا سجدہ کیا جاے یا اسکے نام کی قسم کھائی جاے یا یہ کہا جاے انشاء اللہ و شئت اگر اللہ کی اور تمہاری مشیت ہو گی وغیرہ محض اسی تشبہ سے بچانے کے لیے تھا کہ جو تمام عالم کے شرک کی اصل ہے"۔

ہمنے یہان ابن قیم کے کلام کو اسلیے نقل کر دیا ہے کہ تمھین معلوم ہو جاے کہ مشرکین کے شرک کی کیا حالت تھی اور تم یہ سمجھ لو کہ وہ امور جنکی وجہ سے تم لوگون کی تکفیر اور دین اسلام سے خارج کیا کرتے ہو جیسا کہ تمہارا خیال ہے کہ یہ شرک اکبر ہے۔ اللہ کے رسولون کو انکی دونون مذکورہ اصلون کو جھٹلانے والے مشرکین کا شرک نہین ہین۔ بلکہ یہ افعال کہ جنکے ارتکاب کے وجہ سے تم لوگون کی تکفیر کرتے ہو وہ اس شرک کی فرع ہین اسیوجہ سے بعض علمانے انکو شرک قرار دیکر شرک اصغر مین شمار کیا ہے اور بعضون نے تو انکو شرک کے نام ہی سے نہین یاد کیا ہے انمین سے بعض نے توان کو محرمات مین شمار اور بعض نے مکروہات مین ذکر کیا ہے اہل علم کے کتابون کے مطالعہ سے ان کا پتہ چلسکتا ہے خدا ہمکو اور تمام مسلمانون کو تمام ان چیزون سے محفوظ رکھے جو اسکی ناراضی کے باعث ہون والحمد للہ رب العالمین۔

فصل۔ اب ہم اس خط کو چند احادیث لکھکر ختم کرتے ہین جنمین آپنے اسلام کی توضیح اور ایک مسلمان کے لیے جو جو صفتین ہونا چاہیے

انکو بیان کیا ہے -

(۱) حضرت عمر سے روایت ہے - ایک مرتبہ حضرت جبریل نے (شکل انسانی مین) آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسلام کیا ہے آپنے فرمایا اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد ارسول اللہ کہنا اور نماز پڑھنا زکوۃ دینا - رمضان کے روزے رکھنا اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا حضرت جبریل نے کہا صحیح ہے پھر پوچھا کہ ایمان کیا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اسکے فرشتون اسکی کتابون اور انبیا اور یوم آخرۃ پر ایمان لانا اور قدر کے خیر و شر پر ایمان لانا حضرت جبریل نے کہا صحیح فرمایا - اب فرمایے کہ احسان کیا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ کی اسطرح عبادت کرنا کہ گویا کہ تم اسکو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہین دیکھ رہے ہو تو وہ تمکو دیکھ رہا ہے آخر حدیث تک اس حدیث کے آخر مین آپنے بیان فرماد یا کہ یہ جبریل تھے جو تمکو تمہارا دین سکھانے آئے تھے اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے اور بخاری نے بھی اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے (۲) حضرت ابن عمر کے متعلق مروی ہے کہ انھون نے بیان فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر ہے اول صرف خدا کی معبود ہونے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونیکی گواہی دینا نماز پڑھنا زکوۃ دینا بیت اللہ کا حج کرنا رمضان کے روزے رکھنا - اسکو بخاری مسلم نے روایت کیا

(۳) صحیحین مین حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ وفد عبد قیس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپکے پاس بجز اشہر حرام کے نہین آسکتے کیونکہ ہمارے اور آپکے درمیان مضری کفار ہین تو آپ ہمکو عمل کرنے کے لیے صاف صاف احکام بتا دیجیے

تاکہ ہم جبکا وقد بنکر آئے ہین انکو ان سے آگاہ کر دین اور ہم سب انپر عمل کر کے جنت مین داخل ہون آپنے انکو اللہ واحد پر ایمان لانے کا حکم دیا اور فرمایا جانتے ہو اللہ واحد پر ایمان لانا کیا ہے انھون نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے تو انپے ارشاد فرمایا لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرنا نماز پڑھنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت کا پانچوان حصہ ادا کرنا پھر فرمایا کہ اسکو یاد رکھنا اور جو لوگ وہان ہین انکو اس سے آگاہ کر دینا۔

(۴) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو یمن روانہ فرماتے وقت ارشاد فرمایا تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو سب سے پہلے انکو اسبات کی طرف بلانا کہ وہ معبود واحد اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے اسکے بندے اور رسول ہونیکا اقرار کرین اگر اس بارے مین وہ تمہارا کہنا مان لین تو انکو بتاؤ کہ اللہ نے انپر دن ورات مین پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے جب اسکو بھی مان لین تو یہ بتاؤ کہ اللہ نے انپر صدقہ فرض کیا ہے جو انکے مالدارون سے لیکر انکے فقراء پر تقسیم کر دیا جائیگا۔ آخر حدیث تک اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۵) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مین لوگون سے لڑتا رہون یہانتک کہ وہ لا آلہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کا اقرار کرین اور نماز پڑہین اور زکوۃ دین جب وہ اسپر عمل کرنے لگین گے تو انکے جانین اور مال محفوظ ہوجائینگے مگر اسی حق اسلام کی وجہ سے اور انکا حساب اللہ پر ہے۔ اسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۶) حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مین لوگون سے لڑتا رہون یہانتک کہ وہ لا آلہ الا اللہ کہدین جب یہ کہدینگے تو وہ مجھسے اپنے خون اور مال مین بالکل محفوظ ہوجائینگے مگر جب کوئی حق

متعلق ہو جاے اس حالت مین اسکا حساب اللہ پر ہے اسکو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے اور احمدؒ ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے اتنی زیادتی کے ساتھ اسکو روایت کیا ہے کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کہدین اور نماز پڑھین اور زکوۃ دین جب وہ یہ کرینگے تو انکا خون اور مال مجھپر حرام ہو جائیگا۔

(۷) حضرت ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مین لوگون سے لڑتا رہون یہان تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کرین اور مجھپر اور جو کچھ مین لایا ہون اسپر ایمان لے آئین جب وہ ایسا کرینگے تو انکے جان ومال مجھسے محفوظ ہو جائینگے مگر یہ کہ انسے کوئی حق متعلق ہو جاے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۸) حضرت بریدہ ابن الحطیب کی روایت کردہ حدیث کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا بعث جیشا الخ مین ہے جب تم کسی شہر یا قلعہ والون کا محاصرہ کرو تو اگر انھون نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیدی تو تمہارا اور انکا معاملہ ولصر ہو جاے گا۔

(۹) حضرت مقداد بن الاسود سے حضور کی خدمت مین انکا سوال اور حضور کا جواب یون مروی ہوا ہے اگر کوئی مشرک مجھ سے لڑے اور میرا ایک ہاتھ کاٹ کر مجھسے درخت کی آڑ مین پناہ لے اور اسکے بعد اسلام کا اقرار کرے تو پھر کیا مین اس کو قتل کر سکتا ہون آپ نے فرمایا ہرگز نہین اسپر مین نے عرض کیا کہ اگر میرا ایک ہاتھ کاٹ کر وہ اقرار کرے آپ نے فرمایا جب بھی نہ قتل کرو اگر تم نے اسکو قتل کیا تو وہ قتل ہوتے وقت تمھارا ایسا تھا اور جب تم اسکو قتل کر دوگے تو تم اسکے ایسے ہو جاؤگے (یعنی کافر)

(۱۰) اسامہ کا واقعہ مروی ہے کہ انھون نے ایک شخص کو بعد اسکے لا الٰہ الا اللہ

کہنے کے قتل کر دیا تھا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم نے
لا الٰہ الا اللہ کہنے پر بھی اسکو قتل کر دیا تو قیامت مین تم کیا جواب دوگے
اسامہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اسنے محض اپنے بچاؤ کے لیے یہ کلمہ
کہا تھا آپنے ارشاد فرمایا کیا تم نے اسکا دل چیر کر دیکھا تھا اور آپ بار بار
حضرت اسامہ سے یہ فرماتے جاتے قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ سے
تمھین کون بچائے گا یہانتک کہ اسامہ کہتے ہین کہ مین نے اپنے دل مین یہ کہا
کہ کاش مین آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔ حضرت اسامہ کا پورا واقعہ
خودان ہی کی زبانی صحیحین مین یون مروی ہے کہ فرماتے ہین کہ حضور نے
ہم کو جہینہ کی طرف روانہ کیا تو ہم نے انکے چشمہ پر صبح کی اور مین نے
اور ایک انصاری نے ایک آدمی پر حملہ کیا جب ہم اسکے سر پر پہونچ گئے
تو بول اٹھا لا الٰہ الا اللہ، اسپر انصاری نے ہاتھ روک لیا مگر مین نے
نیزہ مار ہی دیا اور اسکو قتل کر دیا۔ پھر جب واپس ہوے تو حضور کو اسکی خبر
پہونچ گئی تو آپ نے مجھسے فرمایا کیا تم نے لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی اسکو
قتل کر ڈالا، اور برابر یہی آپ فرماتے رہے یہانتک کہ مین نے تمنا کی کہ آج کے
پہلے مین مسلمان نہ ہوا ہوتا اور ایک دوسری روایت مین ہے کیا تم نے
اسکا دل چیر کر دیکھا تھا اور ابن مردویہ سے بروایت ابراہیم تیمی عن ابیہ
مروی ہے کہ اسامہ نے ایک مرتبہ کہا۔ مین کبھی لا الٰہ الا اللہ کہنے والے
سے قتال نہین کرتا،، اسپر سعد بن مالک نے کہا کہ "مین بھی خدا کی قسم
کبھی لا الٰہ الا اللہ کہنے والے سے قتال نہین کرتا"

(۱۱) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور نے خالد بن ولید کو بنی خذیمہ کی
طرف بھیجا اور اسامہ نے انکو دعوت اسلام دی لیکن انھون نے ہم اسلام

لاسے کہنا پسند نہ کیا بلکہ کہنے لگے ہم صابی ہوگئے اسپر خالد نے انکو قید اور قتل کرنا شروع کیا۔ پھر ہم جب دربار نبوی مین حاضر ہوسے تو یہ واقعہ ہم نے ذکر کیا تو حضور نے اپنے ہاتھ اٹھا کر فرمایا خدایا مین تیرے دربار مین خالد کے کام سے بری ہون یہ کلمات آپنے دو بار فرمائے۔

(۱۲) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور کسی جماعت پر صبح کے پہلے حملہ نہ کرتے اور اگر اذان کی آواز سن لیتے تو پھر حملہ نہ کرتے اگر نہ سنتے تو صبح کے بعد حملہ کرتے۔ یہ بھی مروی ہے کہ طلوع فجر کے بعد آپ حملہ کرتے اور اذان پر کان رکھتے اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے ایک بار آپ نے ایک شخص کو کہتے سنا "اللہ اکبر" تو حضور نے فرمایا یہ فطرت پر ہے پھر اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ تو آپ نے فرمایا تو آگ سے نکل آیا۔ لوگون نے اس کہنے والیکو دیکھا تو وہ بکریون کا چرواہا تھا" (مسلم)

(۱۳) عصام المزنی سے مروی ہے حضور جب کوئی سرایہ روانہ کرتے ہدایت فرماتے اگر کوئی مسجد دیکھو یا اذان کی آواز سن لو پھر کسی سے نہ لڑو (احمد۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۱۴) حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ تمہارے اوپر حکام مقرر کیے جاتے ہین تو بعض انکو پسند اور بعض ناپسند کرتے ہین تو جو انکار کرے وہ بری ہے اور جو پسند کرے وہ بچ گیا لیکن کچھ راضی ہو کر متبع ہو جاتے ہین۔ تو مین نے عرض کیا تو انکار پر کیا ہم ان سے نہ لڑین تو آپ نے فرمایا نہین اسوقت تک نہ لڑو جب تک وہ نماز پڑھتے ہین

(۱۵) حضرت انس سے مروی کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو قبلہ مانے اور ہمارے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا

کہاہئے تو وہ ایسا مسلم ہے جسکا ذمہ دار اللہ اور رسول ہے تو اللہ کا ذمہ داری نہ کاٹو (جاری)

(۱۶) حضرت ابی سعید سے خوارج والی حدیث مین مروی ہے ایک بار ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول خدا سے ڈریئے'' حضور نے فرمایا تجھ پر افسوس کیا دنیا والون مین سب سے زیادہ مین خدا سے ڈرنے کا حق دار نہین ہون'' اس جواب پر وہ پلٹا تو خالد نے عرض کیا اس گستاخ کو مین قتل نہ کردون ؟ حضور نے کہا نہین شاید وہ نماز پڑھتا ہو'' خالد نے عرض کیا بہت سے نمازی زبان سے وہ کہتے ہین جو انکے دل مین نہین ہوتا تو حضور نے فرمایا مجھکو دلون مین سوراخ کرنے اور پیٹ چاک کرنے کا حکم نہین دیا گیا (مسلم)

(۱۷) عبید اللہ بن العدی ابن الخیار سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ان سے بیان کیا کہ وہ دربار نبوی مین حاضر تھے تو ایک شخص حضور سے چپکے سے ایک منافق کے قتل کی اجازت مانگنے لگا تو حضور نے بلند آواز سے فرمایا کیا وہ میری رسالت کی گواہی نہین دیتا اس شخص نے کہا گواہی دیتا تو ہے لیکن یہ شہادت معتبر نہین ہے حضور نے پوچھا کیا وہ نماز نہین پڑھتا ہے سائل نے کہا پڑھتا ہے لیکن وہ معتبر نہین'' حضور نے فرمایا یہی وہ لوگ ہین جنکے قتل سے خدا نے مجھے منع کیا ہے۔

(۱۸) صحیحین مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک گنوار نے خدمت اقدس مین حاضر ہوکر پوچھا مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسکے کرنے سے مجھے جنت مل جائے'' حضور نے فرمایا خدا کو پوجو اور کسیکو اسکا شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوۃ دو اور رمضان کے روزہ رکھو، گنوار نے یہ سنکر کہا تو اس ذات کی قسم جسکے قبضہ مین میری جان ہے مین اس کو

بغیر کچھ بڑھائے گھٹائے کرونگا یہ کہکر جب وہ پلٹا تو حضور نے فرمایا جسکو جنتی دیکھنا ہو اسکو دیکھے۔

(۱۹) عمرو بن مرتہ الجہنی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا اگر خدا کی وحدانیت اور آپکی رسالت کی شہادت کے ساتھ پنجوقتہ نماز پڑہون، رمضان کے روزہ رکھون اور راتمین نماز پڑھون تو میری کیا حیثیت ہوگی؟ حضور نے فرمایا تم صدیقین اور شہداء مین ہوجاؤگے۔

(۲۰) حضرت عباس راوی ہین کہ حضور نے ارشاد فرمایا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ سے پروردگار ہونے کی حیثیت سے اسلام سے دین ہونیکی حیثیت سے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے رسول ہونیکی حیثیت سے راضی ہوا (مسلم)

(۲۱) حضرت سعد حضور کا ارشاد روایت کرتے ہین کہ "جس نے اذان سنکر کہا مین گواہی دیتا ہون کہ واحد ویکتا اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد (صلعم) اسکے بندہ اور رسول ہین اور مین اللہ سے پروردگار ہونے کی حیثیت سے، اسلام سے مذہب ہونے کی حیثیت سے راضی ہون تو خدا اس کے سب گناہ معاف کردیتا ہے (مسلم)

(۲۲) صحیحین مین ابوہریرہ کی روایت ہے کہ حضور نے ارشاد کیا کہ ایمان کے کچھ اوپر ستر شعبہ ہین جنمین سب سے افضل لا آلہ الا اللہ کا کہنا ہو اور سب سے کم راستہ سے تکلیف دہ شے کا دور کردینا ہے۔ اور حیاء ایمان ایک شعبہ ہو۔

(۲۳) حضرت ابن عباس کی حدیث ہے کہ ابوطالب کے زمانہ علالت مین حضور انور اور قریش انکی پاس آے اسکے بعد حدیث بیان کرکے فرماتے ہین کہ حضور نے ان عمائدین قریش سے کہا کہ مین صرف یہ چاہتا ہون کہ آپ ایک کلمہ کہدین جسکو عرب نے اپنا مذہب بنالیا اور غیر عرب اسکی وجہ سے

عرب کو جزیہ دیتے ہین، قریش نے کہا کیا صرف ایک کلمہ؟ آپ نے ارشاد کیا "ہان صرف لا آلہ الا اللہ" یہ سنکر سب گھبرا کر اپنے کپڑے جھارتے ہوے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہتے جاتے تھے کیا خوب انھون نے تو بہت سے معبودون کو ایک معبود کر دیا یہ تو عجیب بات ہے" (احمد نسائی - ترمذی)

(۲۴) صحیحین مین سعید بن میسب اور انکے والد کے واسطہ سے روایت ہے کہ ابو طالب کی آخری حالت مین جب حضور انکے پاس آئے تو دیکھا کہ ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ بھی بیٹھے ہوے ہین، آپ نے ابو طالب کے طرف مخاطب ہو کر کہا "چچا جان اب بھی لا آلہ الا اللہ کہدو مین اسکی وجہ سے تمہارے لیے خدا سے لڑونگا" مگر قبل اسکے کہ ابو طالب کچھ بولین انکے ان کا فر عزیزون نے کہا ابو طالب کیا تم اپنے باپ کا مذہب چھوڑ دوگے؟ تو ابو طالب نے کہا (اور یہ انکا آخری کلمہ تھا) نہین مین عبد المطلب ہی کے طریقہ پر رہونگا" اور لا آلہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا۔

(۲۵) حضرت ابو بکر فرماتے ہین مین نے عرض کیا اس قصہ کا کیا خلاصہ ہے آپ نے فرمایا جو شخص مجھ سے اسکو کلمہ کو (لا آلہ الا اللہ) جو مین نے چچا کے سامنے پیش کیا تھا اور اسکو انھون نے نامنظور کر دیا تھا' قبول کریگا تو اسکے لیے نجات ہے (احمد)

(۲۶) عبادہ کہتے ہین کہ ارشاد نبوی ہے کہ جس نے اس بات کی گواہی دی کہ یکتا معبود اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور مین اسکا رسول اور بندہ ہون اور حضرت عیسٰی خدا کے بندہ اور رسول ہین اور ایسا کلمہ ہین جسکو خدا نے مریم کو القا کیا تھا اور وہ خدا کی روح ہین اور یہ اقرار کیا کہ جنت اور دوزخ حق ہے وہ کوئی بھی عمل کرے خدا اسکو جنت مین داخل کریگا (بخاری و مسلم)

(۲۷) حضرت انس کہتے ہین کہ حضور نے معاذ بن جبل سے فرمایا کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ و محمد رسول اللہ صدق دل سے کہیگا اللہ اوسپر آتش دوزخ کو حرام کر دیگا" معاذ نے عرض کیا کیا مین لوگون کو یہ خوشخبری سنا دون" آپ نے فرمایا اسطرح لوگ رحمت ایزدی پر بھروسہ کر لینگے" معاذ نے نافرمانی کے خوف سے اس ارشاد نبوی کو نہ بیان کیا مگر مرتے دم بیان کر دیا (مسلم۔ بخاری)

(۲۸) عبادہ راوی ہین کہ حضور نے فرمایا جس نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی خدا اسپر آتش دوزخ حرام کر دیتا ہے (مسلم)

(۲۹) ابوذر راوی ہین کہ ارشاد نبوی ہے کہ جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہکر اور اسپر ثابت قدم رہ کر مرے تو وہ جنت مین داخل ہوگا (صحیحین)

(۳۰) صحیحین مین عتبان کی روایت ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ آتش دوزخ اس پر حرام ہے جو محض خدا کی خوشنودی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔

(۳۱) ابوہریرہ فرماتے ہین کہ حضور نے اپنے نعلین مبارک دیکر فرمایا میرے یہ نعلین لیجاؤ اور جو اس دیوار کے پیچھے تم کو ملے اسکو جنت کی خوشخبری دیدو (مسلم)

(۳۲) ابوہریرہ فرماتے ہین مین نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ خوش نصیب کون ہے؟ ارشاد ہوا کہ وہ شخص جو خلوص دل سے لا الٰہ الا اللہ کہے (بخاری)

(۳۳) حضرت ام سلمہ کی حدیث ہے جو گذر چکی ہے اور اسمین یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا الٰہ الا اللہ کے اقرار اور میری رسالت کی شہادت کے ساتھ جو شخص یقین کی حالت مین

خدا کے پاس جائیگا تو اسکے لیے جنت ضروری ہے (صحیحین)

(۳۴) حضرت عثمان بن عفان فرماتے ہین کہ ارشاد حضور ہے کہ جو شخص مرا اور یہ جانتا ہو کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہین وہ جنت مین داخل ہوگا (مسلم)

(۳۵) حضرت انس کی حدیث جو شفاعت کے متعلق ہے اسمین مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تو آگ سے نکال لیا جائیگا وہ شخص جس کے دل مین جو کے برابر بھی نیکی ہو اور اس نے لا اِلٰہ اِلا اللہ کہا ہو، پھر آگ سے نکالا جائیگا وہ شخص جس نے لا اِلٰہ اِلا اللہ کہا ہو اور اسکے دل مین گیہون کے برابر نیکی ہو پھر وہ نکالا جائیگا جس نے یہ کلمہ کہا ہو اور اسکے دل مین ذرہ برابر بھی نیکی ہو اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور صحیحین مین اسکی قریب المفہوم حضرت ابوسعید اور حضرت ابوبکر کی حدیث ہے۔

(۳۶) معاذ راوی ہین کہ حضور نے فرمایا جسکا آخری کلام لا اِلٰہ اِلا اللہ ہوگا وہ جنت مین داخل ہوگا (ابوداؤد)

(۳۷) ابوہریرہ بواسطہ معاذ راوی ہین کہ ارشاد رسالت ہے کہ کہ جنت کی کنجیان لا اِلٰہ اِلا اللہ ہین (احمد و بزار)

(۳۸) ابوہریرہ فرماتے ہین کہ ہم دربار نبوی مین حاضر تھے کہ حضرت بلال نے اٹھ کر اذان دی اذان کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا جو ایسے کلمات یقین کے ساتھ کہیگا جنت مین داخل ہوگا (نسائی ابن ماجہ)۔

(۳۹) رفاعہ جہنی فرماتے ہین کہ ارشاد نبوی ہے کہ مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے نزدیک وہ شخص نہین مرتا جو لا اِلٰہ اِلا اللہ کی گواہی

دیتا ہو اور اقرار کرتا ہو صدق دل سے کہ میں اللہ کا رسول ہون پھر اسپر قائم رہے تو وہ جنت کی راہ چلیگا (احمد)

(۴۰) ابن عمر فرماتے ہین کہ شہنشاہ دوکونین نے فرمایا کہ مین ایک ایسا کلمہ جانتا ہون کہ جو شخص اسکو اخلاص سے کہے اور اسی پر مرے تو خدا اسپر آگ کو حرام کردیگا یعنی لا الہ الا اللہ (حاکم)

(۴۱) ابن عمر فرماتے ہین کہ مین نے حضور کو فرماتے سنا کہ عزرائیل ایک مرتے ہوے شخص کے پاس آے اور اسکے اعضاء جدا کیے لیکن اسمین کوئی اچھائی نہ پائی پھر اسکا دل چاک کیا تو اسمین بھی نیکی نہ تھی پھر اسکے جبڑے علاحدہ کیے تو اسکی زبان کا ایک حصہ جو جبڑے سے ملا ہوا تھا کہہ رہا تھا لا الہ الا اللہ تو خدا نے اس اخلاص کے کلمہ کی وجہ سے اسکو بخش دیا طبرانی - بیہقی - ابن ابی الدنیا)

(۴۲) ابو سعید حضور اقدس سے راوی ہین کہ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی مین عرض کیا کہ مجھکو ایسی چیز بتا جس سے مین تجھے ذکر کرون اور پکارون جواب آیا لا الہ الا اللہ" حضرت موسیٰ نے کہا یہ کلمہ تو سب ہی کہتے ہین جواب ملا یہی کلمہ کہو عرض کیا موسیٰ نے مین چاہتا ہون کوئی ایسا کلمہ ارشاد ہو جو میرے ساتھ مخصوص ہو ارشاد ہوا کہ اگر ساتون آسمان اور زمین ایک پلہ مین ہون اور لا الہ الا اللہ ایک پلہ مین ہو تو لا الہ الا اللہ ہی کا پلہ بھاری ہوگا (ابن سنی - حاکم - ابن حبان)

(۴۳) ابو ہریرہ راوی ہین جس نے لا الہ الا اللہ کہا اسکو یہ کلمہ نفع دیگا اگلے زمانہ مین اسکے پہلے اسکو جا ہے جو مصیبت ہو (ابن حبان طبرانی

اور بزار اسکے راوی ہین۔اور اسکے راوی صحیح کے راوی ہین۔
(۴۴) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہین کہ حضور انور نے ایک بار ارشاد کیا
کیا مین تمکو وہ وصیت بتاون جو نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کی تھی
کہ انھون نے کہا اے بیٹے مین دو باتون کی تجھکو وصیت کرتا ہون
ایک لا الٰہ الا اللہ کا کہنا کہ اگر یہ کلمہ ایک پلہ مین رکھا جاے اور
دوسرے پلے مین سب آسمان اور زمینین رکھ دی جائین تو کلمہ ہی
بھاری ہوگا (نسائی۔ بزار۔ حاکم)
(۴۵) حضرت ابن عمر حضور اقدس سے راوی ہین کہ آپ نے ارشاد
فرمایا بہترین وہ چیز جو مین نے کہی اور میرے پہلے دیگر انبیا نے کہی ہے
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو
علی کل شی قدیر ہے (ترمذی)
(۴۶) ابوہریرہ راوی ہین کہ ایک بار حضور انور نے فرمایا اپنے ایمان
کی تجدید کرو، لوگون نے کہا کسطرح؟ ارشاد ہوا لا الٰہ الا اللہ
زیادہ کہو (احمد طبرانی)۔

(۴۷) ابن عمر کہتے ہین کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص میری
امت کا میدان حشر مین سب کے سامنے نجات پائے گا کہ خدا لوگون کے سامنے
۹۹ نامۂ اعمال پھیلائیگا ہر ایک کی درازی اتنی ہوگی جہان تک
نظر دوڑ سکیگی اسکے بعد اس شخص سے پوچھا جائیگا کہ کیا تجھکو اس سے
انکار ہے وہ کہیگا خداوندا نہین پھر ارشاد الٰہی ہوگا کیا تم کو کوئی عذر ہے
عرض کریگا نہین پھر خداے بزرگ ارشاد کرے گا ہان ہمارے پاس
تمہاری ایک نیکی ہے اور آج ظلم نہین ہوگا تم پر اس کے بعد ایک

تختہ نکالا جائیگا جسمین لکھا ہوگا اشہدان لا آلہ الا اللہ و اشہد
ان محمد اعبدہ و رسولہ پھر حکم ہوگا کہ میزان عدل کے پاس
آؤ وہ شخص کہیگا یہ تختہ کیا ہے ان نامہاے اعمال کے دفترون کے
مقابلہ مین ارشاد ہوگا تم پر آج ظالم نہ ہوگا اسکے بعد بدی کا دفتر ایک
پلہ مین اور یہ تختہ ایک پلہ مین رکھا جائیگا تو وہ دفتر ہلکا اور یہ تختہ
بھاری نکلے گا" اسکو ترمذی نے روایت کیا اور ابن ماجہ اور بیہقی
اور ابن حبان نے اسکو حسن بتایا ہے اور کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے
(۴۸) یہی حضرت ابن عمر راوی ہین ایک حدیث کے جسمین ہے کلمہ لا الہ
الا اللہ اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہین یہان تک کہ اللہ کے سپے خالص آ
روایت کیا اسکو ترمذی نے۔
(۴۹) حضرت حذیفہ نبی اکرمؐ سے راوی ہین کہ اسلام پرانا ہوجائیگا جیسے
کپڑے کے نقوش کہنہ ہوجاتے ہین یہان تک کہ لوگون کو یہ بھی نہ معلوم
رہیگا کہ روزہ و نماز اور حج و زکوۃ کیا ہین اور لوگ شب کے اندھیرے
مین اللہ کی کتاب پر چلین گے اور اسکے کوئی آیت زمین مین باقی نہ رہیگی
اور بوڑھے بوڑھیان کہینگین ہم نے اپنے بزرگون کو لا آلہ الا اللہ کہتے
سنا تھا اسلیے ہم بھی کہتے ہین یہ بیان کرکے صلہ بن زفر نے حذیفہ سے
کہا کہ یہ کلمہ انکو نفع نہ ہوگا اور وہ ارکان اسلام سے بالکل بے خبر ہونگے
(۵۰) انس بن مالک بیان کرتے ہین کہ ارشاد حضورؐ ہے کہ تین چیزین
ایمان کی اصل ہین اس شخص سے ہاتھ روک لینا جو لا آلہ الا اللہ کہے
اس کلمہ کے قائل کی کسی گناہ پر تکفیر نہ کرنی اور اسکو کسی عمل پر اسلام
سے خارج نہ کرنا (ابوداؤد)

(۵۱) عبداللہ بن عمر فرماتے ہین کہ ارشاد رسالتؐ ہے کہ لا آلہ الا اللہ کہنے والون سے رک جاؤ اور کسی گناہ پر انکی تکفیر نہ کرو اور جو اس کلمہ کے قائل کی تکفیر کرے گا تو وہ خود کفر سے زیادہ قریب ہے (طبرانی)

(۵۲) صحیحین مین حضرت ابن مسعود سے روایت کہ ارشاد نبویؐ ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے، صحیحین مین حضرت ابو داؤ کی یہ حدیث بھی ہے کہ کسی پر فسق یا کفر کا اتہام لگانا اگر وہ کافر فاسق نہین ہے اپنے اوپر کفر و فسق کا لوٹا لینا ہے اور صحیحین مین ثابت بن ضحاک سے مروی ہے کہ حضور انورؐ نے ارشاد کیا کہ مسلمان کو کفر کا اتہام دینا اسکے قتل کر دینے کے برابر ہے اور حضرت ابو ہریرہ اور ابن عمر سے صحیحین مین مروی ہے کہ حضور نے ارشاد کیا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہو تو کفر دونون مین سے ایک پر ضرور عائد ہوتا ہے واللہ اعلم۔

آخر مین خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمارا خاتمہ ایمان و اسلام پر کرے اور ان چیزون سے بچائے جو اس کے غضب کا سبب ہون اور اور ہم کو اور تمام مسلمانون کو سیدھی راہ دکھائے کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین خدایا میرے منہ سے جو آخری بات نکلے وہ صرف یہ ہو۔ لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ

مترجم

چودھری عظیم الدین اشرف (مبیارہ) ۵ جمادی الاولی ۱۳۴۲ھ

مصنفہ

سلیمان بن عبدالوہاب نجدی رحہ